

پرمایواری نیاؤں (اندوہ لکھنؤ، گجراتی اور ہندی) میں شائع ہونے والی کثیر الاشاعت

ماہنامہ | Monthly Magazine | Faizan-e-Madina

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اگست 2021ء / 1443ھ / 1442ھ

نیا اسلامی سال
1443 ہجری
مبارک ہو!

- 15 ◀ دوسروں کے وقت کی قدر کیجئے
- 26 ◀ کر بلا کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
- 29 ◀ وطن سے محبت کے تقاضے
- 37 ◀ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سادگی
- 45 ◀ رکنِ شوریٰ کا انٹرویو

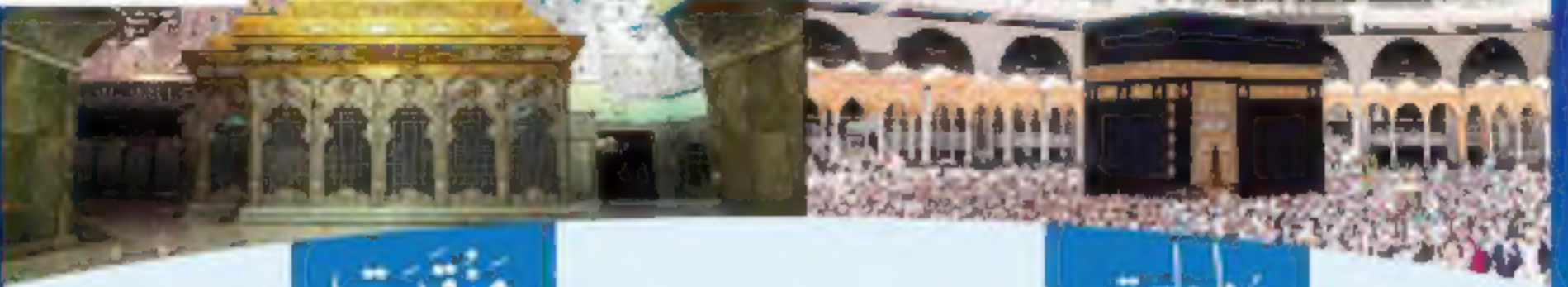
فرمانِ امیرِ اہل سنت

راہِ خدا میں دیا ہوا مال نہ کبھی لٹ سکتا ہے،
نہ گھٹ سکتا ہے، بلکہ یہ ہمیشہ کے لئے محفوظ
ہو جاتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، آمَنَّا بِعَدُوِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: مجھ پر دُروود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُروود پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (ترمذی، 222/1، 422، حدیث: 3149)

حرم مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام



مَنَاجَات

مَنَاجَات

شجاعت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے
وہ سلطان زماں ہیں ان پہ شوکت ناز کرتی ہے
شہِ خوباں پہ ہر خوبی و خصلت ناز کرتی ہے
کریم ایسے ہیں وہ ان پر کرامت ناز کرتی ہے
جہانِ حسن میں بھی کچھ نرالی شان ہے ان کی
نبی کے گل پہ گلزاروں کی زینت ناز کرتی ہے
شہنشاہ شہیداں ہو انوکھی شان والے ہو
حسین ابن علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے
بشا کر شانہ اقدس پہ کردی شان دوبالی
نبی کے لاڈلوں پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے
نگاہ ناز سے نقش بدل دیتے ہیں عالم کا
ادائے سرورِ خوباں پہ ندرت ناز کرتی ہے
خدا کے فضل سے اختر میں ان کا نام لیوا ہوں
میں ہوں قسمت پہ نازاں مجھ پہ قسمت ناز کرتی ہے

از تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
سینہ بخشش، ص 73

یا خدا میری مغفرت فرما
باغِ فردوسِ مرخمت فرما
دینِ اسلام پر مجھے یارب
استقامت تو مرخمت فرما
تو گناہوں کو کر معاف اللہ!
میری مقبول معذرت فرما
مصطفیٰ کا وسیلہ توبہ پر
تو عنایتِ مداومت فرما
موت ایماں پہ دے دینے میں
اور محمود عاقبت فرما
مشکلوں میں مرے خدا میری
ہر قدم پر معاونت فرما
ہو نہ عطارِ حشر میں رسوا
بے حساب اس کی مغفرت فرما
از شیخ طریقت امیر اہل سنت و است برکاتہم العالیہ
وسائل بخشش (مترجم)، ص 75

مشکل الفاظ کے معانی: فدوس: جنت۔ مداومت: تکیلی، استقامت۔ محمود: قابل تعریف، اچھی۔ معاونت: حمایت، امداد۔ شجاعت: بہادری۔ جلالت: بزرگی، عظمت۔ ناز کرنا: فخر کرنا۔ شوکت: قوت، شان۔ شہِ خوباں، سرورِ خوباں: حسینوں کے سردار۔ گل: پھول۔ شانہ اقدس: مبارک کندھا۔ دوبالی: دُکئی (Double)۔ عالم: دنیا۔ ندرت: سمدگی، کمیابی۔

ماہنامہ

(1) ظاہری خشوع یہ ہے کہ دوران نماز نظر سجدے کی جگہ سے آگے نہ بڑھے، آنکھ کے کنارے سے دائیں بائیں نہ دیکھے، حتیٰ کہ آسمان کی طرف بھی نظر نہ اٹھائے، کوئی بے کار کام نہ کرے، جیسے بدن کھجاتے رہنا یا انگلیاں چٹکانا وغیرہ، بلکہ تمام اعضاء ساکن رہیں۔ اس کے علاوہ بھی کثیر اسور ظاہری خشوع میں داخل ہیں جو حفظ کی کتابوں میں نماز کی سنتوں، آداب اور مکروہات کے عنوان سے بیان کئے جاتے ہیں۔

(2) باطنی خشوع کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت پیش نظر ہو، خدا کی بارگاہ میں حاضری کا تصور ہو، دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو، صرف نماز میں دل لگا ہو۔

خشوع کے دینی اور دنیاوی اعتبار سے بے شمار فوائد ہیں۔ دینی لحاظ سے یہ فائدہ ہے کہ نماز قائم کرنے کے حکم پر پوری طرح عمل ہوتا ہے، روحانی برکتیں ملتی ہیں، نماز قبول ہوتی ہے، خشوع والی نماز برائیوں سے روکتی ہے، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور معرفت الہی کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے، خشوع، نمازی کو عابدین و صالحین کے گروہ میں داخل کر دیتا ہے۔ ایسی نماز کی فضیلت کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان شخص پر فرض نماز کا وقت آجائے اور وہ اس نماز کا وضو اچھی طرح کرے پھر نماز میں اچھی طرح خشوع اور رکوع کرے تو وہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ (مسلم، ص 116، حدیث: 543)

امت کی افضل ترین ہستیوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس حوالے سے عمل ملاحظہ فرمائیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھتے تو وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہتے، اپنی نظریں سجدہ کرنے کی جگہ پر رکھتے تھے اور انہیں یہ یقین ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے تھے۔

(در مختار، الموسون، تحت الآية: 2، 6، 84)

حقیقی کامیابی

مفتی محمد قاسم عطار

(قسط: 02)

اور اس کے حصول کا طریقہ

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ أَقْلَمُ لَكُمْ مَثَلُ مَثَلِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ خَشَعَتِ أَلْوَانُهُ وَكَانَ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَثَلَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَوَافِلُهُمْ يُخَفِّضُونَ رَأْسَهُمْ وَكَانَ مِنَ الْغَافِلِينَ۔ (پ 18، المؤمنون: 57-58)

تفسیر: اہل ایمان فلاح پانے والے ہیں جن کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ وہ خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں۔

خشوع کی دو قسمیں ہیں:

① ظاہری خشوع ② باطنی خشوع

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء

اسی طرح ایک انصاری صحابی کا واقعہ تو معروف ہے کہ رات کے وقت لشکر اسلام کے لئے پہرہ دے رہے تھے اور جاگنے کی خاطر نماز پڑھنا شروع کر دی، مشرک آیا اور فوراً تہاڑ گیا کہ یہ محافظ اور نگہبان ہیں، چنانچہ اُس نے تین تیر مارے اور تینوں تیر نماز میں مصروف انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گئے لیکن وہ اُسی حالت میں رکوع اور سجدہ کرتے رہے۔ (ابوداؤد: 1/99، حدیث: 198، طحاوی)

خشوع کے دنیاوی فوائد!

(1) خشوع سے مراقبہ کا فائدہ ملتا ہے، جس پر دنیا میں بڑی ریسرچ (Research) ہو رہی ہے۔ (2) ذہنی انتشار اور دباؤ سے نجات ملتی ہے۔ (3) ذہنی سکون کا حصول ہوتا ہے۔ (4) اعصابی تناؤ کم ہوتا ہے۔ (5) پرسکون نیند آتی ہے۔ (6) ہارٹ بیٹ (Heart Beat) یعنی دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر (Blood Pressure) کنٹرول میں رہتا ہے۔ (7) طبیعت میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ (8) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے کہ مسلسل کام اور ذہنی دباؤ سوچنے کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعَصِّمُونَ﴾ ترجمہ: اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں موجود کلمہ ”لغو“ کی تفسیر میں علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ لغو سے مراد ہر ناپسندیدہ یا مباح قول و فعل ہے جس کا مسلمان کو دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو، جیسے مذاق مسخری، بیہودہ گفتگو، کھیل کود، فضول کاموں میں وقت ضائع کرنا، شہوات پوری کرنے میں ہی لگے رہنا وغیرہا، وہ تمام کام جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (صاوی، المؤمنون، تحت الآیہ: 4/3، 1356) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔ (ترمذی: 4/142، حدیث: 2324)

فضولیات تین طرح کی ہوتی ہیں، جن کا تعلق زبان، عمل

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء

اور دل سے ہوتا ہے اور کامیاب صاحب ایمان ہر طرح کی فضولیات سے بچتا ہے۔

1 زبان سے متعلقہ فضولیات!

آج کے زمانے میں زبان کی فضولیات بہت ہی بڑھ چکی ہیں۔ دن رات، دنیا بہان کی باتیں، سوئی سے لے کر ہاتھی تک اور گھر سے لے کر عالمی معاملات تک پر بے مقصد و بے فائدہ گفتگو لوگوں کی زبانوں پر جاری ہے، اس طرح کی اکثر باتیں فضولیات ہی میں داخل ہیں۔ ان فضولیات کو سب سے زیادہ بڑھاوا، اخبار، ٹی وی، سوشل میڈیا اور ہر اینٹ کے نیچے سے برآمد ہونے والے تجزیہ نگاروں نے دیا ہے۔ فضولیات کی عادت پڑ جائے تو زبان کی احتیاط ختم ہو جاتی ہے اور غیبت تو ایسوں کے لئے گویا معمولات زندگی میں شامل ہو جاتی ہے، حالانکہ غیبت کبیرہ گناہ ہے اور غیبت کرنے والے کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں، نیز لوگوں کی نظر میں اس کی عزت بھی ختم ہو جاتی ہے، کہ دوسروں کے سامنے ان کی غیبت کرے گا۔ یونہی فضولیات کے عادی سے کوئی بعید نہیں کہ زبان کی معمولی سی جھنش سے اپنا لھکانہ جہنم بنالے یا اپنے اعمال برباد کر بیٹھے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک بندہ اپنی زبان سے ایک برا کلمہ نکالتا ہے اور وہ اس کی حقیقت نہیں جانتا تو اللہ پاک اس کی بناء پر اس کے لئے قیامت تک اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ (ترمذی: 4/143، حدیث: 2326، طحاوی)

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اللہ پاک کی ناخوشی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف دھیان نہیں دھرتا، یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ پاک اس سے اتنا ناراض ہو گا، کہ اُس کلمہ کی وجہ سے بندہ جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو مشرق و مغرب کے فاصلہ سے بھی زیادہ ہے۔ (مسلم، ص 1219، حدیث: 7482)

بزرگانِ دین فضول اور بے مقصد گفتگو سے بہت اجتناب کرتے تھے، چنانچہ حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ کے

جاسکتا ہے۔ (1) فضول (2) کم فائدہ مند (3) زیادہ فائدہ مند۔ ہر ذی شعور یہ سمجھتا ہے کہ ان تین طرح کے استعمال میں سے سب سے بہتر وہ استعمال ہے کہ جس کے ذریعے انسان زیادہ فوائد حاصل کر سکے۔

④ دل کا بے کار اور فضول استعمال!

دل اور ذہن کا فضول استعمال یہ ہے کہ (1) خیالی پلاؤ پکاتے رہنا، (2) دوسروں کی ترقی پر اپنا دل جلاتے رہنا اور ہر وقت اپنی ناکامیوں پر گڑھنا، (3) دل میں گناہ کے منصوبے تیار کرنا، (4) صرف منصوبے بنانا اور کام کچھ نہ کرنا جیسے ایک شخص کھانا بنانے کے سو طریقے (Recipes) سیکھ لے اور کھانا ایک بھی نہ بنائے۔

دل اور ذہن کے فضول استعمال کے نقصانات!

(1) فضول سوچوں سے ذہن کی مفید اور مثبت سوچنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ (2) فضول سوچوں کی وجہ سے بے ہمتی اور کام چوری کی عادت پڑ جاتی ہے۔ (3) ذہنی صلاحیتیں پوری طرح استعمال نہیں ہو پائیں گی، جس کے نتیجے میں منفی سوچ والا شخص اپنی کامیابی کی بجائے دوسروں کی ناکامی کا سوچتا رہے گا۔ الغرض دنیا و آخرت میں کامیاب وہی ہے جو فضولیات سے کنارہ کشی کر کے مفید کاموں میں خود کو مصروف کر لے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (بقیہ تفصیلات تیسرے حصے میں)

تلفظ درست کیجئے!

غلط تلفظ	صحیح تلفظ
تَحْفَظ / تَحْفَظَات	تَحْفَظ / تَحْفَظَات
حَمَیْت	جَمَیْت
تَرِیَاثوے / تَرِیَاثوے	تَرِیَاثوے
خَاصَّہ	خَاصَّہ
خَرَچ	خَرَچ

(درود لفظ - جلد 5، ص 8)

بارے میں مروی ہے کہ آپ ایک بالا خانے کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک سے دریافت فرمایا کہ یہ بالا خانہ بنائے تمہیں کتنا عرصہ گزرا ہے؟ یہ سوال کرنے کے بعد سخت اندامت ہوئی اور نفس کو مخاطب کرتے ہوئے یوں فرمایا: اے مغرور نفس! تو فضول اور لالچ یعنی سوالات میں قیمتی ترین وقت کو ضائع کرتا ہے؟ پھر اس فضول سوال کے کفارے میں آپ نے ایک سال روزے رکھے۔ (منہاج العابدین، ص 65)

② عمل سے متعلقہ فضولیات!

(1) ٹی وی کے دنیاوی پروگرام دیکھنا (2) ایک خبر دس بار سننا (3) ایک موضوع پر کئی چینلز کے پروگرام سننا (4) سیاست پر لا حاصل گفتگو (5) میچ (Matches) دیکھنا (6) فیس بک، ٹویٹر، انٹرنیٹ سرفنگ (Internet Surfing) اور سوشل میڈیا (Social Apps) کے استعمال میں طویل وقت گزارنا۔ آپ مُنصفانہ انداز میں خود سے سوال کریں کہ کیا ان تمام مصروفیات کا آپ کی زندگی سے تعلق ہے؟ اکثر کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص چار گھنٹے روزانہ ان ”لا حاصل کاموں“ پر خرچ کرے تو سال کے 1460 گھنٹے ضائع کرے گا اور اگر اتنے گھنٹے خدا کی رضا یا دنیا کی کامیابی کے لئے لگائے تو کہاں سے کہاں پہنچ سکتا ہے۔ انہی چار گھنٹوں کے اعداد و شمار کے اعتبار سے چند مثالیں ملاحظہ کریں۔ (1) اگر آپ ایک گھنٹے میں بیس رکعت نماز پڑھتے تو چار گھنٹوں کے اعتبار سے ایک سال میں 29200 رکعتیں پڑھ لیتے۔ (2) اگر ایک گھنٹے میں ایک ہزار مرتبہ درود پڑھتے تو چار گھنٹوں کے لحاظ سے سال بھر میں چودہ لاکھ ساٹھ ہزار مرتبہ (1,460,000) درود شریف پڑھ پاتے۔ (3) ایک گھنٹے میں شریعت کے دو مسئلے سیکھتے تو چار گھنٹے سیکھنے سے سال میں تین ہزار کے قریب شرعی مسائل سیکھ لیتے۔

یہ سارا حساب ایک سال میں چار گھنٹے کے لحاظ سے ہے اور اگر دس بیس تیس سال کا حساب لگائیں تو نتیجہ نکال لیں۔ الغرض یہ بات سمجھ لیجئے کہ وقت کو تین طرح سے استعمال کیا

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء



قابل رشک دو چیزیں

مولانا محمد ناصر محال عطار علیؒ

ذریعہ ہیں۔

حدیث پاک میں دو خوبیاں بیان کی گئی ہیں:

① اللہ پاک کسی کو مال عطا فرمائے یہ اس کا فضل ہے، اور اسے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دے یہ اس کا دوسرا فضل ہے۔ راہ حق میں خرچ کرنے سے مراد اچھے اور نیک کاموں میں خرچ کرنا ہے۔ (3) لہذا اگر کوئی شخص وہاں مال خرچ کرے جہاں خرچ نہیں کرنا چاہئے تو اس پر رشک نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ کسی فضیلت کا حق دار ہے۔

② دوسرا وہ شخص جسے اللہ پاک نے علم و حکمت سے نوازا وہ اس حکمت کی روشنی میں فیصلے کرتا اور اسے دوسروں تک پہنچاتا ہے، یہاں حکمت سے قرآن پاک مراد ہے یا پھر ہر وہ شے جو جہالت دور کرے اور برے کاموں سے روکے (4)

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ان دو خوبیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دیکھ لیجئے کہ مالدار سخی اور عالم دین کی زندگی کے سوا کسی امیر، وزیر یا بادشاہ کی زندگی کو بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قابل رشک نہیں فرمایا ہے۔ لہذا پتہ چلا کہ علماء دین کی مقدس زندگی ساری دنیا کے لئے قابل رشک ہے اور جب علماء کرام کی زندگی قابل رشک زندگی ہے تو پھر علماء کرام کے لئے احساس کمتری کا کوئی سوال

آخری نبی سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَ عَلَىٰ مَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بَيْنَ ذَوَيْ عِلْتَبٍ يَعْنِي صَرَفَ دُخْوِيَّوْنَ (کے حامل) پر حسد (جائز) ہے: ① وہ شخص جسے اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی گئی ہو ② وہ شخص جسے اللہ پاک نے علم دیا ہو، پس وہ اُس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے (دوسروں کو) سکھاتا ہو۔ (1)

مذکورہ حدیث پاک میں دو نعمتوں کی تمنا کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے اور مالی صدقے اور علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ (2) بظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دو چیزوں میں حسد جائز ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں، حسد تو ہر حال میں برا اور گناہ ہے بلکہ یہاں حسد سے مراد غیظ یعنی رشک ہے۔

اچھی چیزوں میں رشک کرنا جائز بلکہ مومن کی خوبی ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اس کے حصول کی تمنا کرنا اور دوسرے سے اس کے زائل ہونے کی خواہش نہ کرنا۔ دنیا کی چیزیں اللہ پاک کی ناراضی کا ذریعہ بن جاتی ہیں لہذا وہ تو رشک کے قابل ہی نہیں البتہ راہ خدا میں خرچ کیا جانے والا مال اور علم و حکمت اللہ پاک کی خوشنودی کا ماہنامہ

ہی نہیں ہے۔ علماء حق بلاشبہ خدا کی زمین پر چمکتے ہوئے چراغ ہدایت ہیں۔ خداوند کریم نے ان کو اپنے ”خیر عظیم“ کے ساتھ نوازا ہے اسی لئے زمین پر درندے، چرندے، پرندے، چوئیاں اپنے بلوں میں، مچھلیاں دریاؤں میں ان کیلئے دعائے رحمت کو اپنا وظیفہ بناتے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کی مقدس جماعت ان شائقین علم دین کی رضا جوئی کے لئے اپنے پر بچھا دیتی ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ! جب خالق کائنات کا فضل و کرم اور کائنات عالم کی دعائیں، ملائکہ کے بچھے ہوئے پر، علماء دین کا اعزاز بڑھا رہے ہیں تو اگر چند مردار قسم کے دنیا دار لوگ علماء ربانیت کو حقارت کی نظر سے دیکھیں تو اس کا کیا غم ہے! جو لوگ آج علماء کرام کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے مقدس رسولوں کے فرمانوں سے منہ موڑ لیا ہے اور دنیا کی دولت پر مغرور ہو کر اور اللہ کے نیک بندوں کی تحقیر و تذلیل کر کے اپنی آخرت کو خراب کر رہے ہیں۔

علماء حق کو لازم ہے کہ ان مغرور و بد محصال جہال (یعنی بدترین جاہلوں) کی ایذا رسانیوں پر صبر کریں اور ہرگز ہرگز دل شکستہ ہو کر اِغْلَاء کَلِمَةِ الْحَقِّ (کل حق بلند کرنے) کے منصب جلیل سے الگ نہ ہوں۔ خداوند قدوس نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حکم دیا ہے کہ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ یعنی اے محبوب! آپ لوگوں کی خطاؤں کو معاف فرمادیں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے اعراض کرتے رہیں۔⁽⁵⁾

مذکورہ حدیث کے تحت چند فوائد و مسائل ملاحظہ کیجئے:

① حسد کے خیال کا عملی طور پر اظہار حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے⁽⁶⁾ ② فرائض و واجبات پر رشک کرنا واجب، مستحب کاموں میں رشک کرنا مستحب اور مباح کاموں میں رشک کرنا مباح ہے⁽⁷⁾ ③ کسی نعمت والے سے جلنا اور اس کی نعمت کا زوال اور اپنے لئے حصول چاہنا حسد ہے۔ حسد بہت مایہ نازمہ

بری صفت ہے جبکہ اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں پر رشک کرنا ایک اچھی صفت ہے لیکن یہ رشک بھی اعلیٰ چیزوں میں ہونا چاہئے ④ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا اور علم دین سیکھ کر اس کی روشنی میں فیصلے کرنا اور اس کی نشر و اشاعت کرنا بہت بڑی نیکی ہے ⑤ یاد رکھئے! اس حدیث پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز حسد کرنے کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی یہاں حسد کا مذموم معنی مراد ہے بلکہ یہاں حسد سے مراد غبطہ ہے لہذا حدیث رسول کو سمجھنے کے لئے شارحین حدیث کو پڑھنا ضروری ہے ورنہ گمراہ ہو جانے اور بھٹک جانے کا خطرہ ہے۔

مال داروں کو چاہئے کہ دین اسلام کی اشاعت، اہل و عیال کی خدمت، حج و عمرہ جیسی عظیم عبادت اور ان جیسے دیگر نیک کاموں میں اللہ پاک کی دی ہوئی دولت خرچ کریں یوں ہی اہل علم کو چاہئے کہ وہ نورِ علم پھیلانے میں آگے آگے رہیں تاکہ ان دونوں طبقوں کو دیکھنے والے ترغیب پائیں اور عملی زندگی میں ان دونوں خوبیوں کو پانے کی خوب کوشش کریں۔ جن لوگوں کے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے بہت زیادہ دولت نہیں تو وہ راہِ خدا میں خرچ کرنے والے دولت مندوں کو رشک بھری نظروں سے دیکھ کر یہ ذہن بنانے کی کوشش کریں کہ ”بارگاہِ الہی میں اخلاص دیکھا جاتا ہے، اگرچہ میرے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے دولت کے انبار تو نہیں ہیں لیکن میں اپنی اس تھوڑی سی رقم میں بہت سارا اخلاص شامل کر کے راہِ خدا میں دے دوں تو رحمتِ خداوندی سے امید ہے کہ وہ مجھے بے حساب اجر و ثواب سے نوازے گا۔“ اسی طرح اہل علم کو رشک بھری نظروں سے دیکھنے والے یہ ذہن بنائیں کہ ”علمی ترقی کے لئے مسلسل کوشش ضروری ہے لہذا علم میں اضافے کے لئے مجھے بھی خوب کوشش کرنی چاہئے۔“

(1) بخاری، 1/43، حدیث: 73 (2) ترمذی، 1/428، مجمع الصبیح، 1/380، تحت الحمد، حدیث: 73 (3) ترمذی، 1/428، مجمع الصبیح، 1/380، تحت الحمد، حدیث: 73 (4) ترمذی، 1/428، مجمع الصبیح، 1/380، تحت الحمد، حدیث: 73 (5) ترمذی، 1/428، مجمع الصبیح، 1/380، تحت الحمد، حدیث: 73 (6) ترمذی، 1/428، مجمع الصبیح، 1/380، تحت الحمد، حدیث: 73 (7) ترمذی، 1/428، مجمع الصبیح، 1/380، تحت الحمد، حدیث: 73

④ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک بار ختم قرآن پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قیام (عبادت) کرتے، جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رکعت (سجۃ الشہد) ضرور پڑھتے۔ تحدیث نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجد کے ہر نشون کے پاس قرآن پاک کا ختم کیا اور بارگاہ الہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نماز اور تلاوت قرآن سے آپ کو خصوصی محبت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزار پر انوار کے قریب سے گزرتے تو قبر انور سے تلاوت قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (4)

⑤ فنِ تعبیر کے مشہور امام حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی بہن حضرت سیدۃ ثناء حفظہ رحمۃ اللہ علیہا کا شمار تابعی خواتین میں ہوتا ہے، آپ 30 سال تک اپنی عبادت گاہ سے بغیر کسی ضرورت کے باہر نہ آئیں، ہر رات آدھا قرآن پڑھ لیا کرتی تھیں نیز عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ پورے سال کے روزے رکھتیں، آپ کی باندی سے ایک بار پوچھا گیا کہ تم اپنی مالکہ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا: وہ بہت نیک عورت ہیں اگر خدا نخواستہ کبھی ان سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ ساری رات نماز پڑھتی رہتی ہیں اور روتی رہتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا رات میں چراغ روشن کر کے عبادت کے لئے کھڑی ہو جاتیں، کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ چراغ بجھ جانے کے باوجود بھی صبح تک آپ کا گھر روشن رہتا۔ (5)

⑥ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 371ھ) فرماتے ہیں: میں اپنے ابتدائی دور میں بسا اوقات ایک ہی رکعت میں 10 ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا تھا اور کبھی ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھ لیا کرتا تھا اور بعض اوقات صبح سے عصر تک ایک ہزار رکعات نوافل پڑھتا تھا۔ (6)

⑦ حضرت علامہ ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ قطب زمانہ حضرت امام ابو عمر محمد بن احمد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کوئی دعا سنتے اسے یاد کر لیتے اور وہ دعا مانگتے، جس نماز کا ذکر سنتے اسے ادا کر لیتے، جو حدیث شریف سنتے اس پر عمل کرتے۔ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود لوگوں کو شبِ برات میں ایک سو رکعت باجماعت پڑھایا کرتے

(تیسری اور آخری قسط)

نوافل و تلاوت کی کثرت کرنے والے بزرگانِ دین

مولانا محمد عدنان چشتی عطار مدنی

راتوں کو جاگ کر اللہ کریم کی عبادت کرنا، تلاوت قرآن کرنا، دن اور رات میں نوافل کثرت سے پڑھنا اسلافِ کرام بزرگانِ دین کا شب و روز کا معمول رہا ہے، آئیے چند بزرگانِ دین کے معمولات ملاحظہ کیجئے:

بکثرت تلاوت قرآن کرنے والے بزرگ

① امیر المومنین فی الحدیث، حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ پورا رمضان المبارک دن میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے اور تراویح کے بعد نوافل میں ہر تین رات میں ایک قرآن ختم فرماتے۔ (1)

② شیخ الصوفیہ حضرت امام ابو بکر محمد بن علی کتانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ پاک کے ایسے ولی تھے کہ آپ نے طواف کے دوران 12 ہزار قرآن پاک ختم فرمائے۔ (2)

③ شیخ الاسلام حضرت امام ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے 40 سال یوں گزارے کہ ہر رات اور دن میں ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ (3)

میان نامہ

تھے۔ پوری جماعت میں سب سے زیادہ فرحت و سازگی آپ پر ہوتی تھی، جوانی کی عمر سے ہی کبھی رات کا قیام ترک نہ کیا، میں نے ان کے ساتھ کئی جنگلوں میں شرکت کی ہم میں سے بعض نے یہ رادہ کیا کہ کوئی ایک آدمی جاگ کر پہرہ دے اور باقی س جائیں تو شیخ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تم سو جاؤ اور خود نماز ادا کرنے لگے، ساری رات نماز پڑھتے رہے۔ حضرت احمد بن یونس مقدسی سیب الزعمہ نے فرمایا: سفر میں آپ کا معمول تھا کہ راتوں کو نماز ادا کرتے اور مسافروں کی جان و مال کی حفاظت کرتے تھے۔ آپ کے بیٹے عبد اللہ کا بیان ہے کہ آپ روزانہ رات کو نماز میں قرآن پاک کی ایک منزل ترتیل سے تلاوت فرماتے۔ دن میں روزانہ ظہر سے عصر کے دوران ایک منزل تلاوت فرماتے۔^(۷) آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دن رات میں بہتر رکعات نوافل ادا کیا کرتے تھے۔^(۸)

مذکر کے سوال جواب

شیخ طریقت امیر اہل سنت، ہاشمی، حضرت علامہ مولانا محمد یونس ریلوئی ریسٹورانس میں نظامہ حیات اور عبادت سے متعلق کے سائل کے جوابات عنقریب ملتے ہیں، ان میں سے (۱) سے (۱۰) جوابات ضروری ترجمہ کے ساتھ یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔

① عاشوراء کے علاوہ محرم الحرام کے روزوں کے فضائل

سوال: کیا ۹ اور ۱۰ محرم الحرام کے روزوں کے علاوہ بھی محرم الحرام کے روزوں کے فضائل ہیں؟

جواب: محرم الحرام شریف کے روزوں کے تعلق سے دو فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش خدمت ہیں: (۱) رمضان کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز سلوۃ النلیل یعنی رات کے نوافل ہیں۔ (مسلم، ص ۴۹۶، حدیث: ۲۱۹۹) (۲) محرم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔

(مجموعہ ۲، ص ۶۱ - مدنی، آداب عبادت، ص ۱۴۱)

② کیا محرم میں مچھلی کھا سکتے ہیں؟

سوال: محرم شریف کا چاند نظر آنے کے بعد مچھلی پکا کر کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مچھلی، مرغی، گوشت اور جو بھی حلال چیز ہے سب کھا سکتے ہیں۔ (مدنی، ذکرہ، ص ۲۰۰، ص ۱۴۱)

③ جہیز کی نمائش کرنا کیسا؟

سوال: بعض جگہ یہ رواج ہے کہ جہیز میں دیئے گئے سامان کو باقاعدہ سجا کر مہمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، بعض جگہ ایک شخص کھڑے ہو کر اعلان بھی کر رہا ہوتا ہے کہ یہ سونے

ماہنامہ

پیشانیہ مدنیہ | اگست ۲۰۲۱ء

کا سیٹ اتنے تو لے گا ہے وغیرہ تو یہ سب کرنا کیسا؟

جواب: جہیز کی نمائش کرنے میں کوئی شرعی ممانعت تو نظر نہیں آتی البتہ اس میں اخلاقی اور معاشرتی خرابیاں ضرور ہیں۔ معاشرے میں نمود و نمائش کا شوق اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ مسجد میں چندہ دیتے وقت بھی خواہش کی جاتی ہے کہ نام لے کر دعا کی جائے تاکہ لوگوں کو بھی پتا چل جائے کہ مابدولت نے مسجد کو چندہ دینے کا احسان کیا ہے۔ (مدنی، ذکرہ، ص ۱۹، محرم الحرام، ص ۱۴۱)

④ کربلا کی حاضری

سوال: آپ کی کربلائے معلیٰ میں حاضری کب ہوئی تھی؟

جواب: کربلائے معلیٰ کی حاضری کا سال مجھے یاد نہیں ہے، کافی سال ہو گئے ہیں۔ زندگی میں دو مرتبہ بغداد شریف کا سفر کیا تھا اور دونوں مرتبہ کربلا شریف کی حاضری بھی ہوئی تھی۔

(مدنی، ذکرہ، ص ۲۰۰، ص ۱۴۱)

⑤ محرم الحرام میں لفظ "حرام" کا کیا مطلب ہے؟

سوال: محرم الحرام میں "محرم" کے ساتھ "حرام" کا لفظ کیوں ہے؟

جواب: یہاں اس نام میں "حرام" کا لفظ "حلال" کے مقابلے میں نہیں ہے، بلکہ اس لفظ حرام سے مراد عزت و کرامت ہے، چونکہ محرم کا

مہین عزت و حرمت والا ہوتا ہے، اس لئے اس کے ساتھ لفظ حرام بولا جاتا ہے، جس طرح کعبہ شریف جس مسجد میں ہے اس کا نام مسجد الحرام ہے، جس کا مطلب ہے: عزت و حرمت والی مسجد۔

(مدنی ذکرہ 2، عرم الحرم 1441ھ)

۵ ایصالِ ثواب کا انکار کرنا کیسا؟

سوال: جو عزیز رشتے دار دنیا سے چلے جاتے ہیں، کیا ان کی قبروں پر جا کر دعا، نکلے اور ان کے لئے قرآن خوانی کروانے سے انہیں ثواب پہنچتا ہے؟

جواب: ایصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانا، جس طرح ہم مرنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یا اس کے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں تو اسے اس کا ثواب ملتا ہے، اسی طرح جب ہم اس کے لئے قرآن اور قل شریف وغیرہ پڑھتے یا پڑھواتے ہیں تو اسے اس کا بھی ثواب پہنچتا ہے۔ ایصالِ ثواب اچھا کام ہے۔ اس کا انکار کرنا گناہ اور انکار کرنے والا گمراہ ہے۔ (دیکھئے: تہذیب و تحریک 4، 500-502)

جب شریعت نے ایصالِ ثواب کو جائز کہا ہے تو میں اور آپ اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں! (مدنی ذکرہ 2، عرم الحرم 1441ھ)

۶ قبر والے سنتے اور دیکھتے ہیں

سوال: اگر ہم جمعرات یا جمعہ کے روز قبرستان جائیں اور قبر والوں سے بات کریں تو کیا وہ ہماری بات سنتے ہیں؟

جواب: جمعرات ہو یا جمعہ یا اور کوئی وقت ہو، قبر والے سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں، بلکہ ان کی دیکھنے اور سننے کی طاقت دنیا کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر مردہ غیر مسلم ہو تو وہ بھی دیکھتا سنا ہے۔ (بخاری، 11/3، حدیث: 3976 مطا) قبر والے کو دنیا میں جس سے زیادہ انسیت، محبت یا تعلق ہوتا ہے جب وہ قبر پر آتا ہے تو قبر والے کو زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(دیکھئے: جذب القلوب، ص 197-مدنی ذکرہ 2، عرم الحرم 1441ھ)

۷ سسرال میں محرم الحرام کا چاند دیکھنے میں خرچ نہیں

سوال: یہ بات کہاں تک درست ہے کہ ذہن نکاح کے پہلے سال محرم الحرام یا صفر النضر کا چاند سسرال میں نہ دیکھے؟

ماہنامہ

جواب: یہ بھی ایک ڈھکوسلا اور غلط بات ہے کہ ذہن نکاح کے پہلے سال محرم الحرام یا صفر النضر کا چاند سسرال میں نہ دیکھے۔ بالفرض اگر ذہن کی آنکھیں کمزور ہوں یا وہ نابینا ہو یا اس کا گھر کسی پلنڈے میں ہو تو وہ میکے میں چاند کیسے دیکھ پائے گی؟ نیز اگر ذہن نے ماں باپ فوت ہو چکے ہوں اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو کیا چاند دیکھنے کے لئے اسے دارالامان بھیجا جائے گا؟ یا رکھنے، شرعی عطا سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ ذہن نکاح کے پہلے سال محرم الحرام یا صفر النضر کا چاند سسرال میں نہ دیکھے بلکہ یہ سب غوامی توہمات ہیں جن کو ختم کرنا ضروری ہے۔ (مدنی ذکرہ 2، عرم الحرم 1440ھ)

۸ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے

سوال: اب کل غیر ملکی چیزیں خریدے میں لوگوں کا رجحان زیادہ ہوتا ہے کسی انگریز یا باہر کی کمپنی کی چیز ہو تو فوراً لیتے ہیں اور اپنے ملک کی چیزیں ان کو سمجھ میں نہیں آتیں بلکہ اچھی ہی نہیں لگتیں اور کوئی چیز دیکھ لیتے ہیں تو یہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ چھوڑو، یا یہ تو پاکستانی ہے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: پاکستان اسلام کا قلعہ ہے! پاکستان میں لاکھوں مساجد ہیں، پاکستان میں جتنے نمازی ہیں اتنے کہیں اور کم ہی ملیں گے، پاکستان میں اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پینے پر کوئی پابندی نہیں ہے، پاکستان میں ٹھیک ٹھاک دین کا کام ہوتا ہے اور ماشاء اللہ یہاں جتنی آزادی سے دین کی خدمت کر سکتے ہیں اتنی آزادی سے کہیں اور نہیں کر سکتے۔ کیا یہ سب نظر نہیں آتا؟ اگر کسی پاکستانی کمپنی نے فراڈ کیا تو اس میں ملک کا قصور نہیں ہے، سارا قصور کمپنی کا ہے کہ اس نے فراڈ کیا اور ناقص مال بیچا۔

آپ پاکستانی ہیں تو پاکستانی بنیں، جو لوگ اپنے ملک کے ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے اسے برا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں اور کہلوا رہے ہوتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے، یاد رکھئے اپنا وطن اپنا وطن ہوتا ہے، اپنا ملک اپنا ہوتا ہے، اور جو اس کی بُرائی کرتے ہیں وہ اپنی ہی بُرائی کرتے ہیں۔ الحمد للہ پاکستان بہت اچھا ملک ہے۔

(مدنی ذکرہ 2، ص 70 مد مظہر 1441ھ)

دارالافتاء اہلسنت

مفت ابو محمد علی امجدی مدنی

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) مسندوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

① کیا مرد پر احرام سے باہر ہونے کے لئے

حلق کرانا ہی ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اپنے وقت پر احرام سے باہر ہونے کے لئے مرد پر حلق کرانا ہی ضروری ہے یا قصر بھی کر سکتا ہے، اگر قصر کر سکتا ہے تو افضل عمل کیا ہے نیز قصر کی مقدار کتنی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِغَوْنِ السُّنَنِ لَوْحَابِ اسْنَهْ هَذِيَّةٌ لِّحَقِّ وَاصْوَابِ
مرد کے لئے احرام سے باہر ہونے کے لئے حلق کرانا ہی ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر تقصیر کرنا ممکن ہو تو تقصیر کی بھی رخصت ہے، البتہ مرد کے لئے پورے سر کا حلق سنت اور افضل عمل ہے، اور تقصیر کے ذریعہ احرام سے باہر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال انگلی کے ایک پورے کے برابر یعنی تقریباً ایک انچ کاٹ لیا جائے، حلق کی طرح تقصیر میں بھی یہی سنت ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کی جائے، تقصیر میں مرد اور عورت دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء

② کیا ہر اذان کا جواب دینا لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں جس بلند ٹنگ میں رہتا ہوں وہاں چند منٹ کے فاصلہ پر مختلف اذانوں کی آوازیں آتی ہیں کیا ہم پر ہر اذان کا جواب دینا لازم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِغَوْنِ السُّنَنِ لَوْحَابِ اسْنَهْ هَذِيَّةٌ لِّحَقِّ وَاصْوَابِ
وقتے وقفے سے اگر مختلف اذانوں کی آوازیں آرہی ہوں تو زبان سے فقط پہلی ہی اذان کا جواب دینا مستحب ہے البتہ بہتر یہی ہے کہ سب اذانوں کا جواب دیں۔

رد المحتار میں ہے: "ولو تكرراى بان اذن واحد بعد واحد

۔۔۔ احباب الاول۔ ”یعنی: اگر ایک کے بعد ایک اذان دے تو

سننے وال پہلی کا جواب دے۔ (رائختار معارفت، 2: 82)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
”بہار شریعت“ میں لکھتے ہیں: ”اگر چند اذانیں سننے تو اس پر
پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔

(بہار شریعت، 1/473)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

● ایک ہی مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ پانچ دُعاؤں نے

پڑھی تو سجدہ تلاوت ایک بار ہو گا یا پانچ بار؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے
میں کہ اگر ایک ہی مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ پانچ لوگوں
نے پڑھی تو سجدہ تلاوت ایک ہی بار کرنا ہو گا یا پانچ بار؟ نیز اگر
آیت سجدہ سننے والے نے خود بھی وہی آیت اسی مجلس میں
تلاوت کی ہو تو وہ ایک ہی سجدہ تلاوت کرے گا یا الگ الگ یعنی
ایک پڑھنے کا اور دوسرا سننے کا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انجواب بعون اللہ نہایت لَوْحًا بِالنَّہْیِ ہَذِیۡۃُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
پوچھی گئی دونوں صورتوں میں ایک ہی سجدہ تلاوت کافی
ہو گا، الگ الگ سجدہ تلاوت کرنا واجب نہیں۔

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے
ہیں: ”ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو
ایک ہی سجدہ واجب ہو گا اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو، یو ہیں
اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی ایک ہی
سجدہ واجب ہو گا۔“ (بہار شریعت، 1/735)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

● عاشوراء کے دن سرمہ لگانے کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے
میں کہ عاشوراء یعنی دس محرم کے دن سرمہ لگانے کا کیا حکم
ہے؟

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انجواب بعون اللہ نہایت لَوْحًا بِالنَّہْیِ ہَذِیۡۃُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
عاشوراء یعنی دس محرم کے دن سرمہ لگانا جائز ہے، اس میں
کوئی حرج نہیں، بلکہ جو عاشوراء کے دن اٹھ سرمہ لگائے تو اس
کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی۔

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ابی مع
الصغیر میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: ”من اکتحل بالاشد
یوم عاشوراء لم یرمد ابدا“ یعنی جس نے عاشوراء کے دن اٹھ
سرمہ لگایا اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

(الجامع، صغیر، 2: 418، حدیث: 8906)

اس حدیث پاک کے تحت علامہ عبد الرؤف سداوی علیہ
الرحمہ فرماتے ہیں: ”ان فی الاکتحال بہ مرمۃ للعین و تقویۃ
للہصر، و اذا کان ذلک منہ فی ذلک الیوم نال البرکۃ فعولی
من الرمد عدی طول الامد“ یعنی اٹھ سرمہ لگانے میں آنکھوں
کی درستی اور بینائی کی تقویت ہے، اور جب اس (عاشوراء کے)
دن میں لگایا جائے تو برکت حاصل ہو گی، پھر طویل مدت
آنکھوں کے درد سے عافیت نصیب ہو جائے گی۔

(التیسیر شرح جامع الصغیر، 2/404)

درر المنقذی میں قہستانی سے ہے: ”ولا یاس بہ لعلیہ یوم
عاشوراء علی المختار لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام من
اکتحل یوم عاشوراء لم ترمد عیناہ ابدا“ یعنی عاشوراء کے
دن تمام (روزہ دار اور غیر روزہ دار) کے لئے مختار قول کے
مطابق سرمہ لگانے میں حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
سلم کا فرمان ہے: جس نے عاشوراء کے دن سرمہ لگایا، اس کی
آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ (الدرر المنقذی، 1/364)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”عاشوراء کے
دن اور بہت سے اعمال کرنا چاہئیں جیسے غسل کرنا، سرمہ لگانا،
روزہ رکھنا وغیرہ۔“ (مرآۃ المناجیح، 3/126)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



وقت کی قدر کرنا

دعوتِ اسلامی کی سرری نہیں شوری سے عمریں مولانا محمد عمران عطاری

سنت کی کتابوں کا مطالعہ کریں، مکتبہ المدینہ سے جاری ہونے والی کتابیں بھی اس حوالے سے ان شاء اللہ آپ مفید پائیں گے، آپ حضرات کو اپنے بیان کے لئے مطالعہ کتنا اور کتنی دیر کرنا چاہئے اس کے سے آپ یہ سوچیں کہ آپ کا بیان سننے کے لئے اگر 50 فرد بھی آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے آنے جانے اور بیان سننے میں دو دو گھنٹے لگتے ہوں تو مجموعی طور پر 100 گھنٹے ہوئے تو اس کے 100 گھنٹوں کے مقابلے میں ان کو دین سکھانے کے لئے آپ حضرات کو کتنی دیر اور کتنا مطالعہ کرنا چاہئے، 15 منٹ یا 15 گھنٹے؟ 15 منٹ پڑھنی چاہئیں یا 15 صفحات یا پھر 15 کتابیں، اس کا فیصلہ آپ خود ہی فرمائیے۔ میری بس اتنی عرض ہے کہ آپ کے پاس آنے والے جب اپنے گھروں کو لوٹیں تو انہیں یہ نہ ملے کہ ہمارا وقت ضائع ہو گیا، کچھ سیکھنے کو نہ ملا یا کچھ نہ سیکھنے کو نہ ملا۔

مختلف دنیاوی اور دینی انسٹیٹیوٹس اور اداروں میں پڑھانے والے ٹیچرز سے عرض ہے کہ آپ تو قوم کے معمار ہیں، مستقبل میں ملک و ملت کو سنوارنے والے اپنے وقت اور اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ آپ کو دیکھتے اور آپ کی باتیں سننے ہوئے گزارتے ہیں، ان میں سے کئی تو آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے آپے گھروں اور اپنے وطن سے دور روکھی سوکھی پڑھ رہے ہیں کہ وقت گزارتے

جس طرح ہمارے لئے ہمارا وقت قیمتی اور اہم ہے کہ ہم اس کی قدر کریں، اسی طرح دوسروں کے لئے بھی ان کا وقت قیمتی اور اہم ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں اپنے وقت کی قدر کے ساتھ ساتھ دوسروں کے وقت کی بھی قدر کرنی چاہئے اور اس کام سے بچنا چاہئے جس سے دوسروں کا وقت ہماری وجہ سے ضائع ہوتا ہو۔

خطیب صاحبان اور مبلغین سے عرض ہے کہ جس کے دس خطیب صاحب کا خطاب سننے اور یوں ہی سنتوں بھرے اجتماع میں مبلغ کا بیان سننے کے لئے آنے والے لوگوں میں سے کوئی 10 سے 15 منٹ کا سفر کر کے آتا ہے تو کوئی آجھے گھنٹے اور ایک گھنٹے کا، بسا اوقات تو اجتماعات اور تربیتی نشستوں میں شرکت کے لئے لوگ دور دراز کا سفر مثلاً ایک دن کا یا ایک دن اور ایک رات کا یا پھر دو تین دنوں کا سفر کر کے آئے ہوتے ہیں، ان میں سے کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہوں گے جو صرف خطاب و بیان سننے کے لئے اپنا کام کاج چھوڑ کر آتے ہوں گے، ایسی صورت حال میں ایک خطیب صاحب اور مبلغ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ لوگوں کے وقت کی قدر کرتے ہوئے ان کے سامنے صرف معتد اور مستند باتیں ہی بیان کریں، اور انہیں ان کی ضروریات، پروفیشن اور طرز معاشرت کے مطابق دینی تعلیمات پہنچائیں، اس کے لئے معتبر حائے اہل

دہ، یہ مضمون نگرانِ شوری کی تشکوہ و غیہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کر دینے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

معاونہ

ہیں، کئی کئی دلوں اور مہینوں تک صرف آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے انہوں سے دور رہتے ہیں، ایسی صورت حال میں آپ کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ ان اسٹوڈنٹس کے وقت کی قدر کریں، ان کی پڑھائی پر مکمل توجہ دینے کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاقیات ستوارنے کی بھی بھرپور کوشش کریں۔ آپ کے پڑھانے ہوئے سے انہیں یہ نہ ملے کہ شاید استاد صاحب پڑھانے کے لئے تیار ہی نہیں کرتے، بس اپنا وقت پورا کرنے کے لئے کلاس میں آجاتے ہیں، یا پھر استاد صاحب کو تو بس اپنی سٹری سے مطلب ہے، اسٹوڈنٹس کا فوجہ سفید ہوتا ہو یا سیاہ اس سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں۔

محترم مسعین و معاینین! جب بھی دوسروں کو کچھ سکھانا اور بیان کرنا ہو تو اس کے لئے پہلے تیاری ضرور کریں اور اس میں بھی پہلے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کا بیان سننے والے کون اور کس لیول کے لوگ ہوں گے، علما میں بیان کرنے کے لئے مواد الگ ہو گا جبکہ عام لوگوں میں بیان کی جانے والی باتیں آگے ہوں گی، دنیوی اور دینی طور پر پڑھے لکھے لوگوں میں الگ الگ طرز کا بیان ہو گا۔

مواد کی اہمیت و ضرورت کے ساتھ ساتھ اس بیان کرنے کی ترتیب کا بھی خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ تمہید کیا بنائی ہے اور موضوع کو کہاں تک نبھانا ہے، ترغیب کہاں بیان کرنی ہے، اور جس مقصد کے حصول کے لئے سامعین کو جمع کیا گیا وہ کہاں واضح کرنا ہے اسے یوں سمجھئے کہ جس طرح بیج بونے کے لئے پہلے زمین میں بل چدنا، اسے نرم کرنا ہوتا ہے پھر جا کر بیج ڈالا جاتا ہے، بیابان کی ترتیب میں بھی اس بات کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ جب آپ دو سے تین مرتبہ اس طرح تیار کر کے بیان کریں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے پھر آپ کو آئندہ اس طرح بیانات کرنے میں زیادہ وقت پیش نہیں آئے گی۔

اسی طرح جہاں دوسروں کے وقت کی قدر کے لئے مطالعہ کرنا، مزید اور مزید سیکھتے اور پڑھتے رہنا ضروری ہے اسی طرح اپنے علم پر عمل کرنا بھی بہت ضروری ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ اپنے علم پر عمل کرنا جہاں ہمارے اپنے لئے مفید ہے وہیں دوسروں کے لئے بھی مفید ہے۔ مبلغین، واعظین اور اساتذہ جس قدر با عمل ہوں گے لوگ بھی ان کی قدر ان کی نصیحتیں قبول کریں گے اور اس

مابین

کے ساتھ ساتھ دیگر فوائد بھی حاصل ہوں گے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: **مَنْ عَمِلَ بِمَا عَمِلَ اللَّهُ مَا تَمَّ يَغْنَمْ** یعنی جو شخص اپنے علم پر عمل کرے، اللہ اسے وہ بھی سکھا دیتا ہے جو وہ نہیں جانتا۔^(۱) نیز اگر آپ غیر عالم ہیں اور بیان کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ درج ذیل ہدایات پر بھی عمل کریں۔

میرے شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم اعلیٰ ارشاد فرماتے ہیں: غیر عالم کے بیان کی آسان صورت یہ ہے کہ غنائے اہل سنت کی کتابوں سے حسب ضرورت فوٹو کاپیاں کروا کر ان کے تراشے اپنی ڈائری میں چسپاں کر لے اور اس میں سے پڑھ کر سنائے۔ منہ زبانی کچھ نہ کہے نیز اپنی رائے سے ہرگز کسی آیت کریمہ کی تفسیر یا حدیث پاک کی شرح وغیرہ بیان نہ کرے کیوں کہ تفسیر پالڑائے^(۲) حرام ہے اور اپنی انکل کے مطابق آیت سے استدلال یعنی دلیل پکڑنا اور حدیث مبارک کی شرح کرنا اگرچہ دُستِ ہوتب بھی شرعاً اس کی اجازت نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جس نے بغیر علم قرآن کی تفسیر کی وہ پناہ نیکانہ جہنم بنائے۔^(۳) غیر عالم کے بیان کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقا نے نعمت، علی حضرت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جاہلِ اردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں خرچ نہیں۔^(۴)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے الہی دنیا و آخرت کی بہتری کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی دنیا و آخرت بہتر کرنے کی کوششوں میں لگے رہیں، درس و بیان اور دیگر سیکھنے سکھانے کی نشستوں کو فضولیات اور وقت ضائع کرنے والے کاموں سے پاک کریں، اپنے وقت کی قدر کے ساتھ ساتھ دوسروں کے وقت کی بھی قدر کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حدیث: ۱۰۰۰، ۱۳، حدیث: ۱۴۳۲ (۲) تفسیر ہارائے آری: ۱۰، ۱۱، ۱۲

۳ سے جس نے قرآن کی تفسیر عقل و قیاس سے کی جس کی نقل (یعنی شرعی) دلیل و سند نہ ہو۔ (۳) ترمذی: ۴، ۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۹ (۴) فتاویٰ رضویہ: ۲۳/ ۴۰۹۔

صحیح و شام (عذاب سے لے) انہیں پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی، (اس دن کہا جائے گا) فرعونوں کو سخت تر عذاب میں داخل کر دو۔^(۱)

سورۃ الزمر میں فرمایا کہ موت کے وقت اور نیند کی حالت میں روح لے لی جاتی ہے۔ لیکن نیند میں روح کا بدن سے قوی اثر اٹھنے والا تعلق باقی رہتا ہے اور بیداری کے وقت وہ روح جسم میں پوری طرح چھوڑ دی جاتی ہے۔ جبکہ موت کے بعد جو روح بدن سے جھینٹی لی جاتی ہے، اُسے اللہ تعالیٰ اپنے پاس روک لیتا ہے اور دوبارہ مدنی گزارنے کے لئے بدن میں واپس نہیں بھیجتا، چنانچہ فرمایا: اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہ مرے انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیتا ہے اسے (یعنی اس روح کو) روک لیتا ہے (واپس نہیں بھیجتا) اور دوسرے (یعنی نیند والے کی روح) کو ایک مقررہ مدت (موت) تک (کے لئے) چھوڑ دیتا ہے۔^(۲)

سینکڑوں احادیث میں موت سے لے کر قیامت تک کے معاملات کا بیان موجود ہے، جن میں سے چند انہور کا ذکر کرتا ہوں: ۱) موت کے وقت فرشتے اس کی روح قبض کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ۲) موت کے بعد اُسے مختلف مقامات پر لے جاتے ہیں۔ ۳) مردہ اپنے اہل خانہ کو جلد دفنانے کے لئے کہتا ہے۔ ۴) مردہ اپنے دفنانے والوں کے قدموں کی آواز سنا ہے۔ ۵) قبر میں مردے سے منکر نکیر یعنی دو فرشتے سوال کرتے ہیں۔ ۶) روح آسمانوں کی طرف جاتی ہے۔ ۷) فرشتوں کو دیکھتی ہے، ان کی باتیں سنتی اور ان سے باتیں کرتی ہے۔ ۸) جنتی روں کو اس کا جنتی ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ ۹) میت اہل خانہ کی طرف سے صدقات کی منتظر رہتی ہے۔ ۱۰) نیک روح کے لئے قبر مہتابی نظر تک وسیع کر دی جاتی ہے۔ ۱۱) میت کو زندوں کے اعمال سنائے جاتے ہیں، وہ نیکیوں پر خوش اور برائیوں پر غمگین ہوتی ہے۔ ۱۲) روحیں آپس میں ملاقاتیں کرتی ہیں۔ ۱۳) کئی نیک روہیں حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں۔ ۱۴) کئی ارواح کو قبر میں نمازیں پڑھنے اور تلاوت قرآن کی سعادت ملتی ہے۔ ۱۵) راہ خدا میں شہید ہونے والے دوبارہ شہید ہونے کی آرزو کرتے ہیں۔ ۱۶) بہت سے سمنوں

میان نامہ

کی روہیں سبز یا سفید پرندوں کے بیٹوں میں اور بہت سی سونے کی قدیموں میں عرش کے نیچے سیرا کرتی ہیں۔ ۱۷) گناہگاروں کی روہیں کئی طرح سے عذاب میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ۱۸) کفار کی روہیں قیامت تک عذاب کا شکار رہتی اور جہنم میں قید رہتی ہیں۔ اس طرح کی حدیثیں تمام بڑی کتب احادیث میں موجود ہیں اور بطور خاص علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر ”شہام الصدور بشرح حال السؤل والقبور“ اور علامہ قرطبی مالکی نے ”کتاب التذکرۃ بالحوال السؤل والامور الآخرۃ“ میں اس پر تفصیل سے روایات جمع کی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے علماء نے اس پر مفصل کتابیں لکھی ہیں۔

یہ سب اسلامی روایات اور قرآن و حدیث کا خلاصہ ہے۔ کیا ان عقائد و معنومات کی روشنی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ تناسخ، آواگون کے نظریے کی اسلام میں کہیں گنجائش ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسلامی قطعی عقیدے کے مقابلے میں چند لوگوں کے دماغی خلل کو بنیاد بنا کر ”آواگون“ کے نظریے کو درست سمجھنا اور کروڑوں مسلمانوں کو اس باطل نظریے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرنا نہایت تباہ کن اور صریح اسلام دشمنی کا اقدام ہے، اگرچہ یہ بیان کرنے والا اپنی طرف سے کتنی ہی اچھی مہم کرے۔

مضمون کے شروع میں چند آیات ذکر کی ہیں جبکہ احادیث کا صرف خلاصہ ہی بیان کیا ہے۔ مومنوں کے ایمان کو مزید پختہ کرنے اور کفر و ضلالت کے عقیدے سے بچانے کے لئے چند احادیث بھی نقل کر دیتا ہوں، تاکہ ہر مسلمان ان احادیث کو پڑھ بھی لے کیونکہ مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کے کسی بڑے سے بڑے ماہر نفسیات (حقیقاً مرید نفسیات) اور ہمہ دانی (سب کچھ جاننے) کے تکبر میں جملہ لوگوں کی کوئی بات یا من گھڑت تحقیق ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مقابلے ایک ٹکے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔

احادیث یہ ہیں: ایک تفصیلی حدیث میں سوالات قبر اور میت کے جوابات کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ابتدائی مختصر الفاظ یہ ہیں: اُس (میت) کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اُسے اٹھا کر نکالتے ہیں اور اُس سے پوچھتے ہیں، میرا رب

کون ہے؟ وہ جو ب دیتا ہے: اللہ میرا رب ہے۔۔۔ الی آخر۔ (۱۱)
ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک میت کی تدفین کر کے
واپس وٹنے گئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **بِذَنِّهِ**
يَسْمَعُ خَلْقَ تَعَالِكُمْ ترجمہ: تمہارے واپس پلٹنے پر یہ میت اب
تمہارے جوتوں کی آواز سنے گی۔ (۱۲)

چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہی روایت بخاری شریف میں
بھی موجود ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **الْعَبْدُ**
إِذَا وَضِعَ عَلَى قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى وَدَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ يَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِهِمْ۔
ترجمہ: بندے کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے اور اس کی تدفین و آتے
والے ساتھی واپس جانے لگتے ہیں تو وہ میت ان کے جوتوں کی چاپ
تک کو بھی سن رہی ہوتی ہے۔ (۱۳)

غزوہ بدر کے بعد فاتحانہ شان سے لوٹتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک گڑھے کے پاس آئے، اس گڑھے میں قتل ہوئے
کفر کی لاشوں کو ڈالا گیا تھا، وہاں آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
ایک کافر کا نام لے کر انہیں معیوب کیا اور انہیں تنبیہ کی، آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ان مردوں سے گفتگو کرنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
متعجب ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ ان
جسموں سے بات کر رہے ہیں کہ جن میں روح ہی نہیں؟ تو نبی پاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا: **وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَسْمَعُ**
بِأَسْمَعِهِمْ أَقُولُ مِنْهُمْ۔ ترجمہ: جس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ
قدرت میں مجھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے، تم میری بات کو ان
سے زیادہ نہیں سن سکتے۔ یعنی وہ بھی تمہاری طرح ہی سنتے ہیں۔ (۱۴)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرنے کے بعد مومن اور کافر کی
روح کے ساتھ ہونے والے معاملے کو بیان کیا (کہ آدھون نہیں ہوتا
بلکہ معاملہ یوں ہوتا ہے): جب کسی مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے
اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں، تو آسمان والے کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح
زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر اور اس جسم پر کہ جسے
تو آباد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے، پھر اس روح کو اللہ عزوجل کی
طرف لے جایا جاتا ہے، پھر اللہ فرماتا ہے کہ تم اسے اعلیٰ عیین میں
لے چو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کافر کی روح
نکلتی ہے تو آسمان والے کہتے ہیں کہ نصیبت روح رشتہ کی طرف سے

ماہنامہ

آئی ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے کہ تم اسے کچھین یعنی قید خانے کی
طرف لے چلو۔ (۱۵)

ایک اور حدیث میں بہت واضح طور پر فرمایا کہ (آدھون ہرگز
نہیں ہوتا بلکہ معاملہ یوں ہوتا ہے): **إِنَّمَا نَسَبَةُ الْمَوْتِ عَائِدَةٌ شَجَرِ**
الْبُعْثَةِ سَقَى يَوْمَهُهُ اللہ عزوجل ہی جس دن یوم القیامت مرنے کے
بعد مومن کی روح جنت کے درختوں کی سیر کرتی رہتی ہے، حتیٰ کہ
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدن میں باقاعدہ طور پر لوٹا
دے گا۔ (۱۶)

اور بالخصوص شہداء کی روحوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم نے پوچھا، تو جواب ملا: **أَرْوَاهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ مُّخَصَّرٍ، لَهَا**
قَنَادِيلُ مَعْلُوقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْمَعُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاعَتْ، ثُمَّ تَأْوِي
إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ۔ ترجمہ: شہیدوں کی روحيں سرسبز پرندوں کے
جوف یعنی پیٹ میں ہوتی ہیں، ان کے لئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش
کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحيں جنت میں جہاں چاہیں سیر
کرتی رہتی ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ (۱۷)

مذکورہ بالا دونوں حدیثیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ
روحیں کسی دوسرے کے جسم میں منتقل نہیں ہوتیں، بلکہ شہداء کی
ارواح پرندوں کے پیٹ میں اور عام مومنوں کی جنس کے درختوں
میں سیر کرتی رہتی ہیں، لہذا تباخ یا روحوں کا دوسرے اجسام میں
منتقل ہونے والا عقیدہ اسلامی نقطہ نظر سے باطل اور بے اصل ہے۔

اب رہی یہ بات کہ بعض لوگوں کو جو اس طرح محسوس ہوتا
ہے کہ ہم پہلے بھی فلاں جگہ جا چکے ہیں، جبکہ وہ وہاں نہیں گئے
ہوتے اور اسی طرح کسی سے منے پر لگتا ہے کہ اس سے پہلے بھی
میں جہاں حالانکہ نہیں ملے ہوتے یہ کسی کا باقاعدہ نام، جگہ، حالت
زندگی تک معلوم ہوتے ہیں، حالانکہ یہ جانتے والا شخص ایسے کسی
بھی تجربے سے نہیں گزرا ہوتا، تو اسے کس طرح یہ سب باتیں
معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کا جواب اگلی قسط میں، ان شاء اللہ۔

- (۱) ۱۸، المومنون: ۱۰۰، ۹۹ (۲) ۲۴، المومن: ۴۵، ۴۶ (۳) ۲۴، الامر:
۴۲ (۴) ۳۱۶/۴، حدیث: ۴۷۵۳ (۵) ۲۹۲/۳، حدیث:
۴۶۲۹ (۶) بخاری: ۱/۴۵۰، حدیث: ۱۳۳۸ (۷) بخاری: ۱۱/۳، حدیث: ۳۹۷۶
(۸) مسلم: ۱/۱۷۶، حدیث: ۷۲۲۱ (۹) نسائی: ۳۴۸، حدیث: ۲۰۷۰
(۱۰) مسلم: ۸۰۷، حدیث: ۴۸۸۵۔

(چوتھی اور آخری قسط)

فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

مولانا محمد الفضل عطاری مدنی

تلاوت قرآن کریم کی یوں تو ایسے ہی بہت برکات ہیں، ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اللہ کی رحمتیں اترتی ہیں ان سب کے ساتھ ساتھ یہ بڑی برکت و سعادت والی بات ہے کہ اللہ کریم کے معصوم فرشتے بھی دعائے مغفرت کرتے ہیں چنانچہ

70 ہزار فرشتے صبح و شام استغفار کریں: جو صبح کو اَلْغُذَّاءُ بِاِنَّہِ سَبِّحَہُمْ نَعْمَہِمْ مِنْ شَیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۃ ہشر کی آخری تین آیتیں پڑھے، اللہ پاک ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرنا تو شہید مرنے اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔^(۱)

فرشتوں کی دعائیں: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جس نے رات کے ابتدائی حصے میں قرآن پاک ختم کیا تو فرشتے صبح تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جس نے رات کے آخری حصے میں قرآن پاک ختم کیا فرشتے شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔^(۲)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملے گا زیادہ ہوگی اور جائزوں (یعنی سرویوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔^(۳)

مسلمان بھائی سے ملاقات کرنا، اس کی عیادت کرنا، اس کی مہمان نوازی کرنا اور اس کے دکھ شک میں شریک ہونا تو ویسے ہی بہت بڑی نیکی و سعادت اور اجر و ثواب کا باعث ہے جبکہ کرم بالائے کرم یہ کہ ان نیکیوں پر اللہ کے معصوم فرشتے ہمارے لئے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں چنانچہ

مبارکباد

10 فرشتے سال بھر تک دعائے مغفرت کرتے ہیں: حضرت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب کی حضرت براء بن مالک سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے حضرت براء سے پوچھا: اے بھائی! آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ حضرت براء نے جواب دیا: سنتو اور کھجور۔ چنانچہ اسی وقت وہ چیزیں آگئیں اور انہوں نے میرے پاس کرکھائیں، بعد میں حضرت براء بن مالک نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ذکر کی تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے براء! آدمی جب اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرتا ہے (یعنی مہمان نوازی کرتا ہے) اور اس کی کوئی جزاء اور شکر یہ نہیں چاہتا تو اللہ کریم اس کے گھر میں 10 فرشتوں کو بھیجتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ پاک کی تسبیح و تمہیل اور تکبیر پڑھتے اور اس بندے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت لکھی جاتی ہے اور اللہ پاک کے ذمہ کرم پر ہے کہ ”جَلَّةُ الْغُذَّاءِ“ اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں اس کو جنت کی لذیذ غذا لکھ دے۔^(۴)

مسلمان بھائی سے ملاقات پر 70 ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور پھر جب وہ اسے رخصت کرتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یا اللہ! جیسے اس نے میرے لئے ملاقات کی تو بھی اسے اپنا قرب عطا فرما۔^(۵)

مسلمان کی عیادت پر 70 ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت: رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔^(۶)

(۱) 101/4 حدیث 2591 (2) 2/56 حدیث 1451 (3) 3/551 (4) کنز العمال، 119/592 حدیث 25972 (5) مجمع الزوائد، 8/317 (6) 101/4 حدیث 2591

تبصرے

STINEMENTS



مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی

کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس ایک گدھا تھا۔ ایک دن وہ اسے بیچنے کے لئے چلا تو اس کا بیٹا بھی ساتھ ہو گیا۔ راستے میں ایک جگہ عورتیں کنوئیں سے پانی بھر رہی تھیں، باپ بیٹے کو گدھے کے ساتھ پیدل چلا دیکھ کر تپس میں کہنے لگیں کہ یہ دونوں کتنے نادان (یعنی نا بچھ) ہیں سواری پاس ہوتے ہوئے بھی پیدل جا رہے ہیں! یہ تبصرہ (comment) باپ نے سن لیا اور بیٹے سے کہنے لگا: تم گدھے پر بیٹھ جاؤ میں پیدل چلتا ہوں۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ چند بڑی عمر کے لوگ ملے جو انہیں دیکھ کر کہنے لگے: دیکھو جی! کیا زمانہ آگیا ہے بوزہا باپ پیدل چل رہا ہے اور بیٹا سواری کے مزے لے رہا ہے! یہ سن کر بیٹا سواری سے نیچے اتر آیا اور اسے ار کر کے باپ کو سوار کرادیا، تھوڑا آگے چلے تو انہیں جو انوں کا ایک گروپ ملا جو انہیں دیکھ کر کہنے لگا: کتنا سنگدل باپ ہے خود سواری پر بیٹھا ہے اور بیٹے کو پیدل چلا رہا ہے! یہ سن کر باپ نے بیٹے کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا، ابھی انہوں نے تھوڑا سی فاصلہ طے کیا تھا کہ انہیں کچھ اور لوگ ملے جن میں سے ایک شخص نے تبصرہ (comment) کیا: میاں! مجھے نہیں لگتا کہ یہ گدھا تمہارا ہے! کیونکہ یہ مرمرا کر (یعنی بہت مشکل سے) چل رہا ہے اور تم دونوں اس پر مزے سے چڑھے بیٹھے ہو!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! کسی کی ذات، صفات، لباس، انداز گفتگو، چال ڈھال، کام کاج، رہن سہن اور کارکردگی وغیرہ کے بارے میں تبصرے کرنا ہمارے یہاں عام ہے اور اسے اپنا حق سمجھا جاتا ہے۔ گھروں، دفاتر، فیکٹریوں، بازاروں، میڈیا اور سوشل میڈیا وغیرہ میں اچھے برے ہر طرح کے تبصرے ہو ہی رہے ہوتے ہیں۔ ان تبصروں کا نشانہ ہماری اپنی اولاد یا بیوی بھی ہو سکتی ہے اور آفس میں ساتھ کام کرنے والے بھی! دکاندار بھی ہو سکتا ہے اور گاہک بھی! پھر یہ تبصرے مثبت (Positive) بھی ہوتے ہیں اور منفی (Negative) بھی! یاد رکھئے! ہمارا تبصرہ کسی کو بگاڑ بھی سکتا ہے اور سنوار بھی! یہ کسی کو پریشانی بھی دے سکتا ہے اور آسانی بھی! مایوسی کا شکار ہونے والا ہمارے مثبت تبصرے سے کامیابی کی تلاش میں نکل سکتا ہے، کسی کو رتی کرے کا جذبہ مل سکتا ہے، اس کی مہارت (Skill) میں اضافہ ہو سکتا ہے، کوئی جنت میں لے جانے والے راستے پر چل سکتا ہے اور ہمارا ایک منفی تبصرہ "شرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو" کا کردار ادا کر کے کسی کو خودکشی پر مجبور کر سکتا ہے، کسی کا بنیاد تھرا سکتا ہے، کسی کا زیر تباہ کر سکتا ہے۔

استاد! پیراماں باپ، خاندان والوں کے تبصرے (Comments) انسان کے لئے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں، اس لئے ہمیں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم کہاں، کب اور کس کے بارے میں، کس کے سامنے کیا کمنٹ کر رہے ہیں! اس کے ساتھ ساتھ یہ تبصرے ہماری مثبت یا منفی سوچ بھی ظاہر کرتے ہیں اور ہماری شخصیت کا تعارف بھی کرواتے ہیں کہ ہم کس قسم کے انسان ہیں! اس لئے جب کسی کے بارے میں تبصرہ کرنے لگیں تو "پہلے تو تو بعد میں بولو" کے اصول پر عمل کر لیجئے، ان شاء اللہ فائدے میں رہیں گے ان مثالوں کی مدد سے اپنے تبصرے کے مثبت

ماہنامہ

یہ منفی ہونے کا فیصلہ کرنا قدرے آسان ہو جائے گا:

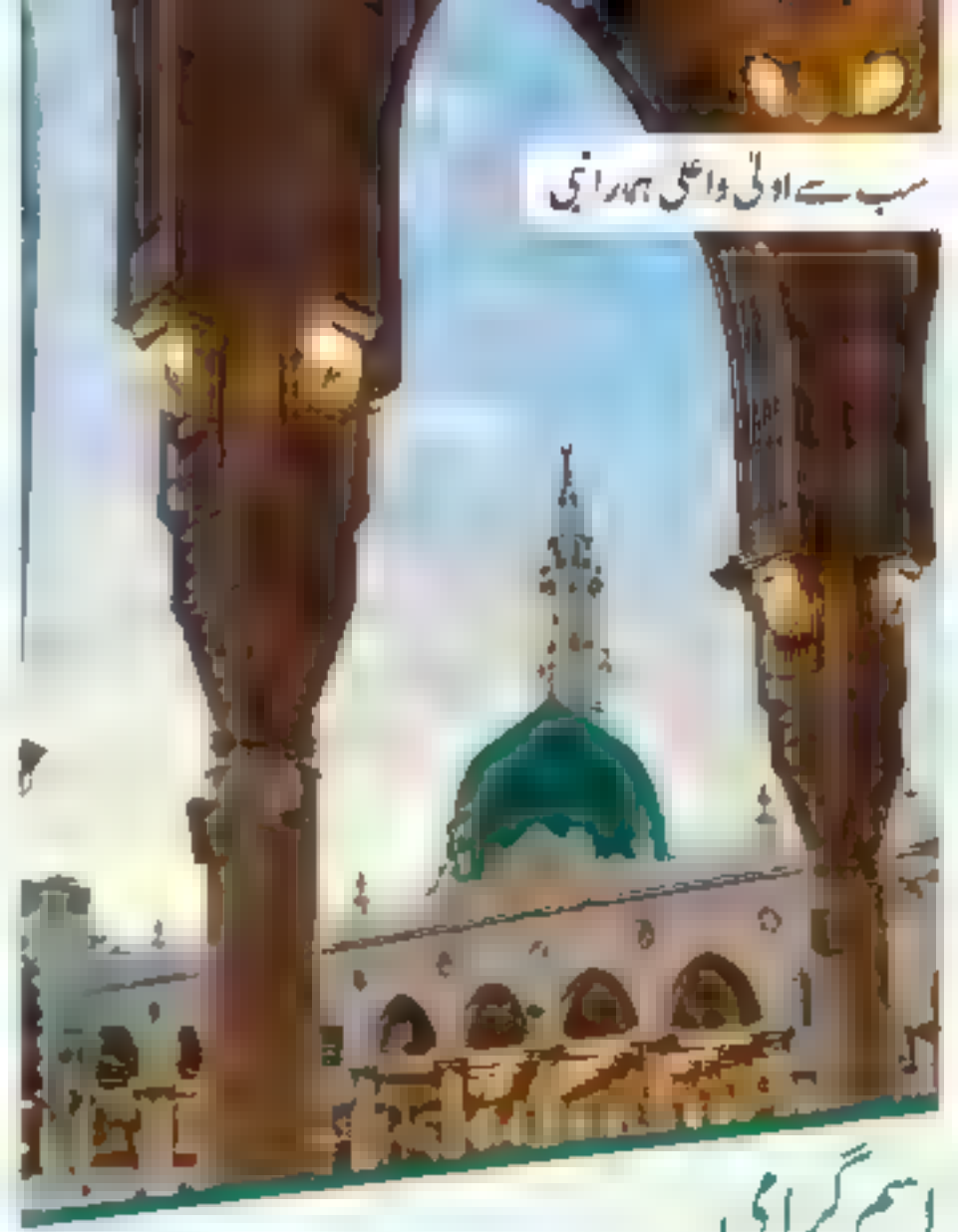
مثبت تبصرے کی 20 مثالیں: وہ تبصرے جس میں کسی کی حوصلہ افزائی کی گئی ہو، کسی کو تسلی دی گئی ہو یا ہمت دلائی گئی ہو جیسے: (1) خوب (2) شاید (3) مجھے آپ کی بات پسند آئی (4) آپ کا مدداز گفتگو چھانکا (5) آپ کی کارکردگی پہلے سے بہتر ہے (6) آپ نے جو نعت شریف پڑھی اس کی طرز منفرد تھی (7) آپ نے اس عنوان پر اچھے پوائنٹس دیے (8) آپ سے مل کر خوشی ہوئی (9) آپ کا بیانا معقول تھا (10) آپ کی کتاب دلچسپ ہے (11) آپ نے بڑا عمدہ ویزائن بنایا ہے (12) آپ کا بنا ہوا کھانا بہت مزیدار ہے، میں تو ٹکڑے جاتی رہ گئی (13) آپ کے گھر کی صفائی دیکھنے کے، کتنی ہے (14) آپ کی شخصیت (Personality) شاندار ہے (15) ناکامی کامیابی کا رینہ (یعنی بڑھی ہوئی ہے) (16) ہمت نہ ہاریں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے (17) مگر تہ میں شہسوار ہی میدان میں (یعنی غلطی نہ کرنے والوں سے ہی ہوتی ہے) آپ اس سے توجہ میں جو کچھ کرنے کا حوصلہ ہی نہیں دیتے (18) صبح کا ٹھنڈا شام کو آجائے تو اسے ٹھنڈا نہیں کہتے (یعنی غلطی کرنے والوں کو اپنی غلطی درست کرنا تو اسے برا نہیں سمجھتے) (19) جب جاگے ہوا سویرا (یعنی اپنی غلطی سے اس پر یوں ہونے کے بجائے اسے صیقل کرنے کی دھشش کرنی چاہیے) (20) صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے (مطلب: جلدی نہیں پہانی پاتا، صبر کا نتیجہ اچھا ہوتا)۔

احتیاط کیجئے: یہ خیال رہے کہ مثبت تبصرہ کرتے وقت جھوٹ سے بھی بچ جائے، جھوٹ وہ جو سچ کا الٹ ہو، اس لئے وہی بات کہی جائے جو سچ ہو۔ ”بہت پسند آیا“ اسی وقت بولنے جب ”بہت“ ”پسند آیا ہو، ورنہ صرف ”پسند آیا“ کہئے، سمجھدار کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ کسی طرح تبصرہ کرتے وقت نیت کا خیال رکھئے کیونکہ دلجوئی، حوصلہ افزائی، دھارس، تسلی اور چیز ہے جبکہ خوشامد اور چیز! سینڈویچ ٹیکنیک (Sandwich technique): مثبت تبصرے کو کسی کی اصلاح (درستی) کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، سے سینڈویچ ٹیکنیک بھی کہتے ہیں وہ اس طرح کہ پہلے اس کے کام کی کجی تعریف کر دیجئے پھر جس خامی کی نشاندہی کرنا ہو اسے اچھے لہجے اور الفاظ میں بیان کر دیجئے اور آخر پر اسے دعاؤں سے نوازیجئے۔

منفی تبصرے کی 34 مثالیں: وہ تبصرے جو کسی کی حوصلہ شکنی کا سبب بنے، اس کی ہمت توڑ دے، اسے مایوس کر دے یا اس کا دل دکھانے کا سبب بنے مثلاً: (1) تمہیں نہ جانتے کب عقل آئے گی (2) یہ تمہاری تاہی ہے (3) تم ہیٹ لیٹ آتے ہو (4) اس ناکامی کے ذریعہ دار تم خود ہو (5) تم ہمارے یہ افسوس ناک ہے (6) مجھے پہلے ہی ڈر تھا کہ تم کام بگاڑو گے (7) یہ کام تمہارے بس کی بات نہیں (8) بے وقوفی کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے (9) تم سے مل کر مجھے ذرا بھی خوشی نہیں ہوئی (10) تمہیں دیکھ کر میرا خون کھولنے لگتا ہے (11) تمہیں نوٹری تو مٹی نہیں چکڑوں کی ریز بھی لگا لو (12) تمہارے دماغ میں بکس بھر ہوا ہے (یعنی تم بہت بے وقوف ہو) (13) صرف پاس ہو کر تم نے کونسا تیر مار دیا ہے پوزیشن لیتے تو بات بنتی (14) تمہارا مضمون غلط نوعیت کا ہے (15) لمبی لمبی مت چھوڑو (یعنی جھوٹ نہیں بولو) (16) اب خوشامد کر رہے ہو (17) تم مجھے الو (یعنی بے وقوف) بنا رہے ہو (18) تم مٹھی ہو (19) لہجہ ہو (20) تم دھوکے باز ہو (21) تم سے خیر کی امید نہیں رہتی (22) تم نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے (یعنی اپنا نقصان خود کیا ہے) (23) تم نہیں بدسکتے (24) ان تلوں میں تیل نہیں (یہاں کام نہیں بنے گا) (25) وٹ کے بدحوہ گھر کو آئے (غلطیوں سے سبب دہیں وہاں آگے جہاں سے چلے تھے) (26) کوا چل دھنس کی چال اپنی بھی بھول گیا (جب ولی کسی مدداریا صاحب حیثیت آدمی کی ریس (یعنی وی) کر کے نقصان اٹھائے تو اس وقت کہتے ہیں) (27) یہ منہ اور مسور کی دال (تم اس کی نہیں) (28) کام کا نہ کات کا دشمن امانت کا (سب سے بڑا کام آدمی جس کا نہانے سے سوا اور کوئی کام نہ ہو) (29) لا مفلت کی روئیں کب تک توڑو گے (30) وہ نہ مگی چلاتا ہے (یعنی بدن مرضی رات ہے) (31) کیا میں نے تمہیں ہپ اور کڑوا کر ڈاڑھا (جو خود وہ پسند ہوئے تو اسے پسند نہ کر لے) (32) اب آیا دنش پہاڑ کے نیچے (یہ اس وقت کہتے ہیں جو کسی نے قابو میں نہ آتا ہو پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے) (33) کیا کسی جل گئی مگر بل نہ گیا (یعنی شام و شات چلی گئی تکیہ نہ کیا) (34) تمہاری گردن میں نہ یا (یعنی تم تکیہ کرنے لگے ہو)۔

منفی تبصرہ کرتے وقت غیبت، بہتان اور دل آزاری سے بچنا بہت دشوار ہے، چنانچہ اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ مور کریم ہمیں ربان کی احتیاطیں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، بحوالہ القرآن سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی



اسم گرامی

”نبی الثَّوْبَةِ“ اور 17 علمی نکات

(گزشتہ سے بہتر) مولانا ابوالحسن عطار مدنی

امام اہل سنت، حضور سیدنا علی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے نام مبارک ”نبی الثَّوْبَةِ“ کی 13 توجیہات شروح احادیث اور کتب سیرت سے جبکہ 4 توجیہات اپنی جانب سے ذکر فرمائی ہیں، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”نام مبارک ”نبی الثَّوْبَةِ“ عجیب جامع و کثیر المنفع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجیہات فقیر غفرلہ امولیٰ القدیر نے شرح صحیح مسلم، امام النووی و شرح الشفا للقراری و الخفاجی و مرقاۃ و اشعۃ اللغات شرح مشکوٰۃ و تیسیر و سراج المنیر و حنفی شرح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح شامل و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقانی و مجمع بحار سے القاطع کیں اور چار توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بَعْضُهَا مُتَدَخِّلٌ مِنْ بَعْضٍ وَ آخَرُ (اس میں ایک دوسری سے تھوڑا سا پیش کیا جاتا ہے) یہاں ان 17 توجیہات کو خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت سے عالم (جہاں جیسی بہت بڑی تعداد کے لاپہ اور زنجواری اللہ کی دوستیں پائیں، صافنامہ)

حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں، مختلف امتیں اللہ پاک کی طرف پلٹ آئیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے خالق کو توبہ نصیب ہوئی، پہلی اور اس توجیہ میں فرق ہے یعنی ہدایت نام ہے راستہ دکھانے اور دعوت: اپنے کا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ملنے سے مراد توبہ کی توفیق نصیب ہونا ہے۔

جس قدر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر توبہ کی، پھر انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ رور قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوئی، نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمع امم سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بھی اللہ تعالیٰ اسی (80) ہماری اور چالیس (40) میں باقی سب امتیں، وَالْعَصْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبہ کا حکم لے کر آئے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ سے قبول توبہ کی بشارت لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لائے، جبکہ آپ تمام جہان سے توبہ لینے آئے۔ بعد توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم السلام، حضور اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے نام ہیں تو راول سے آن تک، اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی، واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی، ہمارے نبی استنبہ ہیں۔

”نبی الثَّوْبَةِ“ سے مراد ”نبی اہل الثَّوْبَةِ“ ہے، جیسا کہ قرآن پاک کی آیت ”وَسَنَلِّ نَقْرَيْنَا“ میں نَقْرَيْنَا سے مراد اہل الثَّوْبَةِ ہے، اب زیادہ مناسب یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان میں، چنانچہ ”نبی الثَّوْبَةِ“ کے معنی ہوئے ”تمام اہل ایمان کے نبی“۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تو امین ہیں، وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں اَشْأَنُہُمْ فرماتا ہے، جب گناہ کر جیتے ہیں توبہ کرتے ہیں یہ امت کی فضیلت ہے اور امت کی ہر فصیت اس کے نبی کی طرف راجع ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی توبہ سب امتوں سے زیادہ مقبول ہوئی، کہ ان کی توبہ میں صرف نہ امت، گناہ کو فوراً پھوڑ دینا اور اکندہ نہ کرے کا عزم کافی ہوا، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دارالافتاء جامعہ مدینہ،
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

والہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے، اگلی امتوں کے سخت و شدید بار ان پر نہ آنے دیئے، گلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی، بنی اسرائیل کو گائے کا پھنڑا پونے کے گناہ کی توبہ سے لئے بنی جانوں کو قتل کرنے کا فرمایا گیا اور جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی۔

❶ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں): میں روز اللہ سبحانہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توبہ کسی گناہ سے نہ ہوتی تھی کیونکہ آپ تو گناہوں سے پاک تھے، بلکہ آپ ہر لمحہ ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں، جیسا کہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَلَا جبر علیہ﴾ لک میں لاؤں گا (ترجمہ کنز الایمان): اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے (۱)۔

جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ سے تقصیر میں ہیں۔

❷ باب توبہ: رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے آخر ہمد میں باب توبہ بند ہو گا، اگلی بیوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا تو ان کے بعد آنے والے کسی دوسرے نبی کے ہاتھ پر توبہ کر لیتا تو بھی مقبول ہوتی، جبکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر باب نبوت بند ہو گیا اور جب (قیامت سے قبل دنیا سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت رخصت ہو جائے گی (اور صرف کفار باقی بچیں گے) تو توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جائے گا، جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے (یعنی آپ پر ایمان نہ لائے) اس کے لئے کہیں توبہ نہیں۔

❸ قانع باب توبہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ السلام نے توبہ کی وہ آپ ہی کے توسل سے تھی تو آپ ہی اصل توبہ اور وسیلہ توبہ ہیں۔

❹ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبہ قبول کرنے والے ہیں، آپ کا دروازہ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ کھلا ہے جب آپ نے کعب بن زہیر کا خون ان کے زمانہ نصرانیت

میں نوشا

میں مباح فرمادیا تو بعد وہ ان کے رجوع لانے اور توبہ کرنے پر ان کی توبہ بھی قبول فرمائی۔ توراۃ مقدس میں ہے: ﴿لَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ سَنِيئَةً وَلَٰكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ﴾ یعنی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدی کا بدیہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے۔ (۲)

اسی لئے ”سُئُو“ اور ”تَقْوَر“ بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں۔

❺ بندوں کو حکم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمیع، اس کا شہود سب جگہ ایک جیسا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو جاؤ ﴿وَمَنْ نَهَمْ وَصَمُوْا عَنِ ذٰلِكَ فَاَعْلَمُوْا سَدَّ عَنْتَهُمْ لِرَسُوْلٍ سُوْجُوْدٌ مِّمَّنْ لَا يَجِيْٓٔ﴾ اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو نہ در خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں تو لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، اب مزار پر نوار پر حاضری ہو گی اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کرے اور آپ کی بارگاہ میں فریاد، استغاثہ اور طلب شفاعت کرے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرماتے ہیں چنانچہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: رُوِّحَہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِیْ بُیُوْتِ اَہْلِ اِسْلَامٍ نِّبِیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہے۔ (۴)

❻ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مفضل توبہ ہیں توبہ آپ ہی لیتے ہیں اور آپ ہی دیتے ہیں، آپ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، توبہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ ہر نعمت سے بڑی نعمت ہے اور انصوح متواترہ اولیٰ کریم و حامی اہل ایمان سے ثابت ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مؤمن یا کافر، مطیع یا فاجر، فرشتہ یا انسان، جن یا حیوان بلکہ ذات الہی کے سوا جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی سب انہیں کے ہاتھوں پر ملتی اور ملتی ہے، خود فرماتے ہیں۔

اَنَا اَبُو انْفَاسِمِ نَذِيْفِصٍ وَاَنْ اَنْفُسُهُ فِي اَبْوَالِ الْقَاسِمِ يَوْمَ اللّٰهِ يَتَايَسُ
اور میں تقسیم کرتا ہوں۔⁽⁵⁾

۱۶ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا
نام اللہ رب اعزت کے نام کے ساتھ یا جاتا ہے کہ میں اللہ
رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں اِنَّهُ الْمَوْمِنُ سَيِّدُهَا اِنَّهُ صَدِيقُهَا
اللہ مہمانے عرض کی تیا رَسُولُ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَيْكَ اِنَّهُ اِلَى رَسُوْلِهِ صَلُّ
نَعْدُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ مَاذَا اَذْنَبْتُ؟ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے
رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟⁽⁶⁾

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے: ابو بکر صدیق و
عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لڑتے
کا پختے حضور سے عرض کی: تَبَيَّنَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ بِمِ اللّٰهِ اور اس کے
رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔⁽⁷⁾

امام اہل سنت مزید فرماتے ہیں: توبہ کے معنی ہیں تا فرمائی سے
ہزار آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد طاعت کی تجدید کر کے
اسے راضی کرنا اور نفس قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا

برگشتکار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گناہگار ہے۔ قال اللہ
تعالیٰ: اَمِنْ جَدِّ رَسُوْلٍ قَدَرٌ خَالِدٌ۔ کہ جس نے رسول کی اطاعت
کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔⁽⁸⁾

اس کو عکس نقیض، مَنْ لَمْ يُصْعِ اللّٰهُ لَمْ يُطِيعِ الرّسُوْلَ، لازم ہے
اور ہمارے قول "مَنْ عَصَى اللّٰهَ فَقَدْ عَصَى الرّسُوْلَ" کا بھی معنی ہے۔
اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ
تعالیٰ: وَرَضِیْہُمْ عَنْ رَسُوْلٍ لَّیْسَ بِہِ ضَلٰوٰۃٌ لِّکُمْ مَوْمِنِیْنَ کہ سب
سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان
رکھتے ہیں۔⁽⁹⁾

اللہ کریم ہمیں بھی نبی التوبہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وسیعہ جلیلہ سے ہر طرح کی خطاؤں اور گناہوں کی معافی عطا
فرمائے۔ اٰمِنِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِّیْنِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) پ ۱۰۳۱، بخشی ۴ (۲) ص ۲۹، حدیث ۲۱۲۹، سنن دہری، ۱/۱۰۱
حدیث ۵: (۳) پ ۵، النساء: ۶۴ (۴) شرح شفاء القاری، ۲/۱۱۸ (۵) مستدرک
حاکم، ۳/۵۰۲، حدیث ۴۲۴۳ (۶) بخاری، ۲/۲۱، حدیث ۲۱۰۵ (۷) معجم کبیر،
۲/۹۵، حدیث ۱۴۲۳ (۸) پ ۵، النساء: ۸۰ (۹) ۱۰، التوبہ: ۶۲۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون ۲۰۲۱ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں
بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ۱۔ بنت محمد
(کراچی) ۲۔ بنت محمد اکرم سیفی (فیصل آباد) ۳۔ عبد القدوس (لاہور)۔
انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ درست جوابات: (۱) جہدی
مت کیجئے، ص ۵۱ (۲) گازیوں پر مت لگئے، ص ۵۱ (۳) اٹوکی بے وقوفی،
ص ۵۶ (۴) امتحانات کے نتائج اور والدین کی ذمہ داری، ص ۵۷ (۵) کاپی
کی کہاں؟ ص ۵۳۔ درست جوابات صحیحہ داؤں میں سے ۱۲ منتخب
نام: ۱۔ بنت غلام مرتضیٰ (سیالکوٹ) ۲۔ بنت شہباز (لاہور) ۳۔ عبد الہادی
(منڈی بہاؤ الدین) ۴۔ بنت محمد الطاف (راولپنڈی) ۵۔ محمد اویس احمد (سندھ)
۶۔ بنت محبوب (گجرات) ۷۔ بنت غلام نبی (نوب) ۸۔ بنت رحمت اللہ خان
(کراچی) ۹۔ منیر احمد (سرگودھا) ۱۰۔ محمد اسلم (کٹیک) ۱۱۔ محمد حاذق (کراچی)
۱۲۔ بنت محمد آصف (حیدر آباد)۔

سوال؟

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون ۲۰۲۱ء کے سلسلہ "جواب" کے "سوال" میں
بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ۱۔ بنت فہیم
رضا (رحیم یار خان) ۲۔ بنت عبد الحمید (کراچی) ۳۔ صیب رشید (بستی
ملوک ملتان)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ درست جوابات:
(۱) حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو (۲) پانچ ہزار فرشتے۔ درست
۱۔ تین صبیحے والوں کے ۱۲ منتخب نام: ۱۔ فہیم رضا (کراچی) ۲۔ رحیم بخش
عطار (نٹھہ سندھ) ۳۔ بنت عزیز (اسلام آباد) ۴۔ بنت رفیق عطار (یہ
سیالکوٹ) ۵۔ عبد الرحمن (گوجرانوالہ) ۶۔ ماجد کریم (بہاولنگر) ۷۔ سید محمد
وقاص (شیخوپورہ) ۸۔ بنت ہارون (اوکاڑہ) ۹۔ بنت بشیر احمد (کراچی)
۱۰۔ اعجاز علی (بروی گوٹھ کراچی) ۱۱۔ بنت شاہ زمان (جلال پور چٹاں) ۱۲۔ بنت
محمد اسلم (کشمیر)۔

کربلا کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام

مولانا محمد عطاء اللہی حسینی مصباحیؒ

دین اسلام کے لئے یہ جو اتنی بڑی قربانی دی گئی اور امام عالی مقام نے اپنے ہاتھوں سے اپنے حاندان کے نوجوان شہداء کے زخموں سے چور لاشے اٹھائے، اس سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ

❶ خدمتِ دین اور دعوتِ دین میں کبھی بھی پس و پیش کا شکار نہ ہونا بلکہ جب بھی موقع میسر آئے دین کے نام پر چل پڑنا اور دین کی سر بلندی کے لئے ہر جائز کوشش کرنا۔

❷ دین کی حفاظت میں اپنے احباب، گھریاں بلکہ اپنی جان بھی راہِ خدا میں نذرانہ کرنا پڑے تو پیچھے مت ہٹنا بلکہ آگے بڑھ کر دین کی حفاظت کے لئے حق و باطل کے درمیان مضبوط دیوار کی مانند کھڑے ہو جانا اور ہر خواہش و آسائش کے مقابلے میں دین و ایمان ہی کو ترجیح دینا۔

❸ اگر دنیا کی اس مختصر سی زندگی پر مصائب و آلام اور تکالیف کے تاریک بادل بھی پھنا جائیں تب بھی احکامِ خداوندی سے غفلت مت برتنا بلکہ شریعت پر عمل کی شمع سے ان تاریکیوں کو کافور کرنا۔

❹ نماز کی پابندی ہر حال میں کرنا، گھر میں ہو یا سفر میں، امن میں ہو یا میدانِ جنگ میں، ہر صورت پیشانی کو بارگاہِ خدا میں جھکنے کا عادی رکھنا۔

❺ خدمتِ دین کی راہ میں مصائب و تکالیف روبرو ہوں

حق و باطل کا آمننا سامنا تخلیقِ آدم سے ہی چلا آ رہا ہے۔ جب اللہ کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ابلیس نے تکبر میں آکر مخالفت کی، نتیجہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعین، مردود اور جہنمی ٹھہرا، حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے سے آج تک ہزاروں ایسے محاذ ہوئے جن میں نظریاتی، فکری اور عملی طور پر حق و باطل ایک دوسرے کے مد مقابل آئے، اللہ کریم نے حق کو فتح عطا فرمائی اور باطل جلد یا بدیر ہر بار ذلیل و رسوا ہوا، انہی سرکوں میں سے ایک بہت دردناک اور تاریخِ اسلام کا ایک اہم ترین معرکہ میدانِ کربلا کا ہے، یہ معرکہ حق و باطل کا ایک ایسا معرکہ تھا کہ تب سے آج تک حق کے لئے حسنین اور باطل کے لئے یزیدیت کا نام بولا اور لکھا جانے لگا ہے۔ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اہل کوفہ کے مسلسل خطوط بھیجنے اور بلائے کے بعد جب کوفہ پہنچے اور پھر اہل کوفہ کی بے وفائی اور یزیدیوں کی شقاوت و لالچِ دنیا کے سبب معرکہ کربلا رونما ہوا جس میں خانوادہ نبوی اور دیگر جاں نثاروں پر مشتمل مٹھی بھر قافلے کو یزیدیوں نے انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا، قربان جائے ان نفوسِ قدسیہ کی حق پرستی پر کہ جان دے دی، گھر لٹا دیا، اپنی آنکھوں سے جگر کے ٹکڑوں کی شہادت کا دردناک منظر دیکھتے تو برداشت کر لیا لیکن باطل کے سامنے جھکنا گوارا نہ کیا۔

ماہنامہ

تو اس سے گھبرا کر زبان پر شکوہ و شکایت نہ لانا بلکہ ”اَضْمِنُ الْعَذَابَ الْاُولٰی“ پر کاربند رہنا۔

6 جو وعدہ کرنا اس پر بے وفائی کا داغ نہ لگنے دینا بلکہ اس پر تکمیل و وفا کی مہر لگانا۔

7 اسلام و ایمان کی لازوال نعمت پا کر جھوٹ، غیبت، دھوکا، فریب، ظلم اور حقوق اللہ و حقوق العباد کے ضائع کرنے کا طوق گلے میں نہ ڈالنا۔

8 دین اسلام ایک پُر امن دین ہے اس لئے کسی پر ظلم نہ کرنا، یہاں تک کہ جانوروں پر بھی شفقت رکھنا۔ ہاں اپنی جان و عزت کی حفاظت کے لئے تدابیر ضرور کی جائیں۔

9 مسلمان کا شیوہ محبت قرآن اور عادت قراءت قرآن ہے نہ کہ تلاوت قرآن سے دوری، نیز بے پر بلند سر حسین کی تلاوت کو یاد رکھنا۔

10 خاص کر خواتین کے لئے اس میں پیغام ہے کہ مصائب و آلام کے پہاڑ ہی کیوں نہ ٹوٹ پڑیں پھر بھی نوحہ و واہید اور کوئی غیر شرعی عمل نہ کرنا بلکہ مستورات خاندان نبوت کے غم اور طرز عمل کو پیش نظر رکھنا کہ ان ہستیوں نے یہ سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر بھی انہوں نے نہ نوحہ کیا، نہ سینہ کو پی کی، نہ بال بکھیرے اور نہ ہی بے پروگی کا مظاہرہ کیا بلکہ صبر کیا اور ”مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ“ (یعنی مالک کی رضا سے بہتر ہے) کی خاموش صدائیں بلند کیں۔

اللہ کریم ہمیں شہدائے کربلا کے احسان عظیم کو یاد رکھنے اور ان کی سیرت و کردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(1) صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔ (بخاری، 1/441 حدیث: 1302) یعنی جس وقت مصیبت و آزمائش کا سامنا ہو اس وقت ہی صبر کرتا ہوتا ہے کیونکہ بعد میں تو صبر آئی جاتا ہے۔



مرحومین کے ساتھ بھلائی

سورانا ابو محمد عطار دیہاتی

اسی طرح دنیا سے چلے جانے والے مرحوم مسلمانوں کے ساتھ بھی بھلائی کا درس ملتا ہے۔ یہ اسلام کی روشن تعلیمات کا حسن ہے کہ مسلمان اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، عزیز و

دین اسلام کی روشن تعلیمات میں جس طرح زندگی میں دوسروں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے، دوسروں کا بھلا کرنے، سوچنے اور ان کے حقوق کا خیال رکھنے کا درس ملتا ہے،

میاننامہ

قدح تحویل جامعہ المدینہ
دہشاد فیضانِ مدینہ کراچی

اقارب و درمیر مسکنوں کے لئے ان کی زندگی میں اور انتقال کے بعد دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے ذریعے وقت فوقتاً ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرتے ہیں۔ ایصالِ ثواب اسلام کی ایک ایسی بہترین خوبی ہے جس کی بدولت زندوں کو بھی اجر ملتا ہے اور مرحومین بھی اس کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات اور راحت و سکون پا سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی مسلمانوں کا اپنے سے دور اپنے سے پہلے والے مسلمانوں کے لئے بخشش کی دعا کرنے کا ذکر موجود ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مَعَهُ فَقُلُوبُهُمْ يَتُوبُونَ رَبَّهُمْ﴾

اسطر مبارک: جو لوگ اس کے ساتھ آئے ہیں، ان کے دل توبہ کی طرف لوٹتے ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو ان کے بعد اسے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ: 28، ص: 110) فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: زندوں کا پیرپہ (یعنی تحفہ) مردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ (شعب الایمان، 6، 203، حدیث: 7905) ایک حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کی طرف سے نفلی خیرات کر کے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔ (شعب الایمان، 6، 205، حدیث: 7911)

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث سے ایصالِ ثواب کا جائز بلکہ مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایصالِ ثواب کرنے کے مختلف طریقے ہیں جن پر مسلمان زمانہ قدیم سے عمل کرتے آ رہے ہیں۔ آئیے! ایصالِ ثواب کے مختلف طریقے پڑھتے ہیں۔

بنیہاں نرج کے ایصالِ ثواب کے چند طریقے:

ماہنامہ

و مردہ سب کے لئے بخشش کی دعا کرنا (1) نماز (2) روزہ (3) اعتکاف (4) قرآن پاک کی تلاوت (مثلاً سورۃ یس، سورۃ ملک، سورۃ فاتحہ، آیۃ النکری، سورۃ اخلاص وغیرہ یا پورا قرآن کریم) (5) ذکر اللہ (کلمہ طیبہ، سبحن اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ) (6) زور و شریف (7) درس (8) بیان (9) نیکی کی دعوت (10) نماز فجر کے لئے جگانا (11) دینی کتاب کا مطالعہ کرنا (12) دینی کاموں کے لئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

مال خرچ کرنے کے ذریعے ایصالِ ثواب کے چند طریقے:

(1) ایصالِ ثواب کی نیت سے صدقہ و خیرات کرنا (2) حج کرنا (3) کسی عامیہ طالب علم کو کتابیں دینا (4) کتب و رسائل خرید کر تقسیم کرنا (5) کسی بیمار کا علاج کروا دینا (6) کسی غریب کو راشن یا کپڑے دلا دینا (7) کسی کی جائز ضرورت پوری کرنا (8) پانی کا ٹل یا موٹر گواہی دینا (9) مسجد، مدرسہ، جامعہ وغیرہ بنوانا یا ان کی تعمیرات میں حصہ لینا (10) مسلمانوں کو کھانا کھلانا وغیرہ۔

ایصالِ ثواب کب کرنا چاہئے؟ ایصالِ ثواب کسی بھی وقت کر سکتے ہیں اور کوئی دن یا کوئی وقت خاص کر کے بھی کر سکتے ہیں جبکہ اسے فرض یا واجب نہ سمجھتے ہوں، جیسے ہمارے یہاں تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی، گیارہویں و بارہویں شریف، یومِ صدیق اکبر و ذوقِ عظیم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین اور دیگر بزرگانِ دین کے عرس وغیرہ کے موقع پر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بزرگانِ دین اور اپنے مرحومین کے لئے خوب خوب ایصالِ ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(ایصالِ ثواب کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کا

رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" پڑھئے)

وطن سے محبت کے تقاضے

سورۃ اہزاب اور اہل شہادۃ کی دعا

ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ ان تقاضوں کو پورا کرے اور ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا اپنا حصہ ملائے۔
وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ

- ہم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے ملک پاکستان کے قوانین پر عمل کریں۔
- ریٹک قوانین کی پابندی کریں اور ڈرامیوٹک کرتے ہوئے اپنے گھر "پاکستان" کی فضا کی حفاظت کی کوشش کریں۔ گاڑیوں کی وہ تمام غرابیاں جن کی وجہ سے فضا میں دھواں پھیلتا ہے نہیں درست کروائیں۔

- اپنے ملک عزیز کی سڑکوں پر ایسا سامان مثلاً سریا، لوہے کے بڑے بڑے اوزار وغیرہ نہ گھسیٹیں جو ان کے ٹوٹنے اور خراب ہونے کا باعث ہے۔

- روڈ ٹرین کی پٹری، بجلی کے تار اور گیس کے پائپ وغیرہ کہیں سے خراب ہوں اور اس سے ملک عزیز اور ہم وطنوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو متعلقہ محکمے کو اس کی اطلاع ضرور دیں۔

- پھر اوغیرہ سڑکوں اور گلیوں میں پھینک کر اپنے وطن کی خوبصورتی تباہ اور بیمار یوں میں اضافہ نہ کریں ہم پاکستانی بھی ہیں اور مسلمان بھی، مسلمان کے لئے طہارت، پاکیزگی اور صفائی و ستھرائی

ہمارا پیارا وطن "پاکستان" ہماری پہچان ہے، ہم دنیا کے کسی بھی خطے میں چلے جائیں ہماری پہچان اسی سے ہے اور ہم پاکستانی مسلمان ہی کہلائیں گے۔ یہ وطن ہمارے لئے ایک گھر کی مانند ہی نہیں بلکہ حقیقتاً ایک گھر ہے۔ وطن عزیز پاکستان کی صورت میں اللہ کریم نے ہمیں جو نعمت دی ہے اس کا زبان سے شکر ادا کرنا اور عملی طور پر شکرانے کے تمام پہلوؤں کو غائب نظر رکھا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی پاکستانی سے پوچھا جائے کہ کیا آپ کو اپنے وطن سے محبت ہے تو یقیناً اس کا جواب "ہاں" میں ہو گا۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہی تو وہ گھر ہے جہاں ہم آزادی کے ساتھ سانس لیتے ہیں، اللہ کریم کی عبادت بد کسی خوف و خطہ کرتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گلی گلی محفلیں منعقد کرتے، اولیاء و اسداف کرام کی عظمتیں بیان کرتے اور دینی تعلیمات بلا کسی روک ٹوک سکھائے جاتے ہیں۔ یہ آزادی ہی کی برکت ہے کہ ہمارے ہر علاقے میں ایک جگہ کہیں تو دوسرے بھی زند مسجد آباد ہیں، مسجدوں کے ائمہ کیوں سے پانچ وقت "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" کی پُر کیف صدا اُٹھتے ہیں۔

قارئین کرام! اللہ رب العزت کی اس نعمت سے محبت کے کچھ تقاضے اور اس نعمت عظمیٰ کے شکرانے کی کچھ صورتیں ہیں چنانچہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء

کا حکم ہے بلکہ صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

• ہم وطنوں کو کسی بھی معاملے میں ہماری مدد کی ضرورت ہو تو جہاں تک ممکن نظر آئے ان کے کام آئیں، روڈ ایکسپرنٹ میں ان کا سہارا بنیں، غریب ہم وطنوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔

• کسی ہم وطن مسلمان کی کوئی گری ہوئی چیز ملے تو اسے بحفاظت اس تک پہنچانے کی کوشش کریں اگر معلوم نہ ہو تو شرعی طور پر جو ”لقطہ“ کے احکام ہیں ان کے مطابق عمل کریں۔^(۱)

• خریداری میں اپنے ملک عزیز کی پروڈکٹس کو ترجیح دیں، بجاوہ ملکی مصنوعات کی برائی نہ کریں، بلکہ دوسروں کو بھی اپنے ملک کی مصنوعات خریدنے کا ذہن دیں۔

• سرکاری ادارے اور ان کا سامان ہمارے وطن عزیز کا سامان ہے، اسے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔

• اگر آپ سرکاری ملازم ہیں تو یاد رکھیں کہ آپ اس وطن عزیز کے خصوصی نمائندے ہیں، اس لئے آپ کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ اس کی املاک و اشیاء کا درست استعمال کریں۔

• گلیوں میں سٹریٹ لائٹس وغیرہ جلتی ہیں اور اس کے لئے یقیناً ہمارے ملک پاکستان کی بجلی خرچ ہوتی ہے، وطن عزیز کی محبت کے تقاضے کے پیش نظر کوشش کریں کہ کہیں بھی فضول جلتی ہوئی لائٹ بے مشاادن کا اجالا پھیل چکا ہے اور لائٹیں ابھی جل رہی ہیں تو انہیں آف کریں یا کروائیں۔

• وطن عزیز ملک پاکستان کے علمائے اہل سنت، عاشقان رسول کے مدارس، جامعات اور دینی ادارے یہ ملک پاکستان سے پُر خصوص محبت کرتے اور سکھاتے بھی ہیں اور دینی تعلیمات بھی

(۱) جسے ”لقطہ“ کوئی گری پڑی چیز ملے تو اس پر تشبیہ لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہو گا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر صدقہ کر دے۔ مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت، حصہ ۱۰، صفحہ ۴۷۱ پر لقطہ کا بیان پڑھئے۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اگست ۲۰۲۱ء

دیتے ہیں، ہمیں دین اور وطن دونوں کی ضرورت ہے چنانچہ اپنے بچوں کو ان دینی اداروں میں تعلیم دلوائیں، ان دینی اداروں کے ساتھ تعاون کریں، ان کی آباد کاری اور خوشحالی حقیقتاً اپنے وطن عزیز کے محبین و وفادار افراد بڑھانے کے مترادف ہے۔

• اگر آپ بیرون ملک سقیم ہیں تو وہاں کسی بھی ایسی ایکٹیوٹی کا حصہ نہ بنیں جو آپ کے ملک عزیز کی بدنامی کا سبب بنے۔

• تاجروں اور سیٹھوں کو چاہئے کہ اپنے ملازمین کا حق نہ دہرائیں، جبکہ ملازمین کو چاہئے کہ سستی، کام چوری اور اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی نہ کریں، جب ہم سب اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے، دوسروں کے حقوق ادا کریں گے تو ایک مضبوط اور باہم محبت رکھنے والا معاشرہ پیدا ہو گا، یہی معاشرہ وطن عزیز کی ترقی کا سبب بھی بنے گا۔

• کسی فرد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے سبب وطن عزیز کے پورے پورے اداروں اور محکموں کو برا بھلا نہ کہیں، اسی طرح آپ کے کسی ذاتی معاملے پر زور پڑنے سے وطن عزیز کو برا مت کہیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کہیں کوئی لاقانونیت دیکھیں، کسی سرکاری یا نجی ادارے کی کوتاہی دیکھیں، کہیں ٹریفک قوانین ٹوٹتے دیکھیں تو جھٹ ”ارے یہ پاکستان ہے، یہاں ایسا ہی چلے گا“ جیسے نامناسب جملے کہتے ہیں، یہ اپنی ہی چہیت میں چہید کرنے والی بات ہے۔

• وطن عزیز کا کوئی فرد اگر کوئی غلط حرکت کرے، معاشرتی، معاشی یا اخلاقی اعتبار سے قابل گرفت معاملات میں شامل ہو تو اسے سمجھائے، راہِ راست پر لائے اور اگر ضروری ہو تو اس سے اوپر کے ادارے یا فرد کو اطلاع دینے کی کوشش ضرور کریں مگر اس کی ویڈیو اور تصویریں بنا کر، چٹسے، ٹکڑے سوشل میڈیا پر عام نہ کریں، کیونکہ اگر وہ شخص گنہگار رہا ہے تو اس طرح وائرل کرنے سے ایک تو گنہگار کی اشاعت ہوگی جو خود گناہ ہے اور دوسرا اپنے ہی وطن کی بدنامی ہوگی۔

اللہ پاک ہمیں اپنے وطن سے محبت اور اس کی تعمیر و ترقی کے لئے نوبِ محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بے سایہ محبوب

مودانا کاشف شہزاد عسکری مدنی

سرکارِ دو عالم، نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امتیازی شان ہے کہ سورت، چاند اور چاندنی روشنی میں آپ کا سایہ نہیں ہوتا۔ گزشتہ شمارے میں اس موضوع پر کئی دلائل پیش کئے گئے تھے، آئیے! اس موضوع سے متعلق کچھ مزید باتیں پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کرتے ہیں:

ایمان افروز حکمتیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے لفظِ حفظ فرمائیے:

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کی وجہ سے آپ کا سایہ نہیں تھا۔^(۱)

کیا تم کو نورِ مجسم خدا نے زمیں پر نہیں پڑا سایہ تمہارا؟^(۲)

سایہ نہ ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں اور علامات میں سے ہے، چنانچہ بعض بزرگوار دین نے عدم سایہ کو نبوت کی علامات اور نشانیوں کے باب میں ذکر فرمایا ہے۔^(۳)

حضرت سیدنا حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَخْنَأُ بِنْدِیْقَا عَنِیْنِہٖ کَاہِنٌ فِیْکُوْنُ مَبْدَلًا لِّہٖ یعنی اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی کافر سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔^(۴)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب تشریف لے جاتے تھے، ایک یہودی حضرت کے گرد (یعنی آس پاس) عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا تھا۔ اُس سے دریافت فرمایا (کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟) بولا: بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پر نہیں پاتے، جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اُسے اپنے پاؤں سے روندنا (یعنی کھینچنا) چلتا ہوں۔ ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے حضرت حق جل جلالہ (یعنی اللہ پاک) نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا۔^(۵)

حضرت سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی فخرۃ الثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”در عام شہادت سایہ شخص از شخص لطیف تر است و چوں لطیف از وہ در عالم نشد اور اسبابِ حُب صورت دارد یعنی دنیا میں ہر شخص کا سایہ اس شخص سے زیادہ لطیف و پاکیزہ ہوتا ہے اور سرور کو زمین صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لطیف کوئی چیز نہیں اس لئے آپ کا سایہ نہیں ہو سکتا۔“^(۶)

پیارے اسلامی بھائیو! عموماً انسان کا جسم گروہ غبار، میل کچیل وغیرہ سے مینا اور گند کی وجہ سے آلودہ ہو جاتا ہے لیکن انسان کا سایہ ان چیزوں سے مینا نہیں ہوتا، لہذا ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف و پاکیزہ ہوتا ہے۔ نور والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی جسم سے زیادہ لطیف و پاکیزہ کوئی چیز نہیں اس لئے آپ کا سایہ بھی نہیں ہے۔

سایہ سے متعلق احادیث میں جن ملائے کرام نے اپنی کتابوں میں عظمت و شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر پہلوؤں کے ساتھ ساتھ عدم سایہ کا بھی ذکر فرمایا ان کی تعداد تو کثیر ہے، البتہ کئی عاشقان رسول نے مستقل عدم سایہ کے عنوان پر بھی شب و رسائل اور مقالات لکھنے کی سعادت حاصل فرمائی ہے۔ ایسے چند ملائے کرام کے اسمائے گرامی مدحہ فرمائیے:

● علی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر 3۔ جواب رسائل تصنیف فرمائے جن کے نام یہ ہیں: (الف) قَتَرُ لَيْلَةٍ فِي تَغْيِ الْفَلَكِ عَنْ سَيِّدِ الْاَقْبَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَوْلَادِ الصَّوَّةِ، السَّلام (مخلوق کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم سے سائے کی لگی میں کامل چاند) (ب) تَغْيِ لَيْلَةٍ عَنْ اسْتِنَاذِ بَنُو دَاوُدَ كُلِّ شَيْءٍ عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَوْلَادِ الصَّوَّةِ (اس وقت اقدس سے سائے کی لگی جن کے نور سے ہر چیز روشن ہو گئی) (ج) هَذِي الْخَيْرَاتُ فِي تَغْيِ الْفَلَكِ عَنْ سَيِّدِ الْاَقْبَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَوْلَادِ الصَّوَّةِ (فائدہ) (کمدان) کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم سے سائے کی لگی سے متعلق حیرت زدہ شخص کی رہنمائی) اس کے علاوہ آپ نے مولانا حبیب علی حلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پر تفسیر لکھی جس میں عدم سایہ سے متعلق کثیر عقل و نقل و دلیل درج فرمائے (۱) شیخ احمد، مل حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ”قرۃ عین الضُّوَر“ کے نام سے اس موضوع پر رسالہ تحریر فرمایا (۲) حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ (۳) رئیس التحریر حضرت علامہ مولانا ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت علامہ مولانا مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ سمیت دیگر کئی عاشقان رسول نے بھی اس موضوع پر رسائل اور مقالات تحریر فرمائے۔

اس سبب سے سایہ خیر موری ملتا نہیں (۱)

وہ ہیں خورشید رسالت نور کا سایہ کہاں

عدم سایہ سے متعلق احادیث میں امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے عدم سایہ سے متعلق اپنی تحریرات میں علم و عرفان کے جو گلشن سجائے ہیں ان میں سے 3 پہلوؤں کی خوشبو سے اپنا ایمان تازہ کیجئے: (۱) حدیث میں ہے کہ آسمانوں میں چار انگل جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے سجدہ میں نہ ہو۔ (۲) (امداد نگہ کے لئے) سایہ ہوتا تو آفتاب (یعنی سورج) کی روشنی ہم تک کیونکر پہنچتی یا شدید پختی تو ایسی جیسے گھنے چیز میں سے چھن کر خال خال بندریاں (یعنی اکا، ہوندیں) نور کے سائے کے اندر نظر آتی ہیں۔ (۳) جب ملائکہ کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنے (۱۰) سایہ نہیں رکھتے تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ اصل نور ہیں جن کی ایک جھلک سے سب ملک (یعنی فرشتے) بنے کیونکر سایہ سے منزہ (یعنی پاک) نہ ہوں گے۔ عجب کہ ملائکہ (جو) مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنے بے سایہ ہوں اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ نور الہی سے بنے، سایہ رکھیں۔ (۱۱) ہم دعویٰ حتمی کرتے ہیں کہ اگر اس (عدم سایہ کے) باب میں کوئی حدیث نہ آئی ہوتی، نہ کسی عالم نے اس کی تصریح فرمائی ہوتی، تاہم ملاحظہ ان آیات و احادیث متکاثرہ متوفرہ متضافرہ کے جن سے بالقطع و یقین میں پائے شہید نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور حریف کان صاف و جان ضاعت ہونا ثابت (یعنی جن کثیر آیتوں اور حدیثوں سے قطعی یقینی طور پر یہ کار و عالم ہو گیا، اس کے مبارک جسم کا سر اپنا نور اور خلیف ہونا ثابت ہوتا ہے انہیں دیکھتے ہوئے) ہم حکم کر سکتے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے سایہ نہ تھا۔ (۱۲)

ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو (۱۳)

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: آقائے دو عالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بے سایہ ہونے کے اتنے دلائل و اقوال ہیں کہ اگر اس کو اجماعی (متفق) مسند کہہ دیا جائے تو بے جا (نادر) نہ ہو گا۔ (۱۴)

ہم سے بڑا عالم نہیں اللہ پاک نے ایمان والوں کو یہ حکم دیا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ الْاَشْيَاءَ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ لَهَا قَبْلَ هَذَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (۱۵) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچو گے ساتھ ہو جاؤ۔ (۱۶) مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: چھوٹے کا سب (یعنی محبت) اختیار کرو کہ ان سے محبت رکھو، ان کے سے عقیدے، ان کے سے اعمال کرو کہ وہ حضرات حقانیت (یعنی سچائی) کی دلیل ہیں۔ (۱۶)

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: اُنْبِرُكُمْ مِنْ اَكْبَرِكُمْ یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔⁽⁷⁾

اے عاشقانِ رسول! اسلام کے ابتدائی دور سے آج تک تقریباً ہر دور میں بڑے بڑے علمائے کرام اور امت کے امام سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدم سایہ کی خصوصیت کا بیان فرماتے آئے ہیں۔ ان تمام حضرات کے نام جمع کرنا اور ان کا ذکر کرنا تو کافی مشکل ہے، حصولِ برکت کے لئے اس طویل فہرست میں سے صرف 28 اکابرینِ امت کے اسمائے گرامی پیش ہیں: (1) تابعی بزرگ حضرت سیدنا ذکوان (101ھ) (2) اذیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عیدنا عبد اللہ بن مبارک مروزی (181ھ) (3) امام محمد بن علی حکیم ترمذی شافعی (285ھ) (4) امام حسین بن محمد راغب اصفہانی (450ھ) (5) ابوالفضل امام قاضی عیاض مالکی (544ھ) (6) علامہ نظامی گنجوی (594ھ) (7) امام عبد الرحمن ابن جوزی (697ھ) (8) عارف کامل مولانا جلال الدین رومی (727ھ) (9) حافظ الدین حضرت علامہ ابو ابراہیم کات عبد اللہ بن احمد نسلی حنفی (710ھ) (10) امام ابوالحسن علی بن عبد کبیری کبیری شافعی (756ھ) (11) حضرت خواجہ سید فیض الدین محمود چہارغلوی چشتی نظامی (797ھ) (12) شرف الدین ابو محمد امام اسماعیل مشرقی یمنی شافعی (839ھ) (13) نور الدین مولانا عبد الرحمن جامی (898ھ) (14) امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر سیوطی شافعی (911ھ) (15) شارح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی (923ھ) (16) شیخ الاسلام زکریا انصاری شافعی (928ھ) (17) امام محمد بن یوسف صائغی شافعی (942ھ) (18) امام حسین بن محمد دہلوی بکری (966ھ) (19) عارف باللہ امام عبد الوہاب شعرانی (972ھ) (20) امام احمد بن حجر کی بیہقی شافعی (974ھ) (21) ملک النور شیخ محمد بن طاہر صدیقی فنی قادری (986ھ) (22) علامہ علی بن سلطان قاری حنفی (1014ھ) (23) امام محمد عبد الرؤف مندوی شافعی (1031ھ) (24) حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی مجددی دلف ثانی (1034ھ) (25) علامہ علی بن برہان الدین طبری (1044ھ) (26) شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی (1052ھ) (27) امام احمد بن محمد خفاجی مصری حنفی (1069ھ) (28) امام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی (1122ھ) رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا بول بالے مری سرکاروں کے⁽¹⁸⁾

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں اپنے ان محبوب بندوں جیسے عقائد و اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور عظمت و شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے نجات عطا فرما۔ آمین بجاہِ انبیاءِ ائمتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- (1) (1) صواعقِ طلیب، ص 213 (2) تہذیب، ص 30 (3) 1428/368 (4) سبل الہدیٰ وارشاد، 2 (5) 90 (6) فتاویٰ رضویہ، 30 (7) 70 (8) فتاویٰ رضویہ، 79 (9) 100 (10) (7) مسلمان بخلف، ص 132 (8) 140 (9) 2319 (10) 693 (11) 10 (12) 693 (13) 30 (14) 2319 (15) 140 (16) 693 (17) 10 (18) 30 (19) 140 (20) 2319 (21) 693 (22) 10 (23) 693 (24) 140 (25) 2319 (26) 693 (27) 10 (28) 30 (29) 140 (30) 2319 (31) 693 (32) 10 (33) 693 (34) 140 (35) 2319 (36) 693 (37) 10 (38) 693 (39) 140 (40) 2319 (41) 693 (42) 10 (43) 693 (44) 140 (45) 2319 (46) 693 (47) 10 (48) 693 (49) 140 (50) 2319 (51) 693 (52) 10 (53) 693 (54) 140 (55) 2319 (56) 693 (57) 10 (58) 693 (59) 140 (60) 2319 (61) 693 (62) 10 (63) 693 (64) 140 (65) 2319 (66) 693 (67) 10 (68) 693 (69) 140 (70) 2319 (71) 693 (72) 10 (73) 693 (74) 140 (75) 2319 (76) 693 (77) 10 (78) 693 (79) 140 (80) 2319 (81) 693 (82) 10 (83) 693 (84) 140 (85) 2319 (86) 693 (87) 10 (88) 693 (89) 140 (90) 2319 (91) 693 (92) 10 (93) 693 (94) 140 (95) 2319 (96) 693 (97) 10 (98) 693 (99) 140 (100) 2319 (101) 693 (102) 10 (103) 693 (104) 140 (105) 2319 (106) 693 (107) 10 (108) 693 (109) 140 (110) 2319 (111) 693 (112) 10 (113) 693 (114) 140 (115) 2319 (116) 693 (117) 10 (118) 693 (119) 140 (120) 2319 (121) 693 (122) 10 (123) 693 (124) 140 (125) 2319 (126) 693 (127) 10 (128) 693 (129) 140 (130) 2319 (131) 693 (132) 10 (133) 693 (134) 140 (135) 2319 (136) 693 (137) 10 (138) 693 (139) 140 (140) 2319 (141) 693 (142) 10 (143) 693 (144) 140 (145) 2319 (146) 693 (147) 10 (148) 693 (149) 140 (150) 2319 (151) 693 (152) 10 (153) 693 (154) 140 (155) 2319 (156) 693 (157) 10 (158) 693 (159) 140 (160) 2319 (161) 693 (162) 10 (163) 693 (164) 140 (165) 2319 (166) 693 (167) 10 (168) 693 (169) 140 (170) 2319 (171) 693 (172) 10 (173) 693 (174) 140 (175) 2319 (176) 693 (177) 10 (178) 693 (179) 140 (180) 2319 (181) 693 (182) 10 (183) 693 (184) 140 (185) 2319 (186) 693 (187) 10 (188) 693 (189) 140 (190) 2319 (191) 693 (192) 10 (193) 693 (194) 140 (195) 2319 (196) 693 (197) 10 (198) 693 (199) 140 (200) 2319 (201) 693 (202) 10 (203) 693 (204) 140 (205) 2319 (206) 693 (207) 10 (208) 693 (209) 140 (210) 2319 (211) 693 (212) 10 (213) 693 (214) 140 (215) 2319 (216) 693 (217) 10 (218) 693 (219) 140 (220) 2319 (221) 693 (222) 10 (223) 693 (224) 140 (225) 2319 (226) 693 (227) 10 (228) 693 (229) 140 (230) 2319 (231) 693 (232) 10 (233) 693 (234) 140 (235) 2319 (236) 693 (237) 10 (238) 693 (239) 140 (240) 2319 (241) 693 (242) 10 (243) 693 (244) 140 (245) 2319 (246) 693 (247) 10 (248) 693 (249) 140 (250) 2319 (251) 693 (252) 10 (253) 693 (254) 140 (255) 2319 (256) 693 (257) 10 (258) 693 (259) 140 (260) 2319 (261) 693 (262) 10 (263) 693 (264) 140 (265) 2319 (266) 693 (267) 10 (268) 693 (269) 140 (270) 2319 (271) 693 (272) 10 (273) 693 (274) 140 (275) 2319 (276) 693 (277) 10 (278) 693 (279) 140 (280) 2319 (281) 693 (282) 10 (283) 693 (284) 140 (285) 2319 (286) 693 (287) 10 (288) 693 (289) 140 (290) 2319 (291) 693 (292) 10 (293) 693 (294) 140 (295) 2319 (296) 693 (297) 10 (298) 693 (299) 140 (300) 2319 (301) 693 (302) 10 (303) 693 (304) 140 (305) 2319 (306) 693 (307) 10 (308) 693 (309) 140 (310) 2319 (311) 693 (312) 10 (313) 693 (314) 140 (315) 2319 (316) 693 (317) 10 (318) 693 (319) 140 (320) 2319 (321) 693 (322) 10 (323) 693 (324) 140 (325) 2319 (326) 693 (327) 10 (328) 693 (329) 140 (330) 2319 (331) 693 (332) 10 (333) 693 (334) 140 (335) 2319 (336) 693 (337) 10 (338) 693 (339) 140 (340) 2319 (341) 693 (342) 10 (343) 693 (344) 140 (345) 2319 (346) 693 (347) 10 (348) 693 (349) 140 (350) 2319 (351) 693 (352) 10 (353) 693 (354) 140 (355) 2319 (356) 693 (357) 10 (358) 693 (359) 140 (360) 2319 (361) 693 (362) 10 (363) 693 (364) 140 (365) 2319 (366) 693 (367) 10 (368) 693 (369) 140 (370) 2319 (371) 693 (372) 10 (373) 693 (374) 140 (375) 2319 (376) 693 (377) 10 (378) 693 (379) 140 (380) 2319 (381) 693 (382) 10 (383) 693 (384) 140 (385) 2319 (386) 693 (387) 10 (388) 693 (389) 140 (390) 2319 (391) 693 (392) 10 (393) 693 (394) 140 (395) 2319 (396) 693 (397) 10 (398) 693 (399) 140 (400) 2319 (401) 693 (402) 10 (403) 693 (404) 140 (405) 2319 (406) 693 (407) 10 (408) 693 (409) 140 (410) 2319 (411) 693 (412) 10 (413) 693 (414) 140 (415) 2319 (416) 693 (417) 10 (418) 693 (419) 140 (420) 2319 (421) 693 (422) 10 (423) 693 (424) 140 (425) 2319 (426) 693 (427) 10 (428) 693 (429) 140 (430) 2319 (431) 693 (432) 10 (433) 693 (434) 140 (435) 2319 (436) 693 (437) 10 (438) 693 (439) 140 (440) 2319 (441) 693 (442) 10 (443) 693 (444) 140 (445) 2319 (446) 693 (447) 10 (448) 693 (449) 140 (450) 2319 (451) 693 (452) 10 (453) 693 (454) 140 (455) 2319 (456) 693 (457) 10 (458) 693 (459) 140 (460) 2319 (461) 693 (462) 10 (463) 693 (464) 140 (465) 2319 (466) 693 (467) 10 (468) 693 (469) 140 (470) 2319 (471) 693 (472) 10 (473) 693 (474) 140 (475) 2319 (476) 693 (477) 10 (478) 693 (479) 140 (480) 2319 (481) 693 (482) 10 (483) 693 (484) 140 (485) 2319 (486) 693 (487) 10 (488) 693 (489) 140 (490) 2319 (491) 693 (492) 10 (493) 693 (494) 140 (495) 2319 (496) 693 (497) 10 (498) 693 (499) 140 (500) 2319 (501) 693 (502) 10 (503) 693 (504) 140 (505) 2319 (506) 693 (507) 10 (508) 693 (509) 140 (510) 2319 (511) 693 (512) 10 (513) 693 (514) 140 (515) 2319 (516) 693 (517) 10 (518) 693 (519) 140 (520) 2319 (521) 693 (522) 10 (523) 693 (524) 140 (525) 2319 (526) 693 (527) 10 (528) 693 (529) 140 (530) 2319 (531) 693 (532) 10 (533) 693 (534) 140 (535) 2319 (536) 693 (537) 10 (538) 693 (539) 140 (540) 2319 (541) 693 (542) 10 (543) 693 (544) 140 (545) 2319 (546) 693 (547) 10 (548) 693 (549) 140 (550) 2319 (551) 693 (552) 10 (553) 693 (554) 140 (555) 2319 (556) 693 (557) 10 (558) 693 (559) 140 (560) 2319 (561) 693 (562) 10 (563) 693 (564) 140 (565) 2319 (566) 693 (567) 10 (568) 693 (569) 140 (570) 2319 (571) 693 (572) 10 (573) 693 (574) 140 (575) 2319 (576) 693 (577) 10 (578) 693 (579) 140 (580) 2319 (581) 693 (582) 10 (583) 693 (584) 140 (585) 2319 (586) 693 (587) 10 (588) 693 (589) 140 (590) 2319 (591) 693 (592) 10 (593) 693 (594) 140 (595) 2319 (596) 693 (597) 10 (598) 693 (599) 140 (600) 2319 (601) 693 (602) 10 (603) 693 (604) 140 (605) 2319 (606) 693 (607) 10 (608) 693 (609) 140 (610) 2319 (611) 693 (612) 10 (613) 693 (614) 140 (615) 2319 (616) 693 (617) 10 (618) 693 (619) 140 (620) 2319 (621) 693 (622) 10 (623) 693 (624) 140 (625) 2319 (626) 693 (627) 10 (628) 693 (629) 140 (630) 2319 (631) 693 (632) 10 (633) 693 (634) 140 (635) 2319 (636) 693 (637) 10 (638) 693 (639) 140 (640) 2319 (641) 693 (642) 10 (643) 693 (644) 140 (645) 2319 (646) 693 (647) 10 (648) 693 (649) 140 (650) 2319 (651) 693 (652) 10 (653) 693 (654) 140 (655) 2319 (656) 693 (657) 10 (658) 693 (659) 140 (660) 2319 (661) 693 (662) 10 (663) 693 (664) 140 (665) 2319 (666) 693 (667) 10 (668) 693 (669) 140 (670) 2319 (671) 693 (672) 10 (673) 693 (674) 140 (675) 2319 (676) 693 (677) 10 (678) 693 (679) 140 (680) 2319 (681) 693 (682) 10 (683) 693 (684) 140 (685) 2319 (686) 693 (687) 10 (688) 693 (689) 140 (690) 2319 (691) 693 (692) 10 (693) 693 (694) 140 (695) 2319 (696) 693 (697) 10 (698) 693 (699) 140 (700) 2319 (701) 693 (702) 10 (703) 693 (704) 140 (705) 2319 (706) 693 (707) 10 (708) 693 (709) 140 (710) 2319 (711) 693 (712) 10 (713) 693 (714) 140 (715) 2319 (716) 693 (717) 10 (718) 693 (719) 140 (720) 2319 (721) 693 (722) 10 (723) 693 (724) 140 (725) 2319 (726) 693 (727) 10 (728) 693 (729) 140 (730) 2319 (731) 693 (732) 10 (733) 693 (734) 140 (735) 2319 (736) 693 (737) 10 (738) 693 (739) 140 (740) 2319 (741) 693 (742) 10 (743) 693 (744) 140 (745) 2319 (746) 693 (747) 10 (748) 693 (749) 140 (750) 2319 (751) 693 (752) 10 (753) 693 (754) 140 (755) 2319 (756) 693 (757) 10 (758) 693 (759) 140 (760) 2319 (761) 693 (762) 10 (763) 693 (764) 140 (765) 2319 (766) 693 (767) 10 (768) 693 (769) 140 (770) 2319 (771) 693 (772) 10 (773) 693 (774) 140 (775) 2319 (776) 693 (777) 10 (778) 693 (779) 140 (780) 2319 (781) 693 (782) 10 (783) 693 (784) 140 (785) 2319 (786) 693 (787) 10 (788) 693 (789) 140 (790) 2319 (791) 693 (792) 10 (793) 693 (794) 140 (795) 2319 (796) 693 (797) 10 (798) 693 (799) 140 (800) 2319 (801) 693 (802) 10 (803) 693 (804) 140 (805) 2319 (806) 693 (807) 10 (808) 693 (809) 140 (810) 2319 (811) 693 (812) 10 (813) 693 (814) 140 (815) 2319 (816) 693 (817) 10 (818) 693 (819) 140 (820) 2319 (821) 693 (822) 10 (823) 693 (824) 140 (825) 2319 (826) 693 (827) 10 (828) 693 (829) 140 (830) 2319 (831) 693 (832) 10 (833) 693 (834) 140 (835) 2319 (836) 693 (837) 10 (838) 693 (839) 140 (840) 2319 (841) 693 (842) 10 (843) 693 (844) 140 (845) 2319 (846) 693 (847) 10 (848) 693 (849) 140 (850) 2319 (851) 693 (852) 10 (853) 693 (854) 140 (855) 2319 (856) 693 (857) 10 (858) 693 (859) 140 (860) 2319 (861) 693 (862) 10 (863) 693 (864) 140 (865) 2319 (866) 693 (867) 10 (868) 693 (869) 140 (870) 2319 (871) 693 (872) 10 (873) 693 (874) 140 (875) 2319 (876) 693 (877) 10 (878) 693 (879) 140 (880) 2319 (881) 693 (882) 10 (883) 693 (884) 140 (885) 2319 (886) 693 (887) 10 (888) 693 (889) 140 (890) 2319 (891) 693 (892) 10 (893) 693 (894) 140 (895) 2319 (896) 693 (897) 10 (898) 693 (899) 140 (900) 2319 (901) 693 (902) 10 (903) 693 (904) 140 (905) 2319 (906) 693 (907) 10 (908) 693 (909) 140 (910) 2319 (911) 693 (912) 10 (913) 693 (914) 140 (915) 2319 (916) 693 (917) 10 (918) 693 (919) 140 (920) 2319 (921) 693 (922) 10 (923) 693 (924) 140 (925) 2319 (926) 693 (927) 10 (928) 693 (929) 140 (930) 2319 (931) 693 (932) 10 (933) 693 (934) 140 (935) 2319 (936) 693 (937) 10 (938) 693 (939) 140 (940) 2319 (941) 693 (942) 10 (943) 693 (944) 140 (945) 2319 (946) 693 (947) 10 (948) 693 (949) 140 (950) 2319 (951) 693 (952) 10 (953) 693 (954) 140 (955) 2319 (956) 693 (957) 10 (958) 693 (959) 140 (960) 2319 (961) 693 (962) 10 (963) 693 (964) 140 (965) 2319 (966) 693 (967) 10 (968) 693 (969) 140 (970) 2319 (971) 693 (972) 10 (973) 693 (974) 140 (975) 2319 (976) 693 (977) 10 (978) 693 (979) 140 (980) 2319 (981) 693 (982) 10 (983) 693 (984) 140 (985) 2319 (986) 693 (987) 10 (988) 693 (989) 140 (990) 2319 (991) 693 (992) 10 (993) 693 (994) 140 (995) 2319 (996) 693 (997) 10 (998) 693 (999) 140 (1000) 2319

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اگست 2021

فرحانیوں پر آنے والے مذاہبات ایسا ثواب کے 5 طریقے نفلی روزوں کے فضائل

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صوف اسلامی بھائی: +923012619734 صوف اسلامی بہنیں: +923486422931

ماہنامہ

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

۞ ضروریات دین کے منکر سے شادی ۞

جو کلمہ گو ہو کر ضروریات دین کا منکر ہو اس سے شادی یہ کہ
کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ (اٹھارہ الحق، ج 1، ص 67)

۞ اندھے سے پردہ ۞

اندھے سے پردہ دیا ہی ہے جیسا کہ آنکھ والے سے اور
اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ
والے کا۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/ 235)

۞ من پسند شرعی احکام ۞

جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں اپنی
ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا سی بات میں
مسلمانوں سے اٹھتے اور ان کی عادات و افعال کو جن پر شرع
سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے
ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو! حمایت شرع چاہتے
تو جن امور کی تحریم و ممانعت میں کوئی تیت و حدیث نہ آئی
خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھہرا کر شرع مطہر پر
اقتراویوں کرتے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/ 312)

عزت کا چمن کتنا پیارا چمن!

۞ بچوں کو موبائل سے دور رکھیں ۞

بچوں کو ”موبائل“ سے دور رکھنے میں ہی عافیت ہے۔

(13 رجب المرجب 1442ھ بمطابق 25 فروری 2021)

۞ جابر خانہ انداز ۞

اگر آپ کسی کو سمجھنا چاہتے ہیں تو حکیمانہ انداز اپنائیں کہ
اصلاح فقط اسی طرح ہو سکتی ہے ورنہ جابر خانہ انداز ضد پیدا
کرتا ہے۔ (15 رجب المرجب 1442ھ بمطابق 27 فروری 2021)

۞ سوشل میڈیا پر سمجھانا ۞

سوشل میڈیا پر کسی کو سمجھانا، سمجھانا نہیں بلکہ اُسے ”ذلیل“
کرتا ہے۔ (15 رجب المرجب 1442ھ بمطابق 27 فروری 2021)

۞ تاریخ تکمیل جامعہ امدیہ ۞

ذمہ دار شعبہ مملوکیات امیر اہل سنت،
اسلاف و سربراہ سینٹر المدینۃ العلمیہ کراچی

بزرگان دین کے مبارک فرامین

بزرگان دین کے مبارک فرامین

The blessed words of our predecessors

مولانا عبد اللہ نعیم عطار مدنی

باتوں کے خوشبو آئے

۞ کثرت مال سے بغض و عداوت ۞

جس قوم کو کثرت مال دیا جاتا ہے تو ان کے درمیان بغض و
عداوت ڈال دی جاتی ہے۔ (ارشاد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ
عنه) (ازہد للامام احمد، ص 143، رقم: 597)

۞ علم کے بغیر علم ۞

عالم کو چاہئے کہ جب وعظ و نصیحت کرے تو حلم (بردباری)
اختیار کرے کیونکہ حلم کے بغیر علم درخت بے ثمر (بغیر پھلوں
کے درخت) اور نان بے نمک (بغیر نمک کے روٹی) ہے۔
(ارشاد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

(فیضان شمس الحدیث، ص 71)

۞ مدینے کے انوار ۞

اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں
مدینے کے انوار دیکھو۔ (ارشاد حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
رحمۃ اللہ علیہ) (فیضان مفتی احمد یار خان نعیمی، ص 54، مرآۃ المناجیح، 472/4)

مبارک نامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء

الحکام تحکات

ملفوظ ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

کی طرف سے ہمیں یہ پیشکش ملی ہے کہ اگر آپ اپنی ایجنسی کے تحت سفر کرنے والے مسافروں کو، ہماری لیبارٹری میں ٹیسٹ کیے جیتے ہیں گے تو ہم آپ کو چھ فیصد کمیشن دیں گے۔ یہ کمیشن بھی ملے ہو گا، اور لیبارٹری والے ٹیسٹ کروانے والے سے کوئی اضافی چارج بھی نہیں لیں گے، بلکہ اس سے اتنے ہی چارج وصول کئے جائیں گے جتنے دوسری لیبارٹری والے وصول کرتے ہیں۔ کیا ہمارا یہ کمیشن لینا جائز ہو گا یا نہیں؟

اب: پوچھی گئی صورت میں کمیشن لینا جائز نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کمیشن، کام کرنے کی اجرت ہوتی ہے، اس کے لئے کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے بدلے میں اجرت کی صورت میں معاوضہ دیا جاسکے، یہاں آپ صرف مشورہ دیں گے کہ اس لیبارٹری سے ٹیسٹ کروالو، تو اس موقع پر صرف مشورہ دینا کوئی ایسا کام نہیں ہے جس کے بدلے میں اجرت کا استحقاق ہوتا ہو، اس لئے یہ کمیشن لینا جائز نہیں۔

البتہ اگر وہ لیبارٹری واقعی قابل اعتماد ہو، اور آپ یا آپ کا نمائندہ کسٹمر کو لے کر لیبارٹری جائے، یوں کچھ محنت کریں اور کمیشن بھی ملے ہو تو اس محنت کے بدلے میں کمیشن لے سکتے ہیں۔ لیکن ملے شدہ اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے بلکہ اجرت مثل کے مستحق ہوں گے، اجرت مثل سے مراد یہ ہے کہ اس طرح کے کام کرنے پر جتنی اجرت کا عرفی ہوا اتنی اجرت لے سکتے ہیں البتہ

مفتی کی رقم دے کر اس پر نفع لینا کیسا؟

اب: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک جگہ کمپنی ڈالی ہوئی ہے مگر کمپنی چند مہینے بعد ملے گی، جبکہ اس کے دوست بکر کی ابھی کمپنی کھل چکی ہے اور اس کے پاس رقم موجود ہے، زید بکر سے کہتا ہے کہ اپنی کمپنی کی رقم مجھے دے دو اور جب میری کمپنی کھلے گی تو تم اپنی رقم واپس لے لینا، اس کے بدلے میں آپ کو تین ہزار روپے زیادہ ادا کروں گا، براہ کرم یہ رہنمائی فرمادیں کہ رقم اور دینے کی وجہ سے اس معاملے کی شرعی حیثیت ہے؟

سواء ببعان اسنت بھاب مدفہ مد بة الحق و مضواب
اب: پوچھی گئی صورت میں تین ہزار روپے مشروط نفع پر زید کا بکر سے کمپنی کی رقم لینا، ناجائز، حرام ہے کیونکہ یہ قرض پر مشروط نفع ہے اور قرض پر مشروط نفع سود ہوتا ہے، اور سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ زید اور بکر دونوں پر لازم ہے کہ اس طرح کا سودی معاملہ نہ گزرتے کریں۔

و نذا نفعہ مزاد و زینوہ نفعہ صو ...

اب: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا ٹریوں ایجنسی کا کام ہے، اب جو مسافر بھی بیرون ملک سفر پر جاتا ہے، اس کے لئے کورونا ٹیسٹ کروانا ضروری ہوتا ہے، ہماری ایجنسی کے ذریعے بھی لوگ باہر ملک کا سفر کرتے ہیں تو چند بیرون ٹریوں

اگر طے شدہ اجرت، اجرت مثل سے کم ہو تو پھر طے شدہ اجرت ہی دی جائے گی، اجرت مثل نہیں دی جائے گی۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی روادوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا ہو کہ یہ چیز اچھی ہے خرید لینی چاہیے، یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی، جب تو یہ شخص عمر و بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے، محنت کرنے کی ہوتی ہے نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔۔۔ اور اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و روادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہو گا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا، اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19، 453)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ رَسُوْلِهِ اَعْلَمُ صرہ علیہ وسلم

فوٹو گرافر کو دکان کرایہ پر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا فوٹو گرافر کو دکان کرائے پر دے سکتے ہیں؟

جواب: صورت مسئلہ میں سب سے بہتر یہ ہے کہ جائز پیش

کرنے والے فرد کو دکان کرائے پر دیں ایسے شخص کو نہ دیں جس کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ دکان میں فوٹو گرافی کرے گا۔ البتہ اس کے ہاوجود کوئی فوٹو گرافر کو دکان کرائے پر دیتا ہے تو شرعاً ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ دکان مکان کرایہ پر لینے والا سکونت اور کام کی غرض سے کرایہ پر دیتا ہے اس میں کسی بھی جائز و ناجائز کام کا ذمہ دار وہ خود ہوتا ہے۔

البتہ مالک دکان پر لازم ہے کہ یہ کہہ کر دکان نہ دے کہ اس میں یہ کام کرو اور وہ کام شرعاً غلط ہو جیسا کہ فوٹو گرافر کا کام کہ اگر وہ ڈسکریٹ ہے تو عام طور سے مرد و عورت کی تمیز کے بغیر اور شادی

میان شامہ

بیلا کے فنکشن میں بے پردگی وغیرہ سے احتراز کیے بغیر ہوتا ہے اور اگر پرنٹ نکالتا ہے تو جاندار کی تصویر کا پرنٹ مکان ویسے ہی جائز نہیں اور غلط کام نہ تو خود کرتا جائز ہے نہ ہی اس پر راضی رہنا جائز ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ سے فوٹو گرافر کو دکان کرائے پر دینے سے متعلق سوال ہوا تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: ”اس شخص کو دکان کرایہ پر دی جاسکتی ہے مگر یہ کہہ کر نہ دیں کہ اس میں تصویر کھینچے، اب یہ اس کا فعل ہے کہ تصویر بناتا ہے اور عذاب آخرت مولیٰ لیتا ہے۔“ (فتاویٰ امجدیہ، 3/272)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ رَسُوْلِهِ اَعْلَمُ صرہ علیہ وسلم

تصویر والی کرسی بنانا، بیچنا اور استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آجکل ایسی کرسیاں آرہی ہیں جن پر بیٹھنے اور ٹیک لگانے کی جگہ پر انسانی تصاویر بنی ہوئی ہوتی ہیں، ان کرسیوں کو بنانا، بیچنا اور استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: صورت مسئلہ میں سب سے بہتر یہ ہے کہ جائز پیش

کرنے والے فرد کو دکان کرائے پر دیں ایسے شخص کو نہ دیں جس کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ دکان میں فوٹو گرافی کرے گا۔ البتہ اس کے ہاوجود کوئی فوٹو گرافر کو دکان کرائے پر دیتا ہے تو شرعاً ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ دکان مکان کرایہ پر لینے والا سکونت اور کام کی غرض سے کرایہ پر دیتا ہے اس میں کسی بھی جائز و ناجائز کام کا ذمہ دار وہ خود ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے، جو اسے جائز کہے شریعت پر افتراء کرتا ہے مگر یہ مستحق تعزیر و سزائے نار ہے اور رکھنا تین صورتوں میں جائز ہے: ایک یہ کہ چہرہ کاٹ دیا ہو یا بگاڑ دیا ہو۔ دوسرے یہ کہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے۔ تیسرے یہ کہ خواری و ذلت کی جگہ پڑی ہو جیسے فرش پائنداز میں ورنہ رکھنا بھی حرام نہیں جاندار مثل درخت و مکان کی تصویر کھینچنا رکھنا سب جائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/557)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ رَسُوْلِهِ اَعْلَمُ صرہ علیہ وسلم

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سادگی

مولانا عبد بن احمد عطار دہلوی

سہ ماہیوں کے خلیفہ ثانی، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وسیع و عریض اسلامی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود اپنی زندگی کا معیار معمولی اور سادہ رکھا، بے تکلف، سادہ اور عام آدمی کی سی زندگی بسر کی، آپ نے اپنی زندگی کو خوشحالی، عیش و عشرت، لذت کھانوں اور تماشوں سے دور رکھا۔ آئیے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی روشن سیرت کے اس چمکدار پہلو کو مدِ حلقہ کیجئے۔

شبِ شام ۱۰۰ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صبحِ شام تشریف لے گئے، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے، (رات میں دریا آیا آپ)، دونوں حضرات اس جگہ پر تشریف لائے جہاں پانی کم تھا حضرت عمر فاروق اپنی اونٹنی سے ترے اور اپنے چمڑے کے موزے اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے پھر اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ یہ کام کر رہے ہیں اور مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے لوگ آپ کو نظر اٹھا کر دیکھیں۔ ارشاد فرمایا: افسوس اے ابو عبیدہ! یہ بات تمہارے حدود کسی نے نہ کہی، میں تو اس عمل کو امت محمدیہ کے لئے مثال بنا دینا چاہتا ہوں، کیا تمہیں یاد نہیں ہم ایک بے وسال قوم تھے، پھر اللہ کریم نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت بخشی، جب بھی ہم اسلام کے حدود کسی اور چیز سے عزت حاصل کرنا چاہیں تو اللہ پاک ہمیں رسوا کر دے گا۔ **۱۰۱** آج آپ صبح سے ایک بار حج کے لئے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے تو پورے سفر حج میں جہاں ہمیں آپ نے پڑاؤ کیا، وہاں خیمہ لگایا نہ تھا، اس کی درخت پر چادر اور پتھر کا دستہ خوان ڈال بیٹے اور اس کے سائے میں بیٹھ جاتے۔ **۱۰۲** میں پیرام جب کبھی شہر سے باہر کہیں سفر وغیرہ پر جاتے تو سفر کے دوران آرام کے لئے مٹی کا ڈھیر لگا کر اس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرما لیتے۔ **۱۰۳** لئے پاؤں، بھی دیکھا تھا کہ (نہز عید کے لئے) ننگے پاؤں ہی تشریف لئے جا رہے ہیں۔ **۱۰۴** چنانچہ آج جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر چھینے آئے کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا تب سے آپ نے بھی کبھی چھینے ہوئے آئے کی روٹی نہیں کھائی۔ **۱۰۵** کبھی یوں ہوا کہ صاحبِ زادی نے روٹی اور ٹھنڈے شرب میں زیتون ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا: ایک برتن میں دو سالن؟ میں اسے کبھی نہیں چکھوں گا۔ **۱۰۶** شبِ رونی کبھی ایسا ہوا کہ (خشک) شامی روٹی دانٹوں سے توڑ کر کھاتے، کسی نے پوچھا: یا امیر المؤمنین! اگر آپ کہیں تو میں آپ کے لئے نرم غذا لے آؤں؟ فرمایا: کیا تمہاری نظر میں عرب میں کوئی ایسا شخص ہے جو عمدہ غذا حاصل کرنے کے لئے مجھ سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہو۔ **۱۰۷** (یعنی آپ حاکم تھے اور عمدہ غذا حاصل کر سکتے تھے مگر یہ بھی قامتِ اختیار کرتے ہوئے خشک روٹی کھاؤں فرماتے) **۱۰۸** کبھی اس طرح ہوا کہ خشک گوشت کے ٹکڑوں کو پانی میں ابل کر، یا جاتا، کبھی یوں ہوا کہ قلیل مقدار میں تازہ گوشت، یا بچا کر آپ تعادل فرماتے **۱۰۹** کبھی ایسا بھی ہوا کہ شدید بھوک کے عالم میں آپ کو ایک سی کھجور ملی تو آپ نے

مبارک نامہ

اسے کھا کر اوپر سے پانی پی لیا۔ پھر اپنے ہیٹ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا: بربادی ہے اس شخص کے جس کو اس کے ہیٹ نے جہنم میں داخل کیا۔^(۱۷) کبھی ایک وفد آکر ٹھہرا تو یاد رکھتا ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ سے اس کے لئے روزانہ کھانے کے وقت ایک (سوکھی) روٹی چورہ کر کے لائی گئی، جسے آپ بھی کھلی کے ساتھ کبھی زیون کے ساتھ تو کبھی دودھ کے ساتھ تناول فرمایتے۔^(۱۸) **ایسے چارے والی نہیں:** (ملک شام کے مدینے) ایلہ کے مقام پر پہنچے تو طویل سفر کے سبب بدن پر موجود قمیض چھپے سے پھٹ گئی تھی آپؐ میں اللہ عزوجل نے وہاں کے حکم کو اپنی قمیض دسوانے اور پیوند لگانے کے سے دے دی، حاکم نے پیوند لگانے کے سے دسوا دیا اور ساتھ ہی اس چھٹی قمیض بھی ہوا کر آپ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کرائی۔ آپؐ نے نئی قمیض کو دیکھا، اس پر ہاتھ پھیرا اور اپنی وہی پیوند والی پرانی قمیض پہن لی اور فرمایا: میری یہ قمیض تمہاری قمیض کے مقابلے میں زیادہ پسینہ چوستے والی ہے۔^(۱۹) **اللہ سے آپؐ بڑھارت:** بھی یوں ہوا کہ آپؐ کو نماز جمعہ کے لئے تاخیر ہو گئی، جب آپؐ تشریف لائے تو لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی اس قمیض کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے کیونکہ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی قمیض نہیں ہے۔^(۲۰) **انہیں چارے والی نہیں:** کسی نے آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان قمیض پر چار پیوند دیکھے۔^(۲۱) **تسدد:** چارے والی کسی نے دیکھا کہ آپؐ کے کپڑوں میں اوپر تلے جس پیوند (جس سے پاؤں کے جوڑے) ایک جگہ پر گئے تھے کہ ایک پیوند گل گیا تو اس کے اوپر ایک اور گامیا، کسی نے دیکھا آپؐ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں خطر دیا اور اس وقت آپؐ کے تہبند شریف میں بارہ پیوند تھے^(۲۲) کسی نے دیکھا کہ آپؐ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور تہبند پر بارہ پیوند ہیں۔^(۲۳) کسی نے آپؐ کو نماز کی حالت میں دیکھا کہ تہبند پر کئی پیوند ہیں اور کہیں کہیں اس میں چہرہ بھی لگا ہے۔^(۲۴) **انہیں لقمہ کے زمانے میں آپؐ کے تہبند پر ۱۶ پیوند دیکھے گئے۔**^(۲۵) **غایت:** آپؐ میں اللہ عزوجل اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے بقدر کفایت ہی خوراک لیا کرتے تھے، گرمیوں میں ایک لباس پہنتے اور وہ کہیں سے پھٹ جاتا تو سے پیوند لگا لیتے، جب تک اس سے کام چلتا چلا پیتے اور پھر اسے تبدیل کر لیتے، ہم سب بچھنے سب سے کم درجے کا کپڑا ہی پہنتے۔ کسی نے آپؐ سے اس معاملے میں بات کی تو آپؐ نے فرمایا: میں مسلمانوں کے لباس سے اپنے خرچے کے سے ماں لیتا ہوں اور مجھے اتنا ہی کفایت کرتا ہے۔^(۲۶) **یومیہ اخراجات:** کسی نے یوں روایت کی: امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظمؓ میں اللہ عزوجل اپنے اور اپنے گھر والوں پر یومیہ فقط دو درہم خرچ کیا کرتے تھے۔^(۲۷) **انہیں لقمہ کے زمانے میں:** کسی نے یوں بتایا کہ آپؐ حج کے لئے مکہ توفیق ۱۸۰ درہم خرچ کئے۔^(۲۸) **قرض:** جب آپؐ کو ضرورت پیش آتی تو آپؐ بیت المال (کاری خزانے) سے قرض بھی لے لیتے، بعض اوقات ہیٹ امال کے نگران آپؐ کے پاس آتے اور قرضہ واپس مانگتے اور لوٹانے کا پبند کر دیتے پبند آپؐ قرضہ کی رقم لے کر ان سے پاس پہنچ جاتے کبھی یوں ہوتا کہ جب آپؐ کا وظیفہ دایا جاتا تو آپؐ اس میں سے قرضہ کی رقم دیتے۔^(۲۹) **مسودے:** جب رمضان المبارک کی آمد ہوتی تو آپؐ یکم رمضان کی شب نماز مغرب کے بعد لوگوں کو نصیحت آموز خطبہ ارشاد فرماتے۔^(۳۰) آپؐ کو کثرت سے مسواک کرتے دیکھا گیا۔^(۳۱)

پیارے اسلامی بھائیو! جس سادگی و عاجزی نے حضرت عمر فاروق اعظمؓ میں اللہ عزوجل عظمتوں کو چار چاند لگائے، اس زمانے میں ان کی جس جس ادب و عمل کرنا، ہمارے لئے ممکن ہو وہ اپنا کر ہم فاروق اعظمؓ میں سے مدد کی ضرورت کی برکتیں پا سکتے ہیں۔

شہادت: مسلمانوں کے اس عظیم خلیفہ کو 26 ذوالحجہ بدھ کے دن شدید زخمی کر دیا گیا تھا جبکہ یکم محرم الحرام 24 ہجری بروز اتوار کو روضہ رسول میں آپؐ میں اللہ عزوجل تدفین ہوئی۔ آپؐ کی خلافت تقریباً 10 سال 9 ماہ اور 21 روز رہی۔^(۳۲)

(۱) مشرقی مسند، حدیث: 236، تاریخ ابن مسعود: 44، 305 (۳) مصنف ابن ابی شیبہ: 19، 144، رقم: 3960 (4) مسند ابی یوسف: 4، 32، حدیث: 4535 (5) طبقات ابن سعد: 1، 301 (6) ایضاً: 3، 243 (7) ریاض النعمان: 13، 365 (8) تاریخ ابن مسعود: 44، 298 (9) مناقب امیر المومنین عمرؓ منہج الخطاب: 135 (10) تاریخ ابن مسعود: 44، 298 (11) تاریخ ابن مسعود: 44، 298 (12) طبقات ابن سعد: 13، 298 (13) مصنف ابن ابی شیبہ: 19، 139، رقم: 3968 (14) تاریخ ابن مسعود: 6، 108 (15) طبقات ابن سعد: 16، 250 (16) ایضاً: 3، 250 (17) ایضاً: 3، 243 (18) ایضاً: 3، 234 (19) ایضاً: 3، 234 (20) ایضاً: 3، 234 (21) مناقب امیر المومنین عمرؓ منہج الخطاب: 135، 298 (22) مصنف ابن مسعود: 44، 298 (23) طبقات ابن سعد: 3، 234 (24) طبقات ابن سعد: 3، 276

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا امجد محمد شاہ مظاہری مدنی

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام و رحمائے اسودہ کا وصال یا عمریں بے، ان میں سے 64 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ محرم الحرام 1439ھ 1442ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابہ کرام علیہم السلام: صحابہ حضرت بشار بن ہاشم قرظی، رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب چوتھی پشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے، آپ ربیعہ مکہ کی بیٹی، مرد اور مکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ آپ فتح مکہ کے دن اسلام لائیں، بیعت کی اور گھر میں موجود بنت پاش پاش کر دیا، آپ بہت عقل مند، بہادر، غیرت مند، باجیا، پاک، امن، فیاض، صاحب الرائے اور حسن اسلام والی خاتون تھیں۔ مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے کے لئے جنگ یرموک میں شریک ہوئیں۔ آپ کا وصال (عمر 41) خلافت عمر میں اس دن ہوا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات ہوئے تھے۔
 (۱) مؤذن رسول حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ کی ولادت ایک قول کے مطابق مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ ابتدا میں اسلام قبول کرنے اور انتہائی تکالیف اٹھانے، عشق رسول میں شہرت پانے اور مسجد حرام اور مسجد نبوی میں اذان دینے کا شرف پانے، غزوہ بدر میں تمام غزوات میں شرکت کرنے اور احادیث روایت کرنے والے ہیں۔ آپ نے طعن عمواس میں 17 یا 18ھ کو وصال فرمایا۔ ایک قول کے مطابق یہ وبا محرم اور صفر 17ھ میں پھیلی۔
 (۲) روایت کرام رحمہم اللہ: (۱) سلطان العربین حضرت سید صفی الدین اسحاق کاظمی ازہری شافعی رحمہ اللہ کی ولادت 650ھ ازہری میں ایران میں ایک کاظمی سادات خاندان میں ہوئی اور 12 محرم 785ھ کو وصال فرمایا، مزار ازہری میں ہے۔ آپ ابتدا ہی سے تصوف کی طرف مائل، بانی خانقاہ سلسلہ صفویہ، مؤثر شخصیت اور اکابر اولیاء سے ہیں۔ (۲) محی الدین ثانی حضرت شاہ سید محمد عبد اللہ قادری بغدادی حنفی رحمہ اللہ کی ولادت 1130ھ کو بغداد شریف میں ہوئی اور وصال 14 محرم 1207ھ کو رامپور (بہار) ہند میں ہوا، مزار مرجع خلعت ہے۔ آپ علوم اسلامیہ کے ماہر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، نواب آف ریاست رامپور کے مرشد، جامع مسجد رامپور و خانقاہ قادریہ کے بانی اور صاحب کرامت و نالہ تھے، حضرت شاہ سید امجد علی اکبر آبادی اور حضرت شاہ نیر احمد بریلوی آپ کے خلفائیں۔ (۳) قطب الہند حضرت حافظ میر شجاع الدین حسین قادری رفاہی رحمہ اللہ کی ولادت 1191ھ برہان پور (مدینہ پریش) ہند میں ہوئی اور 4 محرم 1265ھ کو حیدر آباد کن میں وفات پائی، مزار درگاہ قطب اسد عیدی بازار میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپ حافظ و قاری قرآن، عالم و فاضل، مصنف کتب، ولی کامل اور مبلغ اسلام تھے۔ آپ کی تبلیغ اسلام سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ (۴) غوث العصر حضرت خواجہ محمد عمر عباسی قادری رحمہ اللہ کی ولادت 1233ھ کو موضع مان (ضلع توجہ نوالہ) میں ہے۔ آپ صوفی خاندان میں ہوئی، 5 محرم 1309ھ کو وصال فرمایا، مزار دربار معالی قادریہ خراواں بازار (ضلع توجہ نوالہ) میں ہے۔ آپ قادریہ سلسلے کے شیخ طریقت اور کثیر الفیض تھے۔ (۵) حضرت ہاداجی سٹوٹی والے، اساتذہ حضرت سوانا حافظ غلام احمد گوتروی رحمہ اللہ کی ولادت 1305ھ میں موضع جیوا (توبہ، پنجاب) کے صائغ اعوان

ماہنامہ

فیضان مدینہ | اگست 2021ء



خاندان میں ہوئی اور 18 محرم 1394ھ کو وصال فرمایا اور جامع مسجد رحمانیہ (پوایدن شاہ ضلع پٹواں) سے متصل تدفین کی گئی۔ آپ حافظ قرآن، جید عالم دین، مرید و خلیفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی، تلمیذ خلیفہ علی حضرت قاضی عبدالغفور، بانی جامع مسجد رحمانیہ و مدرسہ، کثیر حفاظہ و علمائے استاذ اور صاحب کرامت تھے۔⁽⁷⁾ (8) شمس العلماء، تاج الاولیاء، حضرت علامہ شاہ وحید الدین علوی چشتی شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 911ھ میں جرات (حاجپانہ مصافحہ جرات) ہند میں ہوئی اور (29 محرم 998ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک مدینۃ الاولیاء احمد آباد (گجرات) ہند میں مرجع اتمام ہے۔ آپ جید عالم دین، بانی مدرسہ عالیہ علویہ، شریعت و طریقت کے جامع، 40 سے زائد کتب کے محشی و مصنف اور اکابر علماء و مشائخ ہند سے ہیں۔⁽⁸⁾

مزار حضرت حافظ میر شجاع الدین حسین قادری دقانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ اسلام رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام حضرت امام ابو عثمان اسماعیل نیشاپوری صابونی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 373ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 4 محرم 449ھ کو وصال فرمایا۔ آپ عظیم عالم دین، مفسر قرآن، محدث

وقت، عابد و زاہد اور مصنف کتب تھے۔ بیس سال جامع مسجد میں امامت و خطابت فرمائی۔ آپ کی کتاب عقیدۃ السلف و اصحاب اہدیت آپ کی بیچن ہے۔⁽⁹⁾ (10) حجت الاسلام حضرت عبداللہ بن محمود موصلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 599ھ مؤصل (سورہ نیازی) عراق میں ہوئی۔ بغداد شریف میں 14 محرم 683ھ کو وصال فرمایا، تدفین مقبرہ خیراں شاہ بغداد میں ہوئی۔ آپ عظیم حنفی عالم دین، امام عصر، فقیہ حنفی، استاذ العلماء اور مصنف کتب ہیں۔ آپ کی کتاب "المختار" متون اربعہ (فتاویٰ چاروں بنیادی کتب) میں شامل ہے۔⁽¹¹⁾ (12) حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالسمیع بنارس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بنارس (یوپی) ہند میں ہوئی اور 10 محرم 1345ھ کو مدینے شریف میں وصال فرمایا، تدفین جنت، قبیع میں ہوئی، آپ جید عالم دین، مناظر اسلام، مجاز طریقت، شیخ الحدیث و مدرس مدرسہ ابراہیمیہ بنارس، 16 کتب و رسائل میں سے ایک اہم تصنیف شُحُفَةُ التَّحْقِيقِ فِي تَحْقِيقِ أَفْضَلِ نُسَخِ بَعْضِ الْكُتُبِ بھی ہے، آپ اعلیٰ حضرت کے معاصر اور ان سے محبت کرتے تھے۔⁽¹³⁾ (14) صاحب دیوان شاعر حضرت مولانا علی احمد خان میر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1268ھ کو بریلی شریف میں ہوئی اور 2 محرم 1346ھ کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ تدفین جنت قبیع میں ہوئی، آپ عالم دین، شاعر اسلام، 16 کتب کے مصنف، بانی مطبع نسیم سحر بدایون، سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ، عاشق رسول اور آئینہ کائنات میں عربی کے پروفیسر تھے۔ لسان اہسان مولانا مقبول حسین خیر القادری بدایونی آپ کے لے پاک بیٹے اور شاگرد ہیں۔⁽¹⁵⁾ (16) حضرت شیخ سید محمد سمیل اغلیب حسنی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1315ھ کو دمشق میں ہوئی اور یہیں 10 محرم 1402ھ کو وصال فرمایا۔ وصال قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ خاندان غوث اعظم کے چشم و چراغ، شیخ بدزل الدین حسنی و خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ عبداللہ شافعی کے شاگرد، شیخ عبدالرزاق طرابلسی نقشبندی کے خلیفہ، جید عالم دین، مصنف کتب اور صوتی باصفا تھے۔ فضیلۃ شیخ حضرت علامہ ڈاکٹر سید عبدالعزیز اغلیب حسنی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین اور صاحبزادے ہیں۔⁽¹⁷⁾

(1) اسد الغابہ، 7/6، طبقات ابن عبد 8/188، 6/184، 9/184، (2) تہذیب التہذیب، 27/527، ہدایۃ النہایہ، 10/40
(3) درود و احادیث مبارک اسلام، 12/138 (4) مکتبہ تحارف، ص 82 (5) محبوب بنی میں تہذیب و احادیث، 2/1004، تہذیب النہایہ، ص 95 (6) تہذیب و احادیث، ص 95 (7) 432 (8) حجت الاسلام علی بن ابی طالب، ص 29 (9) سیر اعلام النہایہ، 13/462، طبقات المفسرین للسیوطی، ص 36 (10) جواہر النہایہ، ص 1 (11) حجت الاسلام، ص 137، حادیق النہایہ، ص 289 (12) 29 (13) تہذیب و احادیث، ص 95 (14) 127 (15) 131 (16) 133 (17) 2099

مابینامہ

تغزیت و عیادت

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ محمد ایساں عطار قادری، مدظلہ العالی نے اپنے شاگرد اور پیغمبات کے ذریعے دکھیروں اور غم زدوں سے تغزیت اور عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغمبات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما، یا اللہ پاک اتمام سوگواروں کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر جزا میں مرحمت فرما، پروردگار! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھولے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایان شان ان کا اجر عطا فرما کر یہ سارا اجر و ثواب جناب رسالت تاپ صلی علیہ وسلم، ہم کو عنایت فرما، ہو سیدہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارا اجر و ثواب حضرت علامہ مولانا شیخ حافظ عید الحمید محمد سالم القادری رحمۃ اللہ علیہ ساری اہل بیت کو عنایت فرما۔

امین بجاوالنبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم صبر و ہمت سے کام لیجئے، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے اور شیطان کے وسوسوں پر توجہ نہ دیجئے، جس کا وقت پورا ہوتا ہے وہ چلا جاتا ہے اگر کوئی دنیا میں ایک دن کا نائم لایا ہے تو اسے ایک دن کے بعد مر جانا ہے جیسے ایک دن کا بچہ مر جاتا ہے اور جس کو اللہ نصیب کرتا ہے تو وہ 100 سال تک زندہ رہتا ہے۔ بہر حال مرنا پھر بھی ہے اس لئے جس کا وقت پورا ہوا وہ چلا گیا، ہمیں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے، واویلا مچانے سے جانے والے نے پلٹ کر کہاں آتا ہے، ہمیں بھی تو جانا ہے، ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے اور اس کی تیاری کے لئے سہاں کرنا چاہئے کہ جس طرح وہ آیا، ایک دن ہم بھی اس دنیا سے چلے جائیں گے، دنیا سے دل نہیں لگاتا ہے، دنیا ہجرت کی جگہ ہے کوئی تماشہ نہیں ہے۔

حضرت علامہ مولانا عبد الحمید محمد سالم القادری کے انتقال پر تغزیت
تَحْذَرُةً وَتُحْشَرُةً وَتُسْتَعْنَى عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
سُبْحَانَكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عِيسَى يَا عِزَّةً يَا قُدْرَةً
اَسْتَغْفِرُكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرَحْمَةِ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت علامہ مولانا عبد الغنی عطیف میاں قادری عثمانی بدایونی اور حضرت علامہ مولانا عزام میاں قادری عثمانی قدسی کے والد گرامی زید سجاد آٹاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف، پیر طریقت، فخر قادریہ، حضرت علامہ مولانا شیخ حافظ عبد الحمید محمد سالم القادری دل کی بیماری میں مبتلا رہتے ہوئے 26 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 9 مئی 2021 کو 82 سال کی عمر میں بدایوں شریف میں قضاۃ الہی سے انتقال فرما گئے،

اِنَّا بِنُورِ رَبِّنَا نَبْهَرُ
میں تمام سوگواروں سے تغزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔ یارب المصطفیٰ صلی علیہ وسلم! اللہ پاک! حضرت علامہ مولانا شیخ حافظ عبد الحمید محمد سالم القادری کو غریق رحمت فرما، اے اللہ پاک! انہیں اپنے جوار رحمت میں جہد نصیب فرما، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ قَبْرَ جَنَّتِ کَا بَاقِیِّ بَنِیِّ رَحْمَتِکَ پھولوں سے اُٹھنے، نور مصطفیٰ کے صدقے تاحشر جہنگاتی رہے، اے اللہ پاک! قبر کی وحشت، تنگی، گھبراہٹ سب دور ہو، مولائے کریم! مرحوم کو بے حساب منفرت سے شرف فرما کر جنت الفردوس میں

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

(اس کے بعد امیر اہل سنت و جماعت نے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے سے فیض رمضان (مہرم) سے دو حدیث پاک بیان فرمائی: فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: روزے کی حالت میں جس کا انتقال ہو اللہ پاک اس کو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (الردوس بہاؤر الغیب: 3/504، حدیث: 5557) رحمت عالمیان کا فرمان جنت نشان ہے: جس کو رمضان کے اختتام کے وقت موت آئی وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (حدیث الاولیاء: 26/5، حدیث: 6187)

دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی دینی تحریک ہے، اس کے لئے ہمیشہ دعا فرماتے رہئے اور اپنے چاہنے والوں کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلاتے رہئے، اور جب جب موقع ملے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات وغیرہ میں بھی کرم فرمائیے، اللہ کریم آپ صاحبان کو خوش رکھے، شاہ و آباد، پھلتا پھوتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے۔ زبے نصیب مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے اللہ کریم کے دیئے ہوئے مال میں سے مسجد بنادجئے یا مسجد کی تعمیر میں حصہ ہی لے لیجئے، مسجد بنانے کی بڑی فضیلت ہے، فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: جس نے اپنے حلال مال سے وہ گھر بنایا جس میں اللہ پاک کی عبادت کی جائے اللہ پاک اس کے لئے جنت میں موتی اور یا قوت کا گھر بنائے گا۔ (نعم الاوسط: 4/17، حدیث: 5059) بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتی ہوں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی سید احمد شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت مفتی اعظم کچھ مانڈوی، حضرت علامہ مولانا مفتی سید احمد شاہ قادری صاحب 25 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 8 مئی 2021ء کو 100 سال کی عمر میں مانڈوی کچھ تہجرات ہند میں اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔ شیخ طریقت، امیر اہل سنت، امت و ممالک نے ان کے صاحب زادوں سید امین شاہ صاحب، سید حسین شاہ صاحب، سید قاسم شاہ صاحب، سید عثمان شاہ صاحب اور سید ابو بکر شاہ صاحب سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور حضرت کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب کیا۔

مناذنامہ

شیخ طریقت، امیر اہل سنت و جماعت نے مئی 2021ء میں 1957 پیغامات جاری فرمائے جن میں سے 474 تعزیت کے، 1381 عیادت کے جبکہ 102 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ تھے:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت و جماعت نے 1 حضرت علامہ مولانا پیر سید نور احمد شاہ کاظمی صاحب (اسلام آباد) (1) آں رسول، امام شریعت، پیر طریقت، شیخ مسلمین، شہزادہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، علامہ الحاج الشاہ سید حسین رضا قادری (سجادہ نشین خانقاہ حنائیہ کبریٰ شریف، بانٹا بہار ہند) (2) قاضی شہر یونڈی، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین صاحب (یونڈی راجستھان، ہند) (3) آل رسول، پیر طریقت حضرت سید اقبال علی شاہ صاحب (احمد آباد شریف، ہند) (4) خلیفہ مفتی اعظم ہند، صوفی باصفا، عالم باعمل، حضرت علامہ مولانا شریف احمد رضوی صاحب (5) فقیہ نیپال، صدر مرکزی ادارہ شرعیہ جنکپور، حضرت علامہ الحاج مفتی عثمان رضوی صاحب (جنکپور، نیپال) (6) حضرت مولانا نسیم الحسن صاحب (روڈ لا کوٹ، کشمیر) (7) حضرت مولانا محمد اکرم قادری صاحب (8) پیر طریقت حضرت سید امیر شاہ صاحب نقشبندی مجددی (آستانہ عالیہ امیر آباد شریف جالٹی روڈ پٹنڈی) سمیت 474 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ نیز امیر اہل سنت و جماعت نے 1 ہزار 381 پیاروں اور ذکیاروں کے لئے دعائے صحت و عافیت بھی فرمائی۔ تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“ news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

- (1) تاریخ وفات: 17 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 30 اپریل 2021ء
- (2) تاریخ وفات: 22 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 5 مئی 2021ء
- (3) تاریخ وفات: 22 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 9 مئی 2021ء
- (4) تاریخ وفات: 22 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 15 اپریل 2021ء
- (5) تاریخ وفات: 3 شوال المکرم 1442ھ مطابق 15 مئی 2021ء
- (6) تاریخ وفات: 5 شوال المکرم 1442ھ مطابق 17 مئی 2021ء
- (7) تاریخ وفات: 26 رمضان المبارک 1442ھ مطابق 9 مئی 2021ء
- (8) تاریخ وفات: 3 شوال المکرم 1442ھ مطابق 15 مئی 2021ء

رازوں کی سرزمین (قسط: 05)

مولانا عبد الحکیم عطارؒ

ذمزارت پر حاضری: 7 مارچ 2020ء کو ہم مغرب کے وقت قاہرہ کے علاقے قراۃ (Qarafa) میں پہنچے جسے حوای زبان میں غراس نجیة (جنت کی گھاس) بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں ہم ایک ایسے مقام پر حاضر ہوئے جسے تین اکابر اویسے کرام سے نسبت حاصل ہے: حضرت رابعہ بصریہ، حضرت ذوالنون مصری اور حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ جہ نمین۔ حضرت ذوالنون مصری: حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی ولادت ابو جعفر منصور عباسی کے دور حکومت کے آخر میں ہوئی۔ آپ ولایت کے بہت بلند مقام پر فائز تھے۔ ذوالقعدة الحرام 245ھ کو آپ کا انتقال ہوا، حوہ کی شدت کی وجہ سے آپ کے جنازے پر پرندے سایہ کے ہوئے تھے۔ جس طرف سے آپ کا جنازہ گزرا وہاں مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا، جس وقت وہ ”شہدا ان لا اله الا الله“ پر پہنچے تو آپ نے شہادت کی انگلی اٹھادی۔ لوگوں کو حیں ہوا کہ شاید آپ کا انتقال نہیں ہوا لیکن جب جنازہ رکھ کر، کھنڈیا تو آپ سکت تھے اور شہادت کی انگلی اٹھی ہوئی تھی جو کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہیں ہوئی چنانچہ آپ کو اسی طرح دفن کر دیا گیا۔ (تذکرہ ص 119، 120) حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے مزید حالات جاننے کے لئے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ (اگست 2017ء، صفحہ 36) ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت محمد بن حنفیہ: حضرت سیدنا ابو القاسم محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی امر تقی رحمہ اللہ کے شہزادے، عالمی بزرگ، مجاہد، امام، مدرّس اور محدث تھے۔ 16ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور محرم الحرام 81ھ میں مدینہ منورہ میں وصال فرما کر جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حضرت رابعہ بصریہ: حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رحمہ اللہ مشہور وادیہ تھیں۔ آپ کی ولادت کے بعد آپ کے والد صاحب کے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہاری یہ بچی بہت مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری امت کے ایک ہزار افراد بخش دیئے جائیں گے۔ (تذکرہ ص 69) آپ کے ماں وصال کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، امام ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک آپ رحمہ اللہ میرا وصال 180ھ میں ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ کے مزید حالات زندگی جاننے کے لئے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ (اگست 2017ء، صفحہ 36) ملاحظہ فرمائیے۔ اہرام مصر: 8 مارچ 2020ء کو ہم نے دنیا کے سات عجوبوں میں سے ایک اہرام مصر کا دورہ کیا۔ حاشقان رسول کے نزدیک مصر کی اہمیت یہاں موجود مقدس ہستیوں کے مزارات کی وجہ سے ہے لیکن عوام الناس مصر کو اہرام مصر کی نسبت سے پہچانتے ہیں۔ اہل حضرت، امام اہل سنت امام محمد رضا خان رحمہ اللہ نے اہرام مصر سے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ یہ اہرام حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کی تخلیق سے بھی ہزاروں سال پہلے تعمیر ہوئے تھے اور انہیں جنت نے تعمیر کیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے تقریباً 60 ہزار

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبد الحکیم عطارؒ کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرنے میں چیب کروالے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ماہنامہ

سب تک جنات زمین پر رہے تھے۔ (مذہب حق مدت ۱۵۰۰ سال) اب ہم مصر دیکھنے کی نیتیں: دُوبُلُو گھومنے پھرنے اور عجوبہات کے نظارے کے سنے یہاں آتے ہیں لیکن ہم چند اچھی اچھی نیتیں کر کے یہاں گئے تھے مثلاً عبرت حاصل کرنا، اس جگہ سے متعلق دُوبُلُو کی غلط فہمیوں کو دور کرنا وغیرہ۔ یہاں غوما کافی رش ہوتا ہے اور بدنگاری کا بھی امکان رہتا ہے، لہذا ہم نے ایسا وقت منتخب کیا کہ دُوبُلُو کم سے کم ہوں اور ہم مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ کر سکیں۔ اب ہم مصر کے پتھر جو ہزاروں سال پرانے اور تخلیق انسان سے بھی پہلے کے ہیں، ہم نے ان کے پاس کلمے طیبہ پڑھ کر انہیں اپنے ایمان کا گولہ بھی بنایا۔ اب ہم مصر کے پاس پہنچ کر اور یہاں کا دُوبُلُو دیکھ کر اسات کو ایسا لگتا ہے کہ وہ ہزاروں سال پرانے زمانے میں پہنچ گیا ہے۔ یہاں اطراف میں اونٹ اور گھوڑے بھی موجود تھے لہذا ادائے سنت کی نیت سے ہم نے گھوڑے کی سواری بھی کی۔ قدیم مصری بادشاہوں کے مقبرے: اب ہم مصر کو مصر کے بادشاہوں کے لئے مقبرے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا جہاں ان کی، شوں کو مخصوص کیمیکلز کے ذریعے خشو کر کے محفوظ کیا جاتا تھا۔ لاشوں کے ساتھ بہت سا ساز و سامان و زیورات بھی رکھے جاتے تھے اور ان لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ آجھ عرصے بعد بادشاہ دوبارہ زندہ ہو گا تو یہ چیزیں اس کے کام آئیں گی۔ وہ خشو شدہ، شیں تو آج بھی موجود ہیں ورنہ دنیا کے لئے عبرت کا سماں ہیں لیکن وہ ساز و سامان ان کے کسی کام نہ آیا۔ کسی نے سچ کہا ہے:

ہوئے نامور پر نشان کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوحہاں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اب ہم مصر سے متعلق حیرت انگیز معلومات: امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ کے حساب کے مطابق یہ اب ہم تقریباً 12 ہزار سال سے بھی زیادہ پرانے ہیں۔ غور فرمائیں اس طویل عرصے کے دوران ان ابراہیموں پر کس قدر موم کی اثرات سر دی، مگرئی اور بادش وغیرہ آئے ہوں گے لیکن آج بھی یہ جوں کے توں اپنی جگہ خنہ ہیں۔

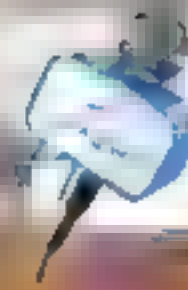
سب سے بڑے ابراہیم کی اونچی تقریباً 481 فٹ ہے اور کم و بیش 4300 سال تک اسے روئے زمین کی سب سے اونچی عمارت ہونے کا عراز حاصل رہا اس سب سے بڑے ابراہیم کی بنیاد مربع (Square) شکل کی ہے جس کی ہر جانب کی لمبائی 751 فٹ ہے۔ جیسے جیسے یہ عمارت بند ہوئی ہے اس کی چوڑائی ایک ترتیب کے ساتھ کم ہوئی جاتی ہے اور 481 فٹ کی بلندی پر پہنچ کر عمارت کے چاروں کونے ایک نقطے پر مرکوز ہو جاتے ہیں۔ بندی سے چنیدے تک یہ عمارت ہر جانب سے 51 درجے کا زاویہ (Angle) بناتی ہے۔ عمارت کا ہر کونہ قطب نما کے چاروں اطراف شمال، جنوب اور مشرق و مغرب پر پوری طرح یساں مکمل ہوتا ہے۔ اس ابراہیم کی تعمیر پر تقریباً 20 لاکھ سے زیادہ پتھر استعمال ہوئے ہیں اور ہر پتھر کا وزن 2 ٹن سے کہیں زیادہ ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق اب ہم مصر میں سے ہر ابراہیم کا وزن کم از کم تقریباً 65 لاکھ ٹن ہے۔ اب ہم مصر کے علاوہ دنیا میں کوئی اور اتنی اونچی تنگونی (Tirange) عمارت نہیں ہے۔ اب ہم مصر کی تعمیر میں ایک کے اوپر دوسرے پتھر اس طرح جمایا گیا ہے کہ کوئی ATM کارڈ بھی ان کے بیچ میں داخل نہیں کیا جاسکتا، حار تک اس دور میں سب وغیرہ تعمیراتی سامان بھی نہیں تھا۔

جن پتھروں سے اب ہم مصر کی تعمیر ہوئی ہے ان سے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ اسوان (Aswan, Egypt) نامی شہر میں پائے جاتے ہیں جو یہاں سے تقریباً 900 کلومیٹر دور ہیں۔ آج سے ہزاروں سال پہلے جبکہ ترین، ترک وغیرہ سواریاں ایجاد نہیں ہوئی تھیں اور ظاہر ہے اتنے وزنی پتھر کوئی جانور بھی نہیں اٹھا سکتا، اتنے وزنی پتھروں کو اتنے فاصلے سے یہاں تک لانا اور اس قدر مہارت و نفاست سے ان عمارت کو تعمیر کرنا جنات کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ آجھ دُوبُلُو کا یہ بھی کہنا ہے کہ آج سے ہزاروں سال پہلے قدیم مصریوں نے ان ابراہیموں کی تعمیر کی تھی ورنہ یہ پتھر یہاں تک لانے کے لئے پانی کی نہریں کھود کر کشتیوں کے ذریعے، نہیں یہاں تک لایا گیا تھا۔

اللہ کریم ہمارا مصر کا سفر قبول فرمائے اور ہمیں دنیا و آخرت میں اس کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

امین بجاہ الثانی الامین علی اللہ علیہ وسلم



مولانا عبد الحسیب عطاری

مولانا عبد الحسیب عطاری کا پورا حوالہ

بڑا انٹریکٹ اور پرسنل کیا ہے اب جو اب سنے: ہمارے یہاں مہمنوں میں دو نام رکھے جاتے ہیں ایک نام کو اذان کا نام کہا جاتا ہے، اور دوسرا نام پکارنے کے لئے رکھا جاتا ہے، میرے دادا کا نام حبیب تھا لہذا میرا اذان کا نام حبیب رکھا اور پکارنے کے لئے فیصل نام رکھا گیا اور فیصل نام ہی میری تقریباً تمام استاد میں ہے، اسکول N.I.C اور پاسپورٹ وغیرہ میں بھی یہی نام لکھا ہے، اب حبیب سے میرا نام عبد الحسیب کیسے ہوا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری، مدظلہ العالی کے ہاتھ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا، آپ نے اہل سنت کے بڑے ادارے دائر العلوم احمدیہ کراچی سے دورۂ حدیث کیا۔ اس وقت آپ کی ماضی میں دعوت اسلامی کے 17 شعبے ہیں، آپ اکثر وقت دین کے کاموں میں مصروف نظر آتے ہیں، گویا کہ آپ نے خود کو دعوت اسلامی اور دین متین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ آپ کی ذات بے شمار صلاحیتوں سے مالا مال ہے، آپ ایک بہترین مبلغ اور اچھے تحت خواں ہیں، مدنی چینل کے کئی مقبول عام سلسلوں میں آپ کی ذات نمایاں دکھائی دیتی ہے، فیس بک، یوٹیوب، انسٹا گرام وغیرہ پر آپ کے افائنٹ بھی موجود ہیں صرف سوشل میڈیا پر آپ سے محنت رکھنے والوں کی تعداد اکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ پہلے آپ نے اپنی آواز میں شہرۂ آفاق ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ ریکارڈ کرایا، اس کے بعد مفتی محمد قاسم علقمی، مدظلہ العالی کا ترجمہ قرآن، نام ”کنز العرفان“ ریکارڈ کروایا، اور اب تک تفسیر ”صراط الجنان“ کے 17 پارے ریکارڈ کروا چکے ہیں۔ 27 مئی 2021ء بروز جمعرات مولانا مہروز عطاری مدنی اور مولانا خالد عطاری مدنی نے آپ سے ایک طویل اور دلچسپ انٹرویو کیا، اس انٹرویو سے چند منتخب سوالات وچھوڑ کر ہم نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے صفحات کی زینت بنایا جا رہا ہے۔

خالد عطاری: سب سے پہلے یہ بتائیے کہ آپ کا نام فیصل ہے یا عبد الحسیب؟
عبد الحسیب عطاری: مسکراتے ہوئے کہہ گئے: آپ نے تو پہلا سوال ہی

خالد عطاری: ابھی ابھی ہوا ہے کہ ٹک الٹ نام کی وجہ سے آپ کو کسی پریشانی کا سامنا ہوا؟
عبد الحسیب عطاری: جی جی! شروع شروع میں ایسا کئی بار ہوا کہ کال آئی: ”ون بول رہے ہیں؟“ میں نے کہا: عبد الحسیب عطاری بول رہا ہوں، دوسری جانب سے آواز آئی: فیصل سے بات کرتی ہے۔ اسی طرح کبھی میں نے کہا: فیصل بول رہا ہوں تو آگے سے کہا گیا: عبد الحسیب سے بات کرنی ہے، نئی بار تو اس طرح کا چٹکا بھی ہوا کہ کسی اسلامی بھائی نے میرے کسی عزیز یا پرانے دوست کو کہا: عبد الحسیب عطاری بیان کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ پھر جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اسی اسلامی بھائی سے کہنے لگے: ”اے محسن! یہ تو فیصل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دو جگہ مجھے ضروری

ڈاکومنٹیشن (Documentation) میں پراہم ہوئی مگر الحمد للہ اب کافی وقت گزر گیا، اللہ رحیم کی رحمت سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

مہر و عطار کی دعوتی صاحب! آپ کی سیرت پیدائش کیا ہے؟

عبدالحسیب عطار: میری انگلش ڈسٹ آف برآمدہ 14 اکتوبر 1974ء ہے۔ ہجری اعتبار سے میری تاریخ پیدائش 27 رمضان المبارک ہے اور والد ماجد مجھ سے کہا کرتی تھیں کہ جب تم پیدا ہوئے تو رمضان المبارک کی 27 ویں شب تھی اور اذان فجر کا سہانا وقت قریب تھا۔

مہر و عطار: دعوت اسلامی کے پیارے اور دینی ماحول سے کیسے وابستگی ہوئی؟

عبدالحسیب عطار: آج سے 41 سال پہلے کی بات ہے دعوت اسلامی ابھی بی بی بھی نہیں تھی، 1980ء میں میرے والد ماجد مرحوم حاجی یعقوب گنگ عطار کے ناسر کا آپریشن ہوا تھا، امیر اہل سنت میرے والد صاحب کی عیادت کرنے ہاسپٹل تشریف لائے، قربان جانیے امیر اہل سنت کی انفرادی کوشش کے! آپ نے بیماری اور موت دونوں کا تذکرہ کر کے میرے والد صاحب کے دل میں آخرت کی یاد تازہ کر دی اور عیادت کے دوران ابو کو ڈاڑھی رکھنے کی حیت بھی کرادی، ابو خود بتاتے تھے کہ امیر اہل سنت نے مجھ سے کہا: حاجی یعقوب! کچھ آپریشن تو ہو رہا ہے زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ڈاڑھی چیرے پر سجالو۔

ابو ایک جملہ بڑا پھاراکا کرتے تھے۔ میری دماغی عمر اتنی ہی ہے جتنی دعوت اسلامی کی عمر ہے۔ اس کے بعد دعوت اسلامی شروع ہو گئی، کھار اور کے علاقے کا امیر (نگران) میرے ابو کو بنایا گیا اس زمانے میں دعوت اسلامی کے امیر ہوتے تھے نگران کی اصطلاح، بعد میں آتی پٹن چونکہ ابو کاروباری آدمی تھے اس لیے دینی کام اتنا سرپاے امت اسلامی امور میں امیر اہل سنت کے ساتھ کافی رہے۔

اب میری وابستگی دعوت اسلامی سے کیسے ہوئی یہ سنئے! کھار اور میں شریعہ مسجد ہمارے گھر سے پچھلی گلی میں تھی اس طرح امیر اہل سنت، سیر کاظم علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت بار بار حاصل کرتا رہا۔

(عبدالحسیب عطار والد محترم کے ایک احسان کو یاد کرتے ہوئے بتانے لگے) یہاں میں ایک بات کی طرف توجہ دانا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے بچے کو بچپن سے اپنے ساتھ رکھیں، بعض لوگ بچوں کو چودہ بندہ سال تک تو چھوڑے رکھتے ہیں کہ ابھی چھوٹا ہے کھیل کود کے دن ہیں پھر اپنے ساتھ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بچہ اب بڑا ہو جاتا ہے اس لئے ہاتھ نہیں آتا اور بڑی مشکل ہو جاتی ہے۔ میرے والد محترم کا مجھ پر یہ اسون ہے کہ مجھے سات

ہما ہنامہ

آٹھ سال کی عمر میں اپنے ساتھ لگایا تھا ہر جگہ ہر اجتماع میں مجھے ضرور لے جاتے تھے پھر والد صاحب نے تیرہ چودہ سال کی عمر میں مجھے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اب آپ خود اجتماع میں جائیں، اب مجھے دعوت اسلامی کے ماحول میں لطف و سرور آنے لگا اس طرح میں آہستہ آہستہ دعوت اسلامی کا حصہ بن گیا۔ **خالد عطار:** یعنی یوں کہا جاسکتا ہے کہ آپ 8 سال کی چھوٹی سی عمر میں دعوت اسلامی سے وابستہ ہو چکے تھے؟

عبدالحسیب عطار: بالکل کہہ سکتے ہیں، میں نے یہاں ہوش سنبھالا اور وہاں دعوت اسلامی دیکھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ گلزار حبیب میں دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ہونے والے پہلے اعکاف میں میرے والد صاحب بھی تھے اور میں وہ واحد دلی مشائخ جس کو وہاں اعکاف کرنے کی اجازت ملی تھی۔

خالد عطار: آپ کی دینی اور دنیاوی تعلیم کتنی ہے؟

عبدالحسیب عطار: جہاں تک دنیاوی تعلیم کی بات ہے! میں نے میٹرک کراچی کے ایک مشہور اور بڑے اسکول سے کیا جس کا نام ”حبیب پبلک اسکول“ ہے اس کے بعد ”ایس ایم سائنس کالج“ سے انٹر کیا، (پھر سکولجے ہوئے بنائے گئے) چودہ پندرہ سال کی عمر سے ہی دن کاروباری مصروفیات میں گزرنے لگے تھے اور 19 سال کی عمر میں شادی بھی ہو گئی تھی، باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرنے اور علم کے چھلکتے ہوئے جام پینے کے لئے بظاہر سہا ب نظر نہیں آ رہے تھے، لیکن اللہ کریم کا کرم ہو گیا کہ 20 سال کی عمر میں درس نظامی میں داخلہ لیا اور یہ سلسلہ اس طرح آگے بڑھا کہ قبلہ مفتی امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رات میں درس نظامی کی کلاسز شروع کیں تو ایک دوست عبد القادر عطار نے میرا ذہن بنایا کہ ہم رات میں درس نظامی کی کلاسز لیتے ہیں لیکن میری مجبوریاں آڑے آ رہی تھیں، ان کا کھڑا تھا بات ہاٹ پر اور میرا کھڑا کھنٹن میں جبکہ کلاسز لینے جمشید رواد جانا تھا مذکورہ رات کھنٹن آتے مجھے کر جمشید رواد پہنچتے وہاں ہم دونوں کلاسز لیتے پھر وہ مجھے کھنٹن چھوڑ کر واپس اپنے گھر لاسٹ ہاؤس پہنچتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور ہم درجہ ثانیہ میں پہنچ گئے لیکن کچھ مسائل کی وجہ سے عبد القادر عطار مزید کلاسز نہ لے سکے لیکن محبتوں اور شفقتوں کے پیکر استاد محترم مفتی امین صاحب نے مجھ سے فرمایا: آپ نے ضرور آنا ہے، کلاسز چھوڑنی نہیں ہیں۔ اب میں اکیلے آنے لگا اس طرح علم کے میدان میں آگے بڑھتے بڑھتے رات میں 5 درجے پڑھ لئے۔ اب سراپا علم و عمل قبلہ مفتی صاحب نے ذہن دیا کہ دارالعلوم امجدیہ میں داخلہ لے لیں، مفتی صاحب کے فرمان پر میں نے دارالعلوم امجدیہ میں داخلہ لے لیا

اور وہاں سادہ، سادہ اور دورۂ حدیث نکل کر کے 2001ء میں تکمیل درس نظامی کی سعادت سے بہرہ مند ہو گیا۔

مہر روز عطاری: سنا ہے کہ آپ اسٹوڈنٹ لائف میں کسی انجمن سے بھی وابستہ رہے؟

عبدالحجیب عطاری: جی ہاں! دارالعلوم امجدیہ کی بزم سے کچھ اچھی بلکہ بہت اچھی یادیں وابستہ ہیں، دارالعلوم میں تمام طلبہ کی ایک بزم "بزم امجدی رضوی" تھی، اس بزم کا صدر دورۂ حدیث کا طالب علم ہوتا تھا جسے طلبہ ہر سال خواہ چنتے تھے۔ حضرت علامہ مولانا سید شہو تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ اس صدر سے حلف لیتے تھے۔ حلف برداری کی پروکار تقریب سے ایک رات پہلے مجھے جہنم مولانا رحمان امجد نعمانی صاحب کا فون آیا کہ کل حلف برداری کی تقریب ہے اور صدر کے لئے آپ کا انتخاب ہوا ہے۔ میں نے اپنے استاذ صاحب مفتی امین صاحب اور نگران شوری حاتی عمران عطاری سے رابطہ کیا تو انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ آپ حلف اٹھالیں ان شاء اللہ اس سے دین کو بہت فائدہ ہو گا۔ اس طرح "بزم امجدی رضوی" کا صدر رہنے مجھے اعزاز مل گیا۔ اور تجدیدِ نعمت کے طور پر بتا رہا ہوں کہ اللہ رحیم کی رحمت سے میں نے وہاں کئی نئے کام کئے جس پر مجھے سالانہ تقریب میں ایوارڈ بھی ملا بلکہ درس نظامی سے فراغت کے بعد مزید ایک سال اس عہدے پر فائز رہنے کا بھی مجھے اعزاز حاصل ہے۔

مہر روز عطاری: لا محذور میں لکھنا ابھی آپ نے بتایا تھا کہ آپ کی شادی 19 سال کی عمر میں ہوئی، کیا یہ شادی کے لئے چھوٹی عمر نہیں؟

عبدالحجیب عطاری: جب بندہ سمجھ بوجھ اور عقل و شعور کی منزل پر پہنچ جائے تو اس کی شادی ہو جانی چاہئے اور 19 سال کم عمری اور نا کجی کی عمر نہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میرے دونوں بیٹے بھی 20 سال کی عمر میں رشتہ ازدواج سے منسلک ہو گئے، اس کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ جب باپ 40 یا 45 سال تک پہنچتا ہے تو اس کی اولاد اس وقت جو ہو جاتی ہے، وہ تندرست اور تندرست والا ماحول ہوتا ہے۔ بیٹے والد کے شانہ بشانہ کام کرتے ہیں اس کا سہارا بنتے ہیں اور والد اس وقت اپنا کام اولاد کو سپرد کر کے اپنی جیہ زندگی کو آسانی سے سماجی کاموں اور عبادت الہی میں گزار سکتا ہے۔

مہر روز عطاری: میں یہاں یہ بھی بتانا پسند کروں گا کہ میں نے حاتی عبدالحجیب صاحب اور ان کے والد مرحوم کے درمیان دوستانہ ماحول بھی دیکھا ہے اور اب و احترام اور تقدس کے رشتے کو قائم بھی دیکھا ہے، حاتی صاحب کو اس عمر میں بھی اپنے والد محترم کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ماہنامہ

خالد عطاری: (سکراتے ہوئے) معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے والدین کے ساتھ بہت لہجھا اور یادگار وقت گزارا ہے شاید اسی وجہ سے آپ اپنے بیانات میں جدوجہد الدین کی خدمت کرنے کا درس دیتے نظر آتے ہیں۔

عبدالحجیب عطاری: سچ تو یہ ہے کہ میں اپنی دینی اور مذہبی ذمہ داریوں کی وجہ سے والدین کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزار سکا۔ والد صاحب میرے چھوٹے بھائیوں سے کہا کرتے تھے: عبدالحجیب کو کچھ نہ کہنا میں نے اس کو اپنے سارے حقوق معاف کر دیئے ہیں اور والدہ کی محبت، شفقت، الفت اور چاہت سب سے زیادہ مجھ سے ہوا کرتی تھی، مجھے کبھی کبھی ان کا تمل یاد آ جاتا ہے: **بابا! میں کس دن کس دن** مجھے اس کا افسوس رہے گا کہ میں ان کی زندگی کے آخری دنوں میں ان کے ساتھ زیادہ نہیں رہ سکا۔ اور اب میرے پاس والدین کی سکھائی ہوئی باتیں، ان کے احسانات اور کچھ باوداشتیں ہی باقی رہ گئیں ہیں۔ لیکن یہ بات مجھے حوصلہ دیتی ہے کہ وہ مجھ سے خوش ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔

مہر روز عطاری: دل میں کسی چیز کی حسرت پیدا ہوتی ہے؟

عبدالحجیب عطاری: مفتیانِ کرام کو دیکھتا ہوں تو دل میں ایک ٹک پید ہوتی ہے شاید تعلیم جاری رکھ لیتا تو مفتی بن جاتا۔

خالد عطاری: آپ کے والد صاحب بھی سماجی خدمات میں آگے آگے رہتے تھے اور آپ بھی آج کل ایف جی آر ایف میں بحیثیت نگران بہت ایکٹو ہیں اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔

عبدالحجیب عطاری: سچ پوچھئے تو جب مجلس شوریٰ میں FGRF شعبہ کے متعلق مشورہ ہو رہا تھا تو میرے دل میں ایک خواہش انگڑائی لے رہی تھی کہ کاش یہ شعبہ مجھے مل جائے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ میرا ایک بنیادی کام دعوت اسلامی کے لئے ڈونیشن کی بات کرنا ہے، اس دوران کئی لوگ بہا کرتے تھے: بھی کوئی فلاحی کام کرتے ہو؟ کسی کا علاج معالجہ کروا لے تو بتاؤ ہم تو غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ اب میرے لئے یہ کام بہت آسان ہو گیا ہے۔

مہر روز عطاری: مستقبل میں اس شعبے کی کیا پلاننگ ہے؟

عبدالحجیب عطاری: بہت زبردست پلاننگ ہے میں نے ابھی دو تین دن پہلے تقریباً بارہ ملکوں میں اس حوالے سے مشورہ کیا ہے۔ اسی طرح معذورین کے لئے "فیضانِ ربی" ریکریٹیشن (Recreation) سینٹر "آئی ہم" براعظیم کراچی میں مزید کھولنے جارہے ہیں، بیرون ملک میں اس کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح ماحولیات کے ایک بہت بڑے ادارے WWF (World Wildlife Fund) کے ساتھ M O U سائن ہو رہے ہیں

اس کے ساتھ مل کر یکم اگست کو دعوت اسلامی ایف جی آر ایف کی طرف سے "پیدائش ڈے" منانے جا رہے ہیں یہ پاکستان میں ایک تاریخی دن ہو گا جب لاکھوں اسلامی بھائی، دارالمدینہ اور جامعات و مدارس کے سارے اسٹوڈنٹس پودے لگائیں گے ان شاء اللہ اس بار یوم آزادی چودہ اگست سرسبز پاکستان کے ساتھ ہو گا

مہر روز عطاری دارالمدینہ اور جامعات یا ویٹیریئر سسٹم اس طرح کے اور کئی شعبے میں جن کو چلانے والا آسان نہیں مگر نیک نیت اس کی کیا وجہ ہے کہ دعوت اسلامی نے ان میں بھی اپنا ایک نمایاں نام اور مقام پیدا کر لیا ہے؟

عبد الحسین عطاری: یہ واقعی اللہ پاک کی خاص عطا ہے اور میں تو یہی کہوں گا کہ یہ امیر اہل سنت کے اخلاص کی برکت ہے مدنی چینل کو بھی دیکھیں کہ آن اللہ رحمہ کی رحمت سے لیڈنگ (Leading) چینل ہے۔

مہر روز عطاری: آپ بزنس بھی سنبھالتے ہیں اور نہ بھی کرتے ہیں،

دونوں کو کس طرح لے کر چلتے ہیں اور سفر کے اخراجات کہاں سے پورے کرتے ہیں؟

عبد الحسین عطاری: شروع میں والد صاحب نے ایک فیصلہ بڑا اچھا کیا تھا کہ مجھے، میرے چھوٹے بھائی اور والدہ کو اپنے کاروبار میں پارٹنر کر لیا تھا اور مجھے یہ کہہ دیا کہ ہم بزنس کریں گے آپ دین کا کام کریں اور آپ کو پورا احسان بھی دیں گے، پھر ہم نے آفس میں ٹھوس پاک رحمت اللہ علیہ کی یار کے نام سے ایک اکاؤنٹ کھولا اور اس میں اپنی آمدنی کا ۹ فیصد جمع کرتے تھے۔ والد صاحب نے مجھ سے کہا: بیٹا! سفر کے جو بھی اخراجات آتے ہیں وہ ٹھوس پاک کی نیڈر ولے اکاؤنٹ سے لے لیا کریں دعوت اسلامی سے کچھ نہ لیا کریں۔ اس طرح مجھے کافی آسانی رہی ہے۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد اپنے کاروبار کی طرف توجہ کی اور اب میرے بچے کاروبار کو سنبھال رہے ہیں۔ (اللہ دیکھتا ہے کہ ان شاء اللہ اللہ کے ہمارے گھر سے)



مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دست بردار مدنی نے شعبان المعظم 1442ھ میں درج ذیل تین مدنی رسائل پڑھنے سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے سننے والوں کو دعاؤں سے نوازا: ① یا اللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "ذُرود شریف کی برکتیں" پڑھ یا سن لے اس سے ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور اس کو مدینہ پاک میں ذُرود و سلام پڑھتے ہوئے جلوۂ محبوب (سَلِّ اللہ علیہ والہ وسلم) میں عافیت کے ساتھ شہادت عطا فرما، امین ② یارب المصطفیٰ! جو کوئی 36 صفحات کا رسالہ "قبر کی پہلی رات" پڑھ یا سن لے نور مصطفیٰ (سَلِّ اللہ علیہ والہ وسلم) کے صدقے اس کی قبر روشن فرما، امین ③ یارب المصطفیٰ! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "رشتے داروں سے بھلائی" پڑھ یا سن لے اسے اور اس کے سارے خاندان کو حج، مدینہ پاک کی باادب حاضری، جلوۂ مصطفیٰ (سَلِّ اللہ علیہ وسلم) میں شہادت اور جنت الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما، امین ④ جانشین امیر اہل سنت حضرت مولانا عبید رضا عطار مدنی دست بردار مدنی نے رسالہ "ماہ رمضان اور امیر اہل سنت" پڑھنے سننے والوں کو یہ وعدہ دیا اللہ کریم! جو کوئی 27 صفحات کا رسالہ "ماہ رمضان اور امیر اہل سنت" پڑھ یا سن لے اسے عاشقِ رمضان المبارک امیر اہل سنت کے صدقے رمضان المبارک کا حقیقی قدر دان بنا کر فیضانِ رمضان سے مالا مال فرما اور رمضان المبارک کو اس کی بے حساب بخشش کا ذریعہ بنا، امین

ذُرود شریف کی برکتیں	قبر کی پہلی رات	رشتے داروں سے بھلائی	ماہ رمضان اور امیر اہل سنت
25 لکھ 33 ہزار 828	22 لکھ 87 ہزار 35	23 لکھ 25 ہزار 571	20 لکھ 70 ہزار 146
8 لکھ 48 ہزار 534	8 لکھ 49 ہزار 467	8 لکھ 11 ہزار 90	8 لکھ 11 ہزار 814
33 لکھ 82 ہزار 362	31 لکھ 36 ہزار 502	31 لکھ 36 ہزار 661	28 لکھ 81 ہزار 960

(ضروری باتریم کی گئی ہے)

پھول کیوں بناتے ہیں؟

شیخ طریقت، امیر اہل سنت وامت بزرگ شہنشاہ عالیہ تحریر، آڈیو اور وڈیو پیغام کی صورت میں ہر ہفتے جمعہ کی صبح بارگاہِ دینیہ اور کوئی ایک رسالہ پڑھنے سننے کی ترغیب دلاتے ہیں اور پڑھنے سننے والوں کو دعا سے بھی نوازتے ہیں۔ 26 مئی 2021ء کو آپ نے تحریر کی صورت میں رسالہ ”لہنی پریشانی ظاہر کرنا کیسا؟“ پڑھنے کی ترغیب دلائی اور تحریر کے نیچے پھول بنایا، جب یہ تحریر امیر اہل سنت وامت بزرگ شہنشاہ عالیہ کے سوشل میڈیا پیج پر وائرل ہوئی تو ایک سوشل میڈیا صارف ذوالفقار علی نے کمنٹ کرتے ہوئے کچھ یوں سوال کیا:

پیارے باپاجان اس پر جو پھول بنایا گیا ہے یہ کہیں وقت کا ضیاع تو نہیں بنتا، اس میں کیسے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے؟ راہنمائی فرمادیں۔
شیخ طریقت، امیر اہل سنت وامت بزرگ شہنشاہ عالیہ نے اس پر ایک آڈیو پیغام میں فرمایا:

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا رَحْمَةً اَتَوْا بِرِکَاتِكَ

اللہ پاک آپ کو دونوں جہوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، آمین۔

بیٹے! یہ پھول بنانا زینت کے لئے ہے کہ اس سے اٹریکشن (Attraction) بڑھتی ہے اور عام آدمی یہ دیکھ کر تھوڑا رکتا ہے اور تحریر پڑھتا ہے۔ اب تو یہ ٹرینڈ (Trend) چل رہا ہے، مدنی چینل پر ایک سے ایک پھول بوٹے، سینٹری، مناظر، نقش و نگار بنے ہوتے ہیں اس کو فضول نہیں کہیں گے اور پھر نقش و نگار کتابوں کے سرورق (Title Page) اور اندر بھی ہوتا ہے بلکہ ٹائٹل پر اسپیشلی خرچہ کیا جاتا ہے کہ ٹائٹل جتنی خوبصورت ہوتا ہے کتاب کی اہمیت اس سے اتنی ہی بڑھ جاتی ہے، اسی وجہ سے میں نے یہ پھول بنایا ہے۔ اگر ہر جمعہ ایک ہی طرح اور ایک ہی انداز کی تحریر ہوگی تو جو کتاب لوگ یہ سمجھیں کہ یہ تو پڑانا ہے۔ یوں ہر بار کچھ نہ کچھ بدل کر دینے کی کوشش ہوتی ہے، اسی طرح تربیتی پیغام میں بھی میں کبھی Voice (یعنی آواز) دیتا ہوں تو کبھی وڈیو کے ساتھ پیغام دیتا ہوں تاکہ تبدیل ہو جائے اور یہ نہ لگے کہ یہ پچھلے جمعہ کا ہے، اس لئے اسے فضول نہیں کہیں گے، مساجد میں، گھروں میں نقش و نگار ہوتے ہیں، اسے فضول نہیں کہیں گے بلکہ یہ مباح ہے (یعنی ایسا کام ہے جس کا نرمانہ نہ ناپائیدار ہو) جو اچھی نیت سے ثواب کا کام بن جاتا ہے۔ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شریک ہو اکرین اور سنتیں سیکھنے، سمجھنے سے مدنی قافلوں میں بھی ہر مہینے تین دن سفر کی سعادت حاصل کیا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّیْنَ

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّیْنَ

آپ کے تاثرات (منتخب)



”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات و تجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے مقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

① مفتی عابد علی عائدہ تجازی (مدرسہ مفتی جامعہ اکبریہ فیض العلوم، کوئٹہ، سیالکوٹ) قبلہ امیر اہل سنت کے ہمہ جہت فیضان کا ایک ظہور ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بھی ہے جس میں ہر شعبہ حیات کے حوالے سے رہنمائی کا دافر سامان موجود ہوتا ہے حقی کہ بچوں اور خواتین کی تربیت کیلئے بھی خصوصی مضامین کا اہتمام ”پر منت سیڈیا“ میں اسے ممتاز کئے ہوئے ہے۔ بلاشبہ دورِ حاضر کے تحریری مواد میں اسے ”اختصار و جامعیت کا شاہکار“ قرار دیا جاسکتا ہے۔

② منت سید اقبال مدنیہ (جامعہ المدینۃ للبحث، رابہ): الحمد للہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، شرعی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی، انفرادی، اجتماعی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے ایک جدید طرز پر خدمت و اشاعتِ علمِ دین کا شاہکار ہے، تفسیر قرآن کریم، شرح حدیث، فقہی مسائل کا حل اور دیگر خصوصی موضوعات قارئین کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنتے ہیں گویا کہ ہر ذہنی استعداد کے حامل شخص کیلئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کوزے میں دریا کی مانند قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

③ مولانا نذیر احمد مدنی (ڈی جی خان): ماشاء اللہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں جس طرح مدرسۃ المدینہ کا تعارف شامل کیا جاتا ہے اسی طرح جامعۃ المدینہ کا تعارف بھی شامل کیا جائے۔

ماہنامہ

مترقی تاثرات

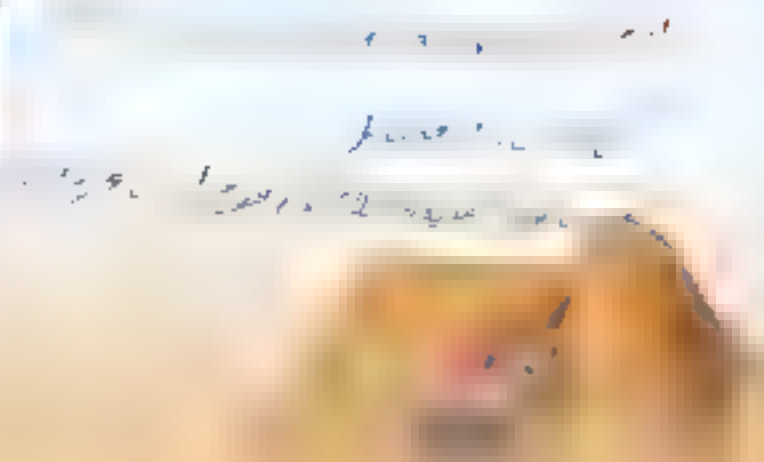
④ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ مئی 2021ء کے مضامین بہت اچھے اور سبق آموز واقعات پر مبنی ہیں جن کو پڑھ کر ہم اپنے آپ کو اسلامی اور معاشرتی طور پر اچھا انسان اور اچھا مسلمان بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ (محمد شہزاد، ملتان) ⑤ میں بی بیس کیمسٹری کا طالب علم ہوں اور گزشتہ سال سے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھ رہا ہوں۔ اس میگزین کو میں نے دینی، دنیاوی، اخلاقی اور معاشرتی معلومات سے بھرپور پایا ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اچھی اور کامیاب زندگی گزارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ (ساجد حسین، جامیہ اقبال، فیصل آباد) ⑥ ماشاء اللہ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ لکھی مثال آپ ہے، اس میں بچوں اور بڑوں کے لئے دین و دنیا کی بہت سی معلومات ہوتی ہیں۔ (عمیر احمد، شیخوپورہ) ⑦ الحمد للہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے کی سعادت ملی، اس کے مضامین بہت ہی پیارے ہیں، سلسلہ ”اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل“ سے کافی معلومات حاصل ہوئیں، ”بچوں کا، بنامہ فیضانِ مدینہ“ بھی بہت اچھا ہے۔ (امجد عطار، حیدرآباد، ہند) ⑧ ماشاء اللہ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی تو کیا بات ہے! اس میں ہر بار مختلف صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں پڑھ کر بہت اچھا لگتا ہے، ہمیں تو چند صحابہ کے نام یاد تھے مگر دعوتِ اسلامی کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی برکت سے صحابہ کرام کے بارے میں ہماری معلومات میں اور محبت صحابہ میں اضافہ ہوا ہے۔ (انت سخی، حیدرآباد) ⑨ ”بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں اور بہت

اچھی اور بہت سبق آموز ہوتی ہے۔ (منت غیل، منٹول، کجرات، پاکستان)



نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے اہم یافتہ مضامین



حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبان ۱۰۰ھ بمطابق 4 ہجری و حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں منورہ میں ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک حسین رکھا گیا۔ آپ کی کنیت ”ابو عبد اللہ“ و آپ کے لقب ”سبطہ رسول اللہ“ (یعنی رسول خدا کے نواسے) اور رَحْمَةُ الرَّسُولِ (یعنی رسول خدا کے پھول) ہیں۔ آپ بے دس محرم ۱۰۰ھ 60 ہجری کو میدان کربلا میں باطل و ظلم کے خلاف جہاد میں نوش فرمایا۔ امام عالی مقام کئی خصوصیات و فضائل کے حامل ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

① بچپن ہی میں شہادت کی شہرت: حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچپن ہی میں آپ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بھی حاضر بارگاہ ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک گود میں بیٹھ گئے۔ جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: ”آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔“ جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں مقام شہادت کا نام بتا کر مٹی بھی پیش کی۔ (تہذیب 3/ 108، حدیث: 2817، 6)

② پیدائش کے بعد نبی پاک کی کرم لوازیں: امام حسین رضی اللہ عنہ مد کی ایک خاص فضیلت یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو ان پر قربان فرمایا چنانچہ مروی ہے کہ ایک روز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واپس زانو مبارک پر امام حسین اور باپ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی: ان دونوں کو اللہ پاک حضور کے پاس (اکٹھا کر رکھے گا ایک اختیار فرمائے گا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی جدائی گوارا نہ فرمائی، تین دن کے بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کو آٹا دیکھتے تو بوسہ دیتے، سینے سے لگا لیتے اور فرماتے: ”قَدْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِبَنِي اَبِيْهِ“ یعنی میں اس پر قربان کہ جس پر میں نے اپنا بیٹا ابراہیم قربان کیا۔ (حدیث: 2817، 6)

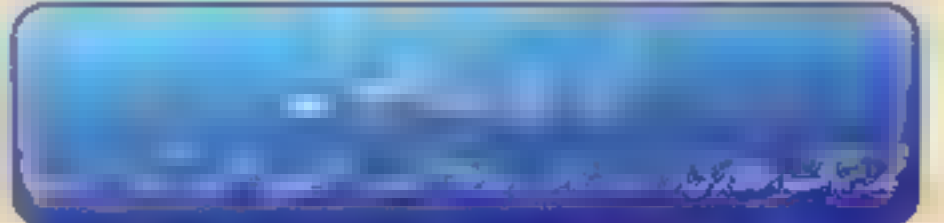
④ نورانی پیشانی و رخسار: آپ کی ایک خصوصیت بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ جب اندھیرے میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کی مبارک پیشانی اور دونوں مقعدس زخسار (یعنی گان) سے انوار نکلتے اور قرب و جوار خیا بار (یعنی اطراف روشن) ہو جاتے۔

(شہادۂ کبریٰ، ص 229)

⑤ رنگ و جسامت میں نبی پاک سے مشابہت: آپ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت تھے جیسا کہ حضرت علی امیر قسری شیر خدا اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو چہرے سے گردن تک سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے

زیادہ مشابہ ہو وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے اور جس کی یہ خواہش ہو کہ ایسی ہستی کو دیکھے جو گراں سے ملنے تک رنگ و جناسات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ ہو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے۔ (مکمل کیر، 3/95، صفحہ 2768)

دینا یوم لا شوریہ کا آپ کی نسبت سے شہرت پانا اسلام میں عام عا شوراہ یعنی 10 محرم الحرام کو بہت اہمیت حاصل ہے اس دن بہت سے واقعات رونما ہوئے مثلاً حضرت قوت علیہ السلام کی شہادت کا وہ جو دی پر ٹھہرنا، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا دریائے نیل سے پار ہونا اور فرعون کا اپنی قوم سمیت (وہاں نیل میں) غرق ہونا وغیرہ لیکن اس دن کو سب سے زیادہ شہرت ان بات سے ملی کہ اسی دن سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے خاندان اور رفقاء کو بھوک اور پیاس کی حالت میں میدان کربلا میں تہایت بے رحمی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ 10 محرم الحرام آپ کی شہادت کی نسبت سے بہت مشہور ہو گیا۔



شہید کی تعریف: شہید اس مسلمان کا مل باغ ظلم کو کتبے ہیں جو بطور ظلم کسی آئے حادثہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہو اور دنیا سے نفع نہ ٹھہرایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ لیا جائے، دیت ہی خون سمیت دفن نہ کیا جائے۔ (امام بیہقی، 1/200)

کارخانہ قدرت کی طرف سے ہمیں جو معلم باکمال بی بی آمنہ کے اعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہیں وہ اپنے متیوں و طہارت طہارت و فضیلتیں اور برکتیں پائے کے موقع عطا فرماتے ہیں جن میں سے ایک موقع شہادت کا بھی ہے۔ چنانچہ شہادت کے فضائل پر پتھر روشنی ڈالی جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کوئی نہیں جو جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر وہ دنیا میں لوٹا پسند کر کے آخر چہ دنیا کی ہر چیز اسے ملے، سوائے شہید کے کہ وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا میں دنیا جائے اور پھر اسے اس بار شہید کیا جائے کیونکہ وہ شہید کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ (امام بیہقی، 1/200)

ماہنامہ

وقیان مدنیہ | اگست 2021

تکیم الاہانت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ شہید تمہارے کاک پھر بجھے، نیل میں بجھ کر شہادت کا موقع دیا جائے، جو عز و راجہ میں سرکٹانے میں آیا وہ کسی چیز میں نہ آیا۔ (امام بیہقی، 1/200)

یارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی بارگاہ میں شہید کے لئے چھ فضیلتیں ہیں، خوں کا پہلو قطہ دگر تے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں اپنا مکان، کیونکہ بیتا ہے۔ قبر کے مذہب سے محفوظ رہتا ہے۔ سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔ اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یا قوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ بڑی آنکھوں والی 72 حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (امام بیہقی، 1/200)

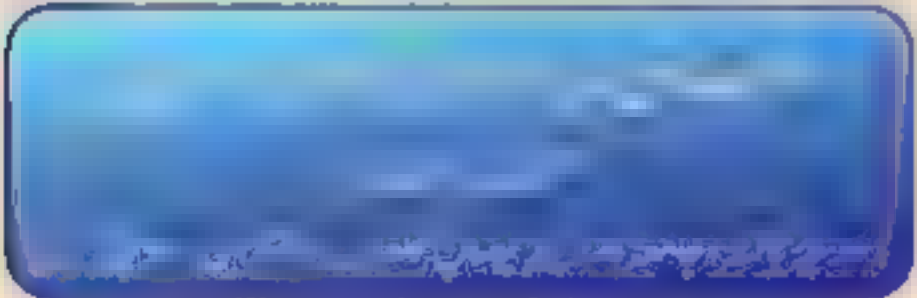
دعا: مومنوں کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدوں کی روح خود رب تعالیٰ براہ راست قبض فرماتا ہے۔ (امام بیہقی، 5/409)

شہداء کی رو جس سبز پرندوں کے بدن میں جنت میں میر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

(شہداء کی رو، 1/19، صفحہ 100)

آمر حضرت انبیاء، نبی نہ ہوتے تو شہداء ان کے برابر ہو جاتے مگر چونکہ وہ حضرات نبی ہیں اس وجہ سے وہ ان شہیدوں سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ (امام بیہقی، 5/463)

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں سبز گنبد کے سائے میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔ آمین



حضرت قوت علیہ السلام کی قوم جنوں کی پھوٹی تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت قوت علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسالت بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے ہی سے ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاح کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (امام بیہقی، 10/361-362)

حضرت قوت علیہ السلام رسالت فرمادیں کہ تم لوگو! اللہ کا پیغام

سنائے رہے مگر ان کی بد نصیب قوم ایمان نہیں لائی بلکہ طرح طرح سے آپ کی حقیر و تذلیل کرتی رہی اور قسم قسم کی اذیتوں اور تکلیفوں سے آپ کو ستاتی رہی یہاں تک کہ کئی بار ان ظالموں نے آپ کو اس قدر زد و کوب کیا کہ آپ کو غرورہ خیال کر کے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔ مگر آپ بھر مکان سے نکل کر دین کی تبلیغ فرمانے لگے۔ اسی طرح بارہا آپ کا گلہ گھونٹتے رہے یہاں تک کہ آپ کا دم گھٹنے لگا اور آپ بے ہوش ہو جاتے، اور قوم کا حال یہ تھا کہ ہر یوزعاباپ اپنے بچوں کو یہ وصیت کر کے مرتا تھا کہ نوح (علیہ السلام) بہت پرانے پاگل ہیں اس لئے کوئی ان کی باتوں کو نہ سنے اور نہ ان کی باتوں پر دھیان دے۔

(جانب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۱۵ ص ۱۱۶)
حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے اس قدر نافرمانیاں کیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک کو بارگاہ میں عرض کی: **یٰٰہی رب العالمین** یہ قوم کونسی ہے؟ اور یہ کونسا ملک ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یٰٰہی رب العالمین** یہ قوم ہے جو اللہ کی باتوں کو نہ سنے اور نہ ان کی باتوں پر دھیان دے۔

ترجمہ کنز العرفان: اے میرے رب! بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی۔ تو میرے بلانے سے ان کے بھگنے میں ہی اضافہ ہوا۔ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا تا کہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ (پ 29، ج 2، ص 75)

اور مزید عرض فرما کر فرمایا: **یٰٰہی رب العالمین** یہ قوم ہے جو اللہ کی باتوں کو نہ سنے اور نہ ان کی باتوں پر دھیان دے۔

ترجمہ کنز العرفان: نوح نے عرض کی: اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکرو فریب کیا۔ اور انہوں نے کہا: ہم اپنے محبوبوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وڈ اور نواح اور بخلوت اور نفوت اور نسر (نامی جنوں) کو نہ چھوڑنا۔

(پ 29، ج 2، ص 75)



مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام:

پیشانی: محمد سبطین رضا، عبد اللہ ہاشم عطار، مدنی، محمد ثاقب رضا، محمد ابو بکر، حافظہ محمد اسماعیل عطار، محمد شراف عطار، توصیف احمد عطار۔
فیصل آباد: عبدالرؤف عطار، اویس افضل، میزاب رضا عطار، حاکف عطار۔
راولپنڈی: محمد سیف، محمد فیاض عطار، عبد اللہ فراز عطار، غلام محی الدین۔
پشاور: طلحہ خان عطار۔
لاہور: محمد بلال حسین۔
کراچی: غلام نبی انجم عطار۔
نئی دہلی: مزل علی عطار۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام:

حیدرآباد: بنت حنیف عطار۔
پشاور: بنت انور علی۔
لاہور: بنت حسن علی۔
فیصل آباد: بنت ثاقب، بنت ظہیر۔
راولپنڈی: بنت اصغر عطار، بنت عامر شہزاد، بنت وسیم۔
کراچی: بنت عمر ان، بنت سعید مدنی، بنت شہزاد، بنت عدنان، بنت فاروق، بنت سید فیاض حسین مدنی، بنت وسیم احمد عطار، بنت مدنی، بنت سفیر اللہ صدیقی، بنت عبد الطیف، بنت عمر دین، بنت محمد صادق، بنت منصور، بنت رضوان مدنی، بنت محمد اکرم۔
گجرات: بنت منور حسین، بنت ارشد۔
پشاور: بنت علی محمد۔
پشاور: بنت افتخار۔
شیراز: بنت مشتاق مدنی، بنت نصیر الدین۔
اور سبزی: بنت فاروق علی قادری۔
پشاور: بنت اعجاز حسین عطار، بنت محمد عرفان (کاشی پور)، بنت محبوب (سرہانہ)، بنت عبد الغنی (جڈچر)، بنت سید اعجاز (شاجہاں پور)، بنت محمد عابد (شاجہاں پور)، بنت عبد القیوم (فیصل آباد)، بنت شکیل احمد (کوہ)، بنت سلیم شیخ (مبئی)، بنت عبد الرحیم (مباراشہ)، بنت نور احمد (بہلی)، بنت شمیم احمد عطار (بہر آباد)، بنت محبت حسین (پولی)۔



دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

عالمی مدنی مرکز میں افتتاح بخاری کی پروقار تقریب کا انعقاد

سربراہانِ کتب خانہ، کتب خانہ کی خدمت پر مبارکباد

22 مئی 2021ء صبح تقریباً 9 بجے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برائینی میں افتتاح بخاری تشریف کی پروقار تقریب کا سلسلہ ہوا جس میں شیخ طہ بخت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی، است برکاتہم العالیہ، نگران مرکزی مجلس شوریٰ مولانا محمد عمران عطار علی علی، نگران پاکستان مشاورت عالمی محمد شاہد عطار، دیگر اراکین شوریٰ اور طلبہ کرام نے شرکت کی۔ تقریب میں امیر اہل سنت نے پہلی حدیث پاک پڑھ کر بخاری شریف کے درس کا افتتاح کیا اور تھکیا اس کی شرح بیان کی۔ بانی دعوتِ اسلامی کا کہنا تھا کہ حضرت سیدنا امام شافعی و دیگر ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: بخاری شریف کی پہلی حدیث پاک (لَا اِغْنَانِ بِسُنَنِی) ثلث اسلام یعنی دین کا تہائی حصہ ہے۔ نیات نیت کی جمع ہے، نیت دل کے ہنڈی یعنی پہلے رائے کو کہتے ہیں۔ امیر اہل سنت نے طلبہ کو تلقین کی کہ جو طلبہ درس بخاری میں آئے ہیں وہ دل لگا کر پڑھیں۔ 5 ویں سال ہی سوچ لیں کہ آگے چل کر کیا کرنا ہے۔ میں شخص فی اللہ کو بہت پسند کرتا ہوں۔ تمام طلبہ درس بخاری کی تعلیم کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا اپنی کام بھی کرتے رہیں۔ طلبہ 2 اور طالبات 82 نیک اعمال کار سالہ پڑ کر کے ذمہ دار کو جمع کروائیں۔ ان شاء اللہ بیڑا پور ہو گا۔ اس موقع پر نگران بخاری سے احسان کرتے ہوئے جا کہ اس سال سے حوت میں بھی ان شاء اللہ انکریم تخصص فی افتخار شروع ہو رہا ہے جبکہ نیپال میں بھی اس سال سے اسلامی بھائیوں میں تخصص فی افتخار (یعنی دینی کمالی کا سال کا آخر ہو رہا ہے۔

ولیکا کراچی میں درجہ دورۃ الحدیث شریف کا آغاز

انسانِ تہذیب و تمدن کے لئے قرآن و حدیث کی تعلیم کا آغاز

درس نظامی یعنی عالم کو اس کو تہذیب و لے طلبہ کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کو

مد نظر رکھتے ہوئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے علاوہ اس سال کراچی کے ایک اور علاقے سائٹ ایریا ولیکا میں قائم جامعۃ المدینہ فیضانِ غوث الاعظم میں بھی درجہ دورۃ الحدیث شریف کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ شعبے کے ذمہ داروں کی جانب سے اطلاع دینے پر امیر اہل سنت است برکاتہم العالیہ نے طلبہ کے نام ایک پیغام جاری فرمایا جس میں آپ سے کہہ کر تمام طلبہ دل لگا کر پڑھیں۔ حدیث پاک کا جتنا اب کریں گے، اتنا حدیث کا جتنا احسن کریں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو برکتیں عطا فرمائے گی۔ اس پر مسرت موقع پر استاذ الحدیث مفتی محمد حسان عطار مدنی، استاذہ طلبائے کرام، اراکین شوریٰ عالمی محمد امین عطار، عالمی محمد علی عطار، اور جامعۃ المدینہ کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ ناظم جامعۃ المدینہ محمد شیراز عطار مدنی کا اس موقع پر کہنا تھا کہ اس دورۃ الحدیث شریف میں تقریباً 100 طلبہ کرام حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

دعوتِ اسلامی نے اپنا تعلیمی بورڈ بنام
”کنز المدارس“ ترتیب دے دیا

پاکستان کے تمام مدارس میں قرآن و حدیث کی تعلیم کا آغاز

تخصیصات کے مطابق وفاقی وزارت تعلیم اور فی تربیت حکومت پاکستان نے دعوتِ اسلامی کا تعلیمی بورڈ بنام ”کنز المدارس“ منظور کر دیا ہے، جو بھی جامعات و مدارس (طلبہ و طالبات) کنز المدارس بورڈ پاکستان (رجسٹرڈ) سے حلقہ کے بعد ان کے جاری کردہ نصاب کے امتحانات کنز المدارس بورڈ کے تحت دیں گے ان کو کنز مدارس بورڈ فی رجسٹرڈ اسٹڈنٹ شپ کی جائے گی۔ کنز المدارس بورڈ سے جاری کردہ شہادۃ الاعمال کی سند ہر ایجوکیشن کمیشن (H.C) کے اصول کے مطابق ایم سی عربی و اسلامیات کے مساوی ہوگی۔ بیرون ملک جامعات و مدارس کو بھی الحاق کی اجازت دی جائے گی۔ ہر ملک سے طلبہ کنز المدارس بورڈ کے ذریعے تعلیم کا بیڑہ

سے نردعوت سماجی سے تعلیمی اداروں میں تعمیر بھی حاصل کر رہیں گے نئے مرکزی جامعہ امیرہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ و بطور اسٹیٹیوٹ منظور کیا گیا ہے۔

برطانیہ کی گورنمنٹ کی جانب سے دعوت اسلامی کے ذمہ داران کو تعریفی لٹر جاری

برطانیہ کی گورنمنٹ کی جانب سے دعوت اسلامی کے ذمہ داران کو تعریفی لٹر جاری کیا گیا ہے۔

Covid-19 سے دوران دعوت اسلامی قلمی شعبہ FGRF نے بھر میں انسانیت کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ ذمہ داران دعوت اسلامی کی انہی کاوشوں کو سراہتے ہوئے برطانوی گورنمنٹ نے دعوت اسلامی کے سات ذمہ داران کو Appreciation letters جاری کر دیئے۔ تفصیلات کے مطابق افتخار عطار (شعبہ فقہ)، عامر فرید عطار (FGRF)، دوکیم عطار (FGRF)، محمد حقیق عطار (شعبہ فن، فن)، عبدالحق عطار (شعبہ فن، فن)، منیب شاہ عطار (شعبہ فن، فن)، علی طلحہ عطار (شعبہ فن، فن) کو Appreciation letters جاری کئے گئے اور Covid-19 کے دوران قلمی خدمات انجام دینے پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔

دعوت اسلامی کی جانب سے UK کے شہروں "مڈلینڈز" اور "ویلز" میں صفائی آگاہی مہم جاری

دعوت اسلامی کی جانب سے UK کے شہروں "مڈلینڈز" اور "ویلز" میں صفائی آگاہی مہم جاری کیا گیا ہے۔

دعوت اسلامی کے قلمی شعبہ FGRF کی جانب سے UK کے شہروں "مڈلینڈز" اور "ویلز" میں Cleanliness Awareness Campaign یعنی صفائی آگاہی مہم کا آغاز کیا گیا۔ اس سلسلے میں دعوت اسلامی کی جانب سے مختلف سڑکوں، اسٹاپس اور شاہس پر صفائی سے متعلق ترمیمی شریف کی حدیث پاک "اقل پاک ہے پاک پسند فرما، ہے پاک پسند فرما" اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ "امین" سے مزین و نثر آویزاں کئے گئے۔ مہم میں برصغیر (UK) کے نگران سید فصیل رضا عطار سمیت دیگر ذمہ داران دعوت اسلامی نے حصہ لیا۔ اس موقع پر UK پولیس اور کل گورنمنٹ نے بھی FGRF ساتھ دیا اور صفائی مہم کے اقدام کو سراہتے ہوئے اس کی پذیرائی کی۔ اس مہم کے متعلق UK میں موجود دعوت اسلامی کے ایک ذمہ دار محمد دوکیم عطار نے مابین فیضان مدینہ کو بتایا کہ اس مہم کا مقصد لوگوں میں صفائی کی اہمیت کو اجاگر

کرنا، ماحول کو صاف ستھرا بنانا اور نئی کریم سلسلہ مدینہ والہ سرکے فرماں "صفائی نصف ایمان ہے" کو عام کرنا ہے۔ واضح رہے کہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ صاف ستھرا رہنے سے انسان بیماریوں سے جراثیم سے محفوظ رہتا ہے، ذرا دھواں ہوا لباس جسم کی حفاظت کرتا ہے اور یہ دینی ثمرات سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ جسمانی پاکیزگی ہی صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب آپ کے ارد گرد کا ماحول صاف ستھرا ہو۔ کھلی، مچھلے اور روڑوں کے حلقے میں گندہی سے ذمہ نہ ہوں اور لفظ آلودہ نہ ہو ورنہ جراثیم ناک اور منہ کے راستے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور منت ہی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

World Wildlife Fund اور شعبہ FGRF کے درمیان معاہدے پر دستخط

دعوت اسلامی کی جانب سے World Wildlife Fund کے ساتھ معاہدے پر دستخط کیا گیا ہے۔

حاشقان رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی نے ذمہ داران نے مہم اہل سنت حضرات عامر مومن محمد ایس قادر، است و تمہ العالیہ کے فرمان پر کریں پاکستان مہم کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ مڈلینڈز دعوت اسلامی کے قلمی ادارے فیضان گلوبل ریٹیف فاؤنڈیشن (FGRF) نے اسی سلسلے میں کامیابی کی جانب ایک ورلڈ مہم برصغیر کے ماحولیاتی ادارے World Wildlife Fund کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت دونوں ادارے ماحولیاتی بحران پر قابو پانے اور درختوں کی تعداد بڑھانے کی عملی کوشش کریں گے۔ اس سلسلے میں World Wildlife Fund کے ڈائریکٹر جنرل، سٹیوڈنٹ، بریٹنل ڈائریکٹر "رفیج conservation سندھ نے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی کا دورہ کیا جہاں تربیان دعوت اسلامی مولانا حاتی مہد نجیب عطار، FGRF انٹرنیشنل اپریشن ذمہ دار و دیگر سے ملاقات کی۔ رکن شادی حاتی مہد نجیب عطار نے شخصیات کو FGRF سمیت دیگر شعبہ بات و دعوت اسلامی کے دینی وفاتی کاموں سے متعلق آگاہی فراہم کی۔ دوران ملاقات اس بات پر اتفاق ہوا کہ اس معاہدے کے تحت FGRF پاکستان بھر میں شجر کاری مہم کے سلسلے میں سبزی ریٹ پر پودوں کی فراہمی اور نیکیاں معاونت بھی فراہم کی جائے گی جبکہ FGRF بھی اپنے تجربے اور افراد کی مہارت سے World Wildlife Fund کو معاونت فراہم کرے گا۔

آپ بچو احادیث رسوں سنتے ہیں

اپجھا سوال ؟



مولانا محمد جاوید عطاری مدنی

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **مَسْئَلُ سَوَالٍ حَسْبُ مَعْنٍ** یعنی اچھا سوال کرنا آدھا علم ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ۱۰۸، حدیث ۱۶۴۴)

پیارے بچو! اچھے سوال کے ذریعے ہم تھوڑے وقت میں زیادہ اور اچھی معصومات حاصل کر سکتے ہیں، سوال کو علم کی چابی

کہا گیا ہے، جو اس چابی (key) کا اچھا استعمال کرے گا، اس کے لئے علم کا لاک کھل جائے گا اور وہ علم کے دروازے سے داخل ہو کر بہت سارا علم حاصل کر لے گا۔ جو زیادہ سوال کرتا ہے وہ زیادہ علم حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

بعض بچے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں، کلاس میں بھی اسی شرم کی وجہ سے اپنے ٹیچر سے سوال نہیں کرتے اور یوں اپنا سبق (Lesson) بھی صحیح سے نہیں سمجھتے، اس کا نقصان انہیں تب سمجھ میں آتا ہے جب دوسرے دن ٹیچر وہی سبق سنتے ہیں۔

اچھے بچو! اپنے ابو، چاچو، دادا، ٹیچر یا مسجد کے امام صاحب سے وضو، نماز اور دیگر دینی اور دنیاوی معلومات حاصل کرنے کے لئے ادب کے ساتھ اچھے اچھے سوال ضرور کیجئے۔ یاد رہے کہ سوال اچھے ہوں، لئے سیدھے اور بلاوجہ کے سوالات کر کے اپنے ٹیچر، ابو، دادا وغیرہ کو پریشان کرنا بری بات ہے۔

اللہ پاک ہمیں اچھے اچھے سوال کر کے اچھی اچھی معصومات حاصل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی انا میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچوں کے لئے امیر اہل سنت کی نصیحت

پانی کی قدر رکھو

مولانا اویس یامین عطاری مدنی

اچھے بچو! امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

پانی کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہے لہذا جب بھی وضو کرنے لگیں تو نل اتنا کھولیں جتنی ضرورت ہے، زیادہ کھول کر پانی ضائع کرتے رہنا خطا کا ہے اور پھر مسجد یا مدرسہ کا پانی جو وقف کا ہوتا ہے اسے ضائع کرنا اور بھی زیادہ سخت ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت (قسط ۱۰۱) ص ۱۰۱) کسی فیہ سرعہ، لہذا ریاض الصالحین، چاپ ۱۴۱۰ھ

پیارے بچو! پانی اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور ضرورت سے زیادہ پانی خرچ نہیں کرنا چاہئے، وضو کرتے یا نہاتے ہوئے پانی دیکھ بھال کر خرچ کریں، اسی طرح ہاتھ مسہ یا پیر دھوئے وقت پانی زیادہ نہ بہائیں۔

ماہنامہ

بچوں کو صفائی کا عادی بنائیے

مولانا آصف جہازیب عطاری مدنی

بچوں کے ناخن ضرور تراشیں۔
 ۱۔ بچے پورا دن کھیل کود اور مختلف کاموں میں مصروف رہتے ہیں جس کی وجہ سے کپڑوں اور جسم پر مٹی وغیرہ بھی لگ جاتی ہے، لہذا کھینے کے بعد اگر جسم یا کپڑوں پر مٹی وغیرہ لگ جائے تو ان کے کپڑے اور ہاتھ پاؤں ضرور صاف کر وائیے۔
 ۲۔ کام عمر بچے کھینے کے لئے کھونے استہاں کرتے ہیں۔
 کیسے کے بعد اکثر وہ کھونے بھڑے ہوئے چھوڑ دیے ہیں۔
 کھینے کے بعد انہیں سمیٹنا بھی سکھائیے۔ اسی طرح کھانا کھانے کے بعد برتن سمیٹنے، دسترخوان اٹھانے وغیرہ جیسے چھوٹے چھوٹے کام بھی کر وائیے، اس طرح ان میں اپنے ارد گرد کی چیزوں کی حفاظت کرنے اور سمیٹ کر رکھنے کی عادت پختہ ہوگی۔
 ۳۔ بچوں کو اس بات کا شعور دلائیے کہ اسکول یا مدرسے سے آنے کے بعد اپنا یونیفارم، اسکول بیگ اور جوتے وغیرہ ان کی مقررہ جگہ پر رکھیں، اسی طرح ہوم ورک کرنے کے بعد پنسل، کلرز، کاپیاں، کتابیں وغیرہ بھی سنبھال کر رکھنے کا کہیے، اس طرح انہیں چیزوں کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

۴۔ بچوں کو اپنے کپڑوں اور دیگر ضروریات کی چیزوں کی حفاظت کرنا سکھائیے، انہیں بار بار سمجھائیے کہ وہ اپنے کپڑوں کو گندگی اور داغ دھبوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں،

بچے بڑھتی عمر میں اپنے ارد گرد کے ماحول سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ بچوں کو جس سانچے میں ڈھالا جائے وہ ڈھل جاتے ہیں۔ بچوں کو اسی عمر سے صفائی ستھرائی کا عادی بنانا چاہئے کیونکہ بچپن سے ڈال گئی عادات عمر بھر بچوں کے ساتھ رہتی ہیں۔ بچوں میں صفائی کی عادت ڈالنے کے لئے درج ذیل کام بچوں سے بار بار کر وائیے:

۱۔ صبح اٹھنے کے بعد انہیں سب سے پہلے ہاتھ منہ دھونے، دانت صاف کرنے اور پاؤں میں کٹھنھی کرنے کا کہئے۔ گرمی کے موسم میں روزانہ جبکہ سردی کے موسم میں آچھ وقتہ کر کے نہانے کی ترغیب دیجئے، خاص طور پر جب وہ باہر سے کھیل کر آئیں یا گرمی کے باعث پسینہ آگیا ہو۔ روزانہ نہانے سے ان کا جسم بھی صاف رہے گا اور بیمار ہونے کے امکانات بھی کم ہوں گے۔

۲۔ کھانے سے پہلے ان کے ہاتھ ضرور دھوائیے، ان کی یہ عادت مضبوط کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ خود بھی ان کے ساتھ یہ کام کیجئے تاکہ وہ آپ کو دیکھ کر ان کاموں کو سیکھ سکیں۔

۳۔ کافی دن تک اگر ناخن نہ تراشے جائیں تو ان کے نیچے میل جمع ہو جاتا ہے جو بُرا لگنے کے ساتھ مختلف بیماریوں کا باعث بھی بنتا ہے۔ اس کے لئے ہفتے یا 10 دن میں ایک بار

ماریٹ مہ

گندی جگہوں پر نہ کھیسیں، کھانا احتیاط سے کھائیں تاکہ کپڑے
کھانے وغیرہ کے دغ سے محفوظ رہیں، کپڑے دھونے کے بعد
اپنے کپڑے انہیں خود تہہ کر کے اماری میں ترتیب سے رکھنا
سکھائیے۔ اس طرح ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھنے لگے گی کہ
ہر چیز کی حفاظت کا طریقہ مختلف ہے۔

بچے عموماً طرح طرح کی چیزیں کھاتے رہتے ہیں مثلاً ٹافیاں، بسکٹ وغیرہ اور کھانے کے بعد ان کے رپہر جگہ جگہ پھینک دیتے ہیں، ہذا بچوں کو اس بات کا بھی عادی بنائیے کہ وہ چیزیں کھانے کے بعد کچر ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

⑨ ارد گرد کے صاف ستھرے ماحول کا دل و دماغ پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ آپ بھی اپنے آس پاس کا ماحول صاف رکھئے اور بچوں کو بھی ماحول صاف رکھنے کا شعور دیتے، اس کے لئے آپ ان سے گھر کی صفائی کے چھ جگہ پختہ کام بھی کروائیے جو

جملے تلاش کیجئے! ایسا ہے کہ 'بچے' سے ملے بچوں سے مضامین اور ساریوں میں تلاش کیجئے اور وہیں ہی 'اور' کی جانب حلقہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھیں۔

جواب دیجئے

سوال 01: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کتنے عرصہ پر مشتمل تھی؟ سوال 02: پاکستان کا قومی نعرہ کیا ہے؟



حروفِ ملائیے

پ	ہ	ی	ئی	ے	ت	ر	غ	و
ق	ق	ٹ	ڑ	ل	ک	ج	ھ	گ
ث	ض	ح	م	ن	ک	ی	ف	د
ذ	ص	ا	ا	س	ل	ا	م	آ
ک	م	ع	ر	م	ی	س	ن	ب
ط	چ	ش	خ	ز	ڈ	م	ذ	ث
ا	چ	ک	و	ر	ب	ی	ظ	ث
پ	ہ	ی	ر	ے	ت	ن	ر	ع

ہمارے پیارے ملک کا نام پاکستان ہے۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے۔
پاکستان 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا۔ اللہ پاک نے ہمارے ملک
کو بے شمار خوبیوں دی ہیں۔ پاکستان میں چاروں موسموں سردی، گرمی،
خزاں اور بہار پائے جاتے ہیں۔ نیکی و ساری بڑی برفانی پہاڑی K2
پاکستان میں ہے۔ ہمارا قومی نعرہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ ہے۔
پاکستان کا قومی پھول یا سمبل، پھل آم، ہاں شہوار قمیض، جانور ہار خور،
پرندہ چکور، شہریت گنے کارس اور قومی زبان اردو ہے۔

آپ نے اوپر سے نیچے کی طرف اور سیدھی سے الٹی طرف حروف
ملا کر 5 نام تلاش کرتے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "تک" تلاش کیا گیا ہے۔
اب یہ 5 نام تلاش کیجئے:

اسلام، ہار خور، چکور، یا سمبل، گرمی۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔
(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2021ء)

نام مع ویدیت: مکمل پتا:
موبائل نمبر: (1) مضمون کا نام: صفحہ نمبر:
(2) مضمون کا نام: صفحہ نمبر: (3) مضمون کا نام: صفحہ نمبر:
(4) مضمون کا نام: صفحہ نمبر: (5) مضمون کا نام: صفحہ نمبر:
اساتذہ اہل بیت علیہم السلام کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ سلسلہ چلایا گیا ہے۔

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2021ء)

جواب 1: جواب 2:
نام: ویدیت: موبائل نمبر:
مکمل پتا:

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔
ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2021ء کے "ماہنامہ فیضانِ حدیث" میں کیا جائے گا۔

مدرسۃ المدینہ گنگاپور (ضلع فیصل آباد، پاکستان)

یقیناً عام اسلام کیلئے دعوت اسلامی امید کی ایک کرن نہیں بلکہ امید کے سورج کی حیثیت رکھتی ہے، دین اسلام کی تعلیمات کو جہاں بھر میں عام کرنے اور اہل اسلام کی امیدوں پر پورا اترنے کیلئے مدارس المدینہ کا قیام کیا گیا جس میں بچوں کو فی سبیل اللہ (مفت) قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی کی ایک شاخ ”مدرسۃ المدینہ گنگاپور“ بھی ہے جو کہ منڈی پچیانہ، تحصیل جزانوالہ، ضلع فیصل آباد کے ایک نواحی گاؤں میں واقع ہے۔

”مدرسۃ المدینہ گنگاپور“ کا آغاز 1996ء میں ہوا۔ فی الوقت یہاں حفظ و ناظرہ کی 2 کلاسز ہیں جن میں موجود طلبہ کی تعداد 58 ہے۔ اس درسگاہ سے 250 طلبہ حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر چکے ہیں جبکہ ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 1200 ہے۔ اس مدرسۃ المدینہ سے تعلیم قرآن مکمل کرنے والوں میں سے 50 خوش نصیب طلبہ نے درس نظامی (عالم کورس) مکمل کیا۔ اللہ پاک دعوت اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول مدرسۃ المدینہ گنگاپور کو ترقی و عروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاوِزِ الشَّيْءِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَدَنی ستارے



الحمد للہ! دعوت اسلامی کے مدارس المدینہ میں بچوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارس المدینہ کے ہونہار بچے اچھے اخلاق سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں، ”مدرسۃ المدینہ گنگاپور“ میں بھی کئی ہونہار مدنی ستارے جھلکاتے ہیں، جن میں سے 12 سالہ محمد ایتسہ خالد بن خالد محمود کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

الحمد للہ! 2 ماہ میں ناظرہ پڑھنے کی سعادت پائی اور صرف 8 ماہ کی قلیل مدت میں حفظ قرآن مکمل کیا، فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اشراق چاشت اور تہجد کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ 40 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کرنا اور امیر اہل سنت کی طرف سے ملنے والے ہفتہ وار رسائل میں سے 26 کا مطالعہ کرنا شوقِ محمد دین کا منہ بولا ثبوت ہے۔ 50 سے زائد احادیث و دعائیں بھی یاد کی ہیں۔ دوسروں تک ہم دین پہنچانے کے لئے 7 ماہ سے گھر میں درس دینے کے پابند ہیں۔ درس نظامی اور تخصص فی الفقہ کرنے کے خواہش مند بھی ہیں



اچھے آم خراب کیسے بنوئے؟

مولانا حیدر علی عذقی

یہ لایا تھا، شاہد نے نئی ڈرائنگ بک دی ہے، شاہد کے چاچو نے اس کے لئے فلاں گفٹ بھیجا ہے وغیرہ وغیرہ۔ شروع شروع میں امی جان نے اسے بڑی بات نہیں سمجھا تھا لیکن وقتاً فوقتاً شاہد میاں جیسی چیزوں کی فرمائشیں سن کر انہیں احساس ہو رہا تھا کہ ننھے میاں کی دادی اماں کو بتائے گا وفت اچکا ہے۔ نمازِ ظہر پڑھنے کے بعد ننھے میاں سونے لگے تو امی جان نے دادی اماں کے کمرے کا رخ کیا اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا۔

شام میں ننھے میاں انٹھے اور عصر کی نماز پڑھتے مسجد پہنچ گئے، واپسی پر جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ سامنے برآمدے میں دادی اماں اموں کی نوکریاں رکھے اپنی کرسی پر بیٹھی امی جان سے باتیں کر رہی تھیں، ننھے میاں جلدی سے ان کے پاس پہنچ کر کہنے لگے:

آہا!!! آم آئے ہیں ہمارے گھر!

جی ننھے میاں، آپ کے ماموں جان نے گاؤں سے بھیجے ہیں ہم سب کے لئے، ادھر آؤ میرے پاس بیٹھ جاؤ، تمہاری امی جان ان میں سے پڑوسیوں کے حصے بنا رہی ہیں، اتنا کہہ کر

ننھے میاں اسکول سے واپس گھر پہنچے تو بیٹ رکھتے ہی سیدھا کچن میں امی جان کے پاس جا پہنچے اور کہنے لگے: امی جان! میں آپ سے نہیں بولتا؟

ارے ماں کے جگر کے ٹکڑے! پہلے سانس تولے لو، پانی تو پی لو اس نے بعد گلے شکوے بھی کر لینا، امی جان نے شفقت سے ننھے میاں کے ہاتھ پر آئے پسینے کے قطروں کو اپنے دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے جواب دیا اور پھر فریق میں پہلے سے تیار رکھے ہوئے شربت کے جگ میں سے گلاس بھر کر ننھے میاں کو پکڑاتے ہوئے کہا: جی! اب بتائیے کس بات کی ناراضگی ہے ننھے میاں کو اپنی امی جان سے؟

میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ مجھے لٹچ میں پرائٹھا اور آلیٹ نہیں بلکہ چپس اور جوس لے جانا ہے کیونکہ شاہد بھی وہی لاتا ہے لیکن آپ نے آج پھر میرے ٹفن میں پرائٹھا رکھ دیا تھا۔

ننھے میاں کے منہ سے شاہد کا نام سن کر امی جان پریشان ہو گئیں، شاہد ننھے میاں کے نئے نئے دوست تھے اور آج کل اٹھتے بیٹھتے ننھے میاں کی زبان پر انہی کا نام تھا، شاہد آج لٹچ میں ماہنامہ

دادی اماں نے ننھے میاں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس خالی کرسی پر بٹھالیا۔ پھر آہستہ سے پوچھنے لگیں: آپ کا دوست شاہد کیسا ہے؟

بالکل ٹھیک ہے دادی اماں، آپ کو پتا ہے اب میں اپنی جگہ تبدیل کروا کر شاہد کے برابر میں بیٹھنا ہوں۔

دادی اماں بولیں: کیا آپ اس سے رضامند (Agree) ہیں کہ آپ کے سارے دوستوں کی ہر ہر بات اور عادت اچھی ہے؟ ننھے میاں کہنے لگے: وہ تو ہے دادی اماں سب کی عادتیں الگ الگ ہوتی ہیں کچھ اچھی لگتی ہیں اور کچھ بری بھی لگتی ہیں لیکن مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے، میں کون سا ان سے بری باتیں سیکھتا ہوں، کبھی آپ نے مجھے بد تمیزی کرتے دیکھا ہے کیا؟

ارے ننھے میاں! آپ تو بہت اچھے بچے ہیں لیکن کئی دنوں سے آپ خواہ مخواہ فرمائشیں کر رہے ہیں آپ کی یہ بات مجھے پریشان کر رہی ہے یاد رکھئے کہ آدمی جن کے ساتھ رہتا ہے آہستہ آہستہ وہ ان جیسا بننے لگتا ہے اور اسے پتا بھی نہیں چلتا۔ اتنا کہہ کر دادی اماں ننھے میاں کی امی جان سے مخاطب ہو کر کہے لگی: بہو در! مجھے وہ ٹوکری میں سے دو اچھے سے آم پکڑانا اور ساتھ ہی اپنی دائیں طرف رکھی ٹوکری میں سے ایک خراب ہوا آم اٹھ کر ننھے میاں کو دیتے ہوئے کہا: ننھے میاں یہ تینوں آم آپ اپنی اماری میں کسی کانڈ میں لپیٹ کر رکھیں، جب میں ہانگوں تو لے آنا۔ ننھے میاں نے تینوں آم پکڑے اور جی اچھا کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

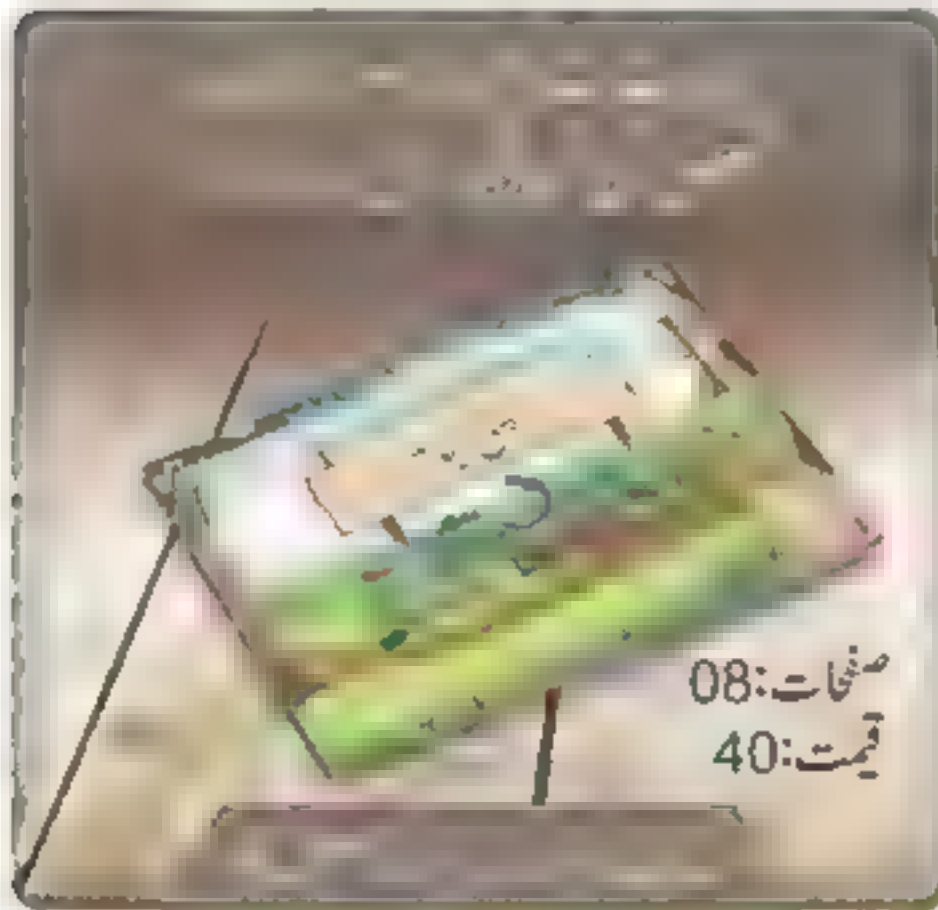
دو دن بعد عصر کے بعد قاری صاحب سے قرآن پاک کا سبق پڑھ کر فارغ ہوئے تو برآمدے میں جائے نماز بچھائے تسبیح پڑھتی دادی اماں کے پاس چلے آئے، انہیں دیکھتے ہی دادی کہنے لگیں: ننھے میاں! ذرا وہ آم تو مانا جو میں نے آپ کے پاس رکھوائے تھے۔

ننھے میاں تھوڑی دیر بعد کمرے سے واپس آئے تو دونوں ہاتھوں میں احبار میں لپٹے ہوئے آم پکڑ رکھے تھے اور لا کر

دادی اماں کے سامنے رکھ دیئے۔

کانڈ کھول کر دیکھ تو حیرانی ان کی آنکھوں سے ظاہر تھی اور بولے: دادی اماں! یہ تو صحیح والے دو آم بھی خراب ہو چکے ہیں۔ جی ننھے میاں! کیونکہ وہ کچھ دن خراب آم کے ساتھ رہے تو ویسے ہی بن گئے یہی حال انسان کا بھی ہے، وہ جیسے دوست بناتا ہے، جن کے ساتھ رہتا ہے رفتہ رفتہ انہی کی عادتیں اپنانے لگتا ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (ابوداؤد، 4/341، حدیث: 4833) یعنی اسی جیسی عادات، اخلاق اور صفات اختیار کرتا ہے۔ (شرح الطیبین علی مشکوٰۃ، 9/240، تحت الحدیث: 5019) لہذا ننھے میاں آپ نے دوست بنانے ہی میں تو ایسے بنائیں جن سے آپ اچھے اچھے کام اور اچھی اچھی باتیں سیکھ سکیں۔ آم والی مثال اور پھر فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مددگار بن کر ننھے میاں کو ساری بات اچھی طرح سمجھ آچکی تھی، اچھا دادی جان میں آئندہ صرف اچھے بچوں سے ہی دوستی کروں گا۔

شاہد! ننھے میاں! اب جاؤ امی جان سے کہو کہ آم کاٹ کر یہاں لے آئیں ہم سب مل کر کھائیں گے۔



صفحات: 08
قیمت: 40

واقعہ کر بلا کے بعد اہل بیت کو مدینہ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرر کیا گیا تھا وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہل بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور ان کے ساتھ نرمی اور حسن شوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچ چکا تو شہزادی شیر خدا حضرت زینب کی چھوٹی بہن فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہئے۔ حضرت

اسلام اور عورت

اتم میداد عطار یہ (کلام)

سادات کرام کی محبت و خیر خواہی

زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے ریورات ہی پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کلنگن وغیرہ اتار کر اسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں)، اس شخص نے وہ تمام سامان و پس لونا دیا اور عرض کی: اگر میں نے یہ خدمت گزار کی و نیوی مفاد کے لئے کی ہوئی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو یہ خدمت صرف اللہ پاک کی خوشنودی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ لوگوں کی قربت داری کی وجہ سے کی ہے۔ (کامل فی التاریخ: 6، 44)

محترم اسلامی بہنو! سادات کرام سے محبت ایمان کامل کی نشانی ہے اور عشق رسول کا تقاضا ہے کہ اہل بیت سے حد درجہ محبت کی جائے اور ان کی عزت و تکریم کی جائے، احادیث مبارکہ میں جا بجا سادات کرام سے محبت اور ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا فرمایا گیا ہے چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو خود پر لازم کر دیکونکہ جو (بروز قیامت) اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہو۔ تو وہ ہماری شفاعت کے سبب جنت میں داخل ہو گا۔ (صحیح بخاری: 10، 2600، حدیث: 2600) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: جس نے میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو میں قیامت کے دن اسے اس کا صلہ دوں گا۔ (کامل: ص 6، 425)

سادات کرام کی محبت و اکرام کے باب میں بزرگان دین کی سیرت بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے چنانچہ ایک سید زادے جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام سے تشریف لائے تو اس موقع پر آپ نے ان سے عرض کی: ”اگر آپ کو کوئی کام ہو تو آپ مجھے طلب فرمایا کریں یا مجھے خط لکھ کر بھیج دیا کیجئے۔ آپ کو اپنے دروازے پر کھڑا دیکھ کر مجھے شرمندگی ہو رہی ہے۔“ (نور: ص 29) اسی طرح امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی سادات کرام سے بڑی محبت اور ان کی تعظیم کرتے ہیں! ملاقات کے وقت اگر بتا دیا جائے کہ یہ سید صاحب ہیں تو اکثر سید صاحب کا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں، ایسا بھی دیکھا گیا کہ سید صاحب کو سینے برابر میں بٹھا لیا، یہاں تک کہ آپ سادات کرام کے بچوں سے بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔

پیارے اسلامی بہنو! ان احادیث و واقعات سے سبق ملتا ہے کہ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت کا ظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہل بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہئے اور ہمہ وقت اہل بیت کی خیر خواہی کے لئے کوشاں رہنا چاہئے، لہذا سادات کرام سے محبت کریں، ان کی تعظیم کریں، ان کے ساتھ خیر خواہی و اس سوک کریں و دیگر لوگوں پر انہیں فوقیت دیں۔ آپ کے محلے میں اگر سادات کرام کے گھر ہیں تو وقت فوقتاً انہیں تحائف پیش کرتے رہیں، بالخصوص جو سادات کرام ہالی اعتبار سے کمزور ہیں ان کا خاص خیال رکھیں۔ یاد رکھیں سادات کرام کے ساتھ لین دین کا انداز اس طرح کا نہ ہو کہ وہ خود کو کمتر محسوس کریں۔ اپنے گھر پر ہونے والی تقریبات میں انہیں ضرور مدعو کریں۔ خوشی و غمی کے موقع پر ان کے ہاں جاتے رہیں اور ضرورت کے وقت ہر ممکن تعاون کریں۔

✽ نگران عالمی مجلس مشورت
(احوت اسلامی) اسلامی بہن

حضرت

رضی اللہ عنہا

اُمّ عَطِیَّہ بنت حارث

مولانا محمد باہال سعید عطار مدنی

(5) ہمارے پاس یہ ہدیہ ہے

سعادت عظمیٰ: آپ رضی اللہ عنہا کو یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ آپ نے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل میت دیا اور اس کا طریقہ خود آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سکھایا۔ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اُمّ عطیہ نے اس غسل کے طریقے کو اس طرح واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ آپ کی بیان کردہ روایات عورتوں کے غسل میں اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بلکہ حضرت ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ غسل میت کے حوالے سے حضرت اُمّ عطیہ کی بیان کردہ روایت سے بہتر کوئی روایت نہیں اور اسی کو علمائے کرام نے اختیار فرمایا ہے۔ (6)

آپ کے معمولات: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسیت میں سات غزوات میں شرکت کی، میں مجاہدین کے پیچھے رہتی، ان کا کھانا پکاتی، زخمیوں کی دوا وغیرہ کا اہتمام کرتی نیز بیماروں کے لئے انتظام کرتی تھی۔ (7)

(1) سیر اعلام النبلاء، 3/545، رقم: 155 (2) تہذیب الاسماء واللغات، 2/364 (3) طبقات ابن سعد، 8/333-334 (4) نسائی، 70، حدیث: 388 (5) مسلم، 419، حدیث: 2490 (6) عمدۃ القاری، 6/53، تحت الحدیث: 1253 (7) مسلم، 118، حدیث: 4690

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا شمار جلیل القدر انصاری صحابیات میں ہوتا ہے، آپ کا اصل نام اُسیبہ بنت حارث ہے، لیکن آپ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

علمی شان: آپ رضی اللہ عنہا عالمہ، فاضلہ اور فقیہہ تھیں۔ (1) آپ سے 40 احادیث مروی ہیں، جن میں سے 6 متفق علیہ یعنی امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں نے روایت کی ہیں اور ایک ایک روایت دونوں نے الگ الگ لی ہے۔ (2) نیز صحابہ کرام اور تابعین کی بڑی جماعت نے آپ سے روایات لیں۔ (3)

محبت رسول: آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت سے اس قدر محبت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے وقت ”یا رسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان“ جیسے کلمات استعمال کرتیں۔ (4)

ہدیہ رسول: ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو صدقہ کی بکری عطا فرمائی، حضرت اُمّ عطیہ نے اس کو قبول کیا اور اس میں سے کچھ حصہ حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں پیش کر دیا، جب آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ نے عرض کی: گھر میں اور تو کچھ نہیں لیکن اُمّ عطیہ کو آپ نے جو بکری دی تھی اس کا گوشت انہوں نے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ تو اس کے حق دار تک پہنچ چکا۔ (اور

مابین نامہ

فیضانِ مدینہ | اگست 2021ء



شرعی احکام کی منت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن بے پردگی کرتی تھی، اجنبی عرووں کے سامنے بال، گلا، کلائیوں وغیرہ کھلی رہتی تھیں، اس نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اللہ کی رضا کیلئے شرعی پردہ کروں گی۔ اس کا وہ کام بھی ہو چکا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ منت شرعی منت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِمَعْنَى التَّحْلِیْلِ الْوَحَاطِ اَللّٰهُمَّ هَذِیْةُ الْحَقِّ وَالشَّوَابِ عورت کا بال، کلائیوں، پنڈلیاں، گلا وغیرہ اجنبی عرووں سے چھپانا لازم ہے۔ ان اعضاء کی بے پردگی کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ شرعی منت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس چیز کی منت مانی جائے وہ پہلے سے ہی شریعت کی طرف سے لازم نہ ہو۔ یہاں چونکہ عورت پر پردہ کرنا پہلے سے ہی شریعت کی طرف سے لازم ہے، اس لئے یہ منت شرعی منت نہیں کہلائے گی، مگر پردے کی پابندی عورت پر بدستور لازم رہے گی۔

پردے کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْأُولٰٓئِیْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ: 22، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29، 30، 31، 32، 33)

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن، صدر الافاضل، حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں

عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔“ (عزائم العرفان، ص 780)

بہار شریعت میں ہے: ”آزاد عورتوں اور غنشی مشکل کیلئے سارا بدن عورت ہے، سوا منہ کی نگلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔“ (بہار شریعت، 1/481)

منت کی شرائط بیان کرتے ہوئے مراقی الفلاح میں فرمایا: ”والثالث ان یکون لیس واجبا قبل نذرہ ہایجاب اللہ تعالیٰ، كالصلوات الخمس والوتر۔“ ترجمہ: تیسری شرط یہ ہے کہ منت سے پہلے وہ چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم نہ ہو، جیسے پانچوں نمازیں اور وتر۔ (مراقی الفلاح متن المطاہی، ص 692)

بہار شریعت میں ہے: ”شرعی منت جس کے ماننے سے شرعاً اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے، اس کے لیے مطلقاً چند شرطیں ہیں۔

- ① ایسی چیز کی منت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو، عبادت مریض اور مسجد میں جانے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی منت نہیں ہو سکتی۔
- ② وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو، ہندو وضو و غسل و نظر مصحف کی منت صحیح نہیں۔
- ③ اس چیز کی منت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو، خواہ فی الحال یا آئندہ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منت صحیح نہیں کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔
- ④ جس چیز کی منت مانی وہ خود بذاتہ کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منت صحیح ہو جائے گی، مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے، اگر اس کی منت مانی تو منت ہو جائے گی اگرچہ حکم یہ ہے کہ اس دن نہ رکھے، بلکہ کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے یعنی عید کے دن ہونے کی وجہ سے، خود روزہ ایک جائز چیز ہے۔
- ⑤ ایسی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو، مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا یہ منت صحیح نہیں۔“ (بہار شریعت، 1/1015)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَعْنٰی وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مصدق

مجیب

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

محرم الحرام کے چند اہم واقعات

<p>5 محرم الحرام عرس بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1439ھ المدینہ العلمیہ کی کتاب "فیضان بابا فرید منج شکر"</p>	<p>یکم محرم الحرام یوم عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1439ھ 1442ھ المدینہ العلمیہ کی کتاب "فیضان فاروق اعظم"</p>
<p>18 محرم الحرام وصال مفتی دعوت اسلامی مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1439ھ اور 1440ھ المدینہ العلمیہ کی کتاب "مفتی دعوت اسلامی"</p>	<p>10 محرم الحرام واقعہ کربلا مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1439ھ 1442ھ اور امیر اہل سنت کار سالہ "کرمات امام حسین"</p>
<p>محرم الحرام 14 یا 15ھ جنگ قادسیہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں محرم الحرام 14 یا 15ھ میں "جنگ قادسیہ" رونما ہوئی، جس میں کم و بیش 10 ہزار سے زائد مسلمانوں نے تقریباً ایک لاکھ 20 ہزار کفار سے 4 دن تک مقابلہ کیا، اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح و نصرت عطا فرمائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: فیضان فاروق اعظم، 2/ 668-676)</p>	
<p>اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہنامہ فیضان مدینہ کے شمارے دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔</p>	



مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ماہ رمضان 1442ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دعاؤں سے نوازا: ❶ یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "کام کی باتیں" پڑھ یا سن لے اُس کے دنیا و آخرت کے کام بنادے اور اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنت الفردوس بلا حساب داخل نصیب فرما، آمین ❷ یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "قرآنی سورتوں کے فضائل" پڑھ یا سن لے اُسے قیامت میں قرآن کریم کی شفاعت نصیب فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، آمین ❸ یارب المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "مولیٰ علی کے 72 ارشادات" پڑھ یا سن لے اُسے مولیٰ علی شیر خدا کے صدقے میں تمام صحابہ و اہل بیت کا سچا غلام بنا اور اُسے مولیٰ علی کا جنت الفردوس میں پڑوس نصیب فرما، آمین ❹ یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "میتھی عید اور میتھی باتیں" پڑھ یا سن لے اُسے دیدار مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حقیقی عید نصیب ہو اور مرتے وقت اُس کا دین و ایمان سلامت رہے اور اُس کی بے حساب مغفرت ہو، آمین

رسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
کام کی باتیں	20 لاکھ 26 ہزار 904	7 لاکھ 6 ہزار 865	27 لاکھ 33 ہزار 769
قرآنی سورتوں کے فضائل	18 لاکھ 41 ہزار 188	6 لاکھ 79 ہزار 35	25 لاکھ 20 ہزار 223
مولیٰ علی کے 72 ارشادات	17 لاکھ 27 ہزار 112	6 لاکھ 61 ہزار 540	23 لاکھ 88 ہزار 652
میتھی عید اور میتھی باتیں	9 لاکھ 51 ہزار 469	5 لاکھ 14 ہزار 845	14 لاکھ 66 ہزار 314

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عقیقار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

میں بچپن سے سنا آ رہا ہوں کہ بہت مہنگائی ہو گئی ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں لڑکپن میں بڑے جانور کا گوشت ایک یا دو روپیہ سیر کے حساب سے لاتا تھا، جبکہ مچھلی، سبزیاں اور پھل بھی اسی حساب سے سستے تھے۔ آج کل غریب سے غریب آدمی کی تنخواہ بھی پندرہ بیس ہزار سے کم نہیں ہوگی جبکہ میں نے اپنے دور طالب علمی میں کچھ عرصہ ایک پتھارے پر آدھادن آلو بیاز صاف کرنے اور سبزی بیچنے کا کام کیا ہے، مجھے آدھے دن کی مزدوری چار آنے (25 پیسے) ملتی تھی۔ میرے بڑے بھائی مرحوم عبدالغنی نے جب ملازمت شروع کی تو ابتدا میں ان کی ماہانہ تنخواہ 75 روپے تھی۔ الغرض اس دور میں تنخواہیں کم تھیں اور چیزیں بھی سستی تھیں، اب چیزیں مہنگی ہیں لیکن تنخواہیں اور آمدنیاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ دوسرے ملکوں کی نسبت ہمارے پیارے وطن پاکستان میں اور میرے خیال میں بالخصوص کراچی شہر میں اب بھی مہنگائی کم ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اوائل (یعنی شروع کے دنوں) میں جب ہمارے مدنی قافلہ نے پنجاب کا سفر شروع کیا اور وہاں ہوٹلوں پر کھانے کا اتفاق ہوا تو مجھے اندازہ ہوا کہ کراچی کی نسبت پنجاب میں مہنگائی زیادہ ہے۔ میرے لڑکپن میں کراچی کے کسی کسی ہوٹل میں ایک آنے کی آدمی روٹی بھی مل جاتی تھی، تین آنے کی ڈیڑھ روٹی اور چار آنے کی نہاری یعنی سات آنے میں ایک وقت کا کھانا کھانا مجھے آج بھی یاد ہے۔ پاکستان سے باہر کئی ملکوں میں آج کل چائے سوڈیڑھ سو پاکستانی روپے کی ملتی ہے جبکہ ہمارے یہاں اب بھی پچیس تیس روپے کی چائے دستیاب ہے۔

بہر حال دیگر ملکوں کی نسبت پاکستان میں اب بھی مہنگائی کم ہے۔ یوں بھی مہنگائی کا رونا روتے رہنے سے مہنگائی کم نہیں ہوگی بلکہ اس کا عملی علاج کرنے کی کوشش کرنی چاہئے مثلاً کم آمدنی والے شخص کو چاہئے کہ صرف ضروری اشیاء کی خریداری پر اکتفا کرے، روز روز گوشت اور مرغی کھانوں کے استعمال کے بجائے سبزیاں اور دالیں وغیرہ کھانے کا بھی معمول بنائے کہ عموماً ان کی قیمت گوشت کے مقابلے میں کم ہوتی ہے اور یہ صحت کے لئے مفید بھی ہوتی ہیں۔ اپنے آپ کو اور بال بچوں کو سادہ غذا اور سادگی کے ساتھ زندگی گزارنے کا عادی بنائے اس سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اسپتالوں کے چکر لگانے اور ڈاکٹروں کی فیسوں اور دواؤں پر آنے والے خرچ سے بھی بچت ہوگی۔ مہنگے موبائل فون، لیپ ٹاپ اور میسلیٹ پی سی وغیرہ کے بجائے حسب ضرورت سادہ موبائل فون سے کام چلا لیا جائے۔ اگر کھانے پینے کی چیزوں میں سے کوئی چیز مہنگی ہو جائے تو اسے ترک کر کے دوسری نسبتاً سستی چیز خرید لے۔ اس علاج سے متعلق 2 حکایات بیان کرتا ہوں: ① ایک مرتبہ مکرمہ میں کشمش کی قیمت بڑھ گئی۔ لوگوں نے شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کشمش کے بدلے کھجور استعمال کرو (کیونکہ جب ایسا کرو گے تو تمہاری کمی کی وجہ سے) کشمش کی قیمت گر جائے گی۔ (حدیث سنن ترمذی ص 168) ② حضرت سیدنا ابراہیم بن اؤنم، رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: گوشت مہنگا ہو چکا ہے (کیا کرنا چاہئے؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے سستا کر دو یعنی اسے خریدنا چھوڑ دو۔ (مسند فقیر، ص 22)

گھریلو اخراجات کم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ استعمال کی چیزوں کی خریداری کے لئے جانے سے قبل ضروری اشیاء کی فہرست بنائیے اور اس کا بغور جائزہ لیجئے کہ کیا واقعی ان سب چیزوں کی ضرورت ہے اور ان کے بغیر گزارہ مشکل ہے؟

اللہ کریم ہمیں اپنے در کے علاوہ کسی کا محتاج نہ فرمائے اور ہمیں بقدر کفایت آسان رزق حلال عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نوٹ: یہ مضمون 5 رمضان المبارک 1442ھ کی شب مطابق 17 اپریل 2021ء کو نماز تراویح کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے

امیر اہل سنت، دامت برکاتہم العالیہ کو دکھا کر، ضرورتاً ترمیم کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔)

دین اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات واجبہ و نفلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نمبر: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقات نفلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقات واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197



ISBN 978-969-631-974-0



0125764



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

